

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234376

UNIVERSAL
LIBRARY

41

18

سید احمد
سجدت خان محمد کریم علی حیدر علی صاحب مدظلہ العالی
۹

۱۳۱

مقالات سیدی

یعنی

گلستان کج ان فقرات و اشعار کا مجموعہ

جو بطور ضرب المثل زبان زد عام اور واجب العمل ہیں

ترتیب

انجمنت را اور اجیثہ را

دو گارخانہ عامہ

مطبوعہ

عثمان شاہی ایڈیٹرین شاخ محبوب شاہی کوٹلیہ

۱۳۲۲ھ

۱۳۲۲

19150022

5-8

~~19150022~~

هُوَ الْكَلِمَةُ

مقالات سیدی

یعنی

کَلِمَاتُ كَجِ انْ فِقْرَاتُ اِسْتِعَا كَا مَجْمُوعَةٌ

جو بطور ضرب المش زبان زو عام اور واجب العمل میں

مرتبہ

ہنمنت را اور اجیش را

مددگار خزانہ عامہ

مطبوعہ

عثمان شاہی سٹیٹ پریس شاخ محبوب شاہی گونڈ پور

۱۳۳۳ھ

نمبر (۸۱)

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	صفحہ	نمبر
۰	تفسیر حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ و ابوبکر سعد بن زنگی (بادشاہ شیرازی)	۰	۱
۲ ویساچہ	۱	۱
۶ وجہ عصر کتاب گلستان برہشت باب	۵	۳
۲۲ روائے حکایات	۹	۴
۲۱ سوانح نسیمی شیخ سعدی علیہ الرحمہ	۱	۵
۴۰ فہرست اقوال بہ ترتیب حروف تہجی	۱	۶
۱۸۱ اقوال مع ترجمہ یا ما حاصل	۱	۷



گرچه پیش خردمند خاشاک است
چو پیش پادشاه

تو صیقلت آن که در سخن کوشی

بسیار که در سخن روی تو کس
اکسبند ما آنکه در دهان

(۳) انسائیکلو پیڈیا بڑٹانیکا۔

(۴) انگریزی ترجمہ گلستان مترجمہ حسین اس صاحب۔

جب یہ کتاب مرتب ہو چکی اور اس کو مولوی محمد عبدالجبار خاں صاحب صدر مدرس مدرسہ اعزہ نے ملاحظہ فرمایا تو مولوی صاحب مدوح کی یہ رائے ہوئی کہ شیخ نے گلستان کو آٹھ ابواب پر سہی کیوں حصہ کیا اور ہر ایک باب کے حکایتوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کیا ربط و تعلق ہے اس کا ذکر بھی دیا چاہے کتاب کے بعد کر دیا جائے کیونکہ عموماً یہاں کے لوگ ان خوبیوں سے واقف نہیں ہیں اور اس کے متعلق ایک ضمون بھی عنایت فرمایا جو مولوی محمد حسین صاحب انصاری کے طبع کرائی ہوئی کتاب گلستان طبع اول میں چھپا تھا۔ لہذا صاحب موصوف کے اس عنایتی اور قابل قدر فارسی مضمون کا خلاصہ شکریہ کے ساتھ اس کے بعد درج کر دیا جاتا ہے۔

میں جناب مولوی سید کاظم حسین صاحب شیعہ کنٹوری کاتبہ اول نے مشکور ہوں جنہوں نے ترجمہ و ماخصل اقوال و سوانح عمری کی اصلاح و نظر ثانی کرنے اپنا گرانمایہ وقت صرف فرمایا اور قیمتی مدد دی۔

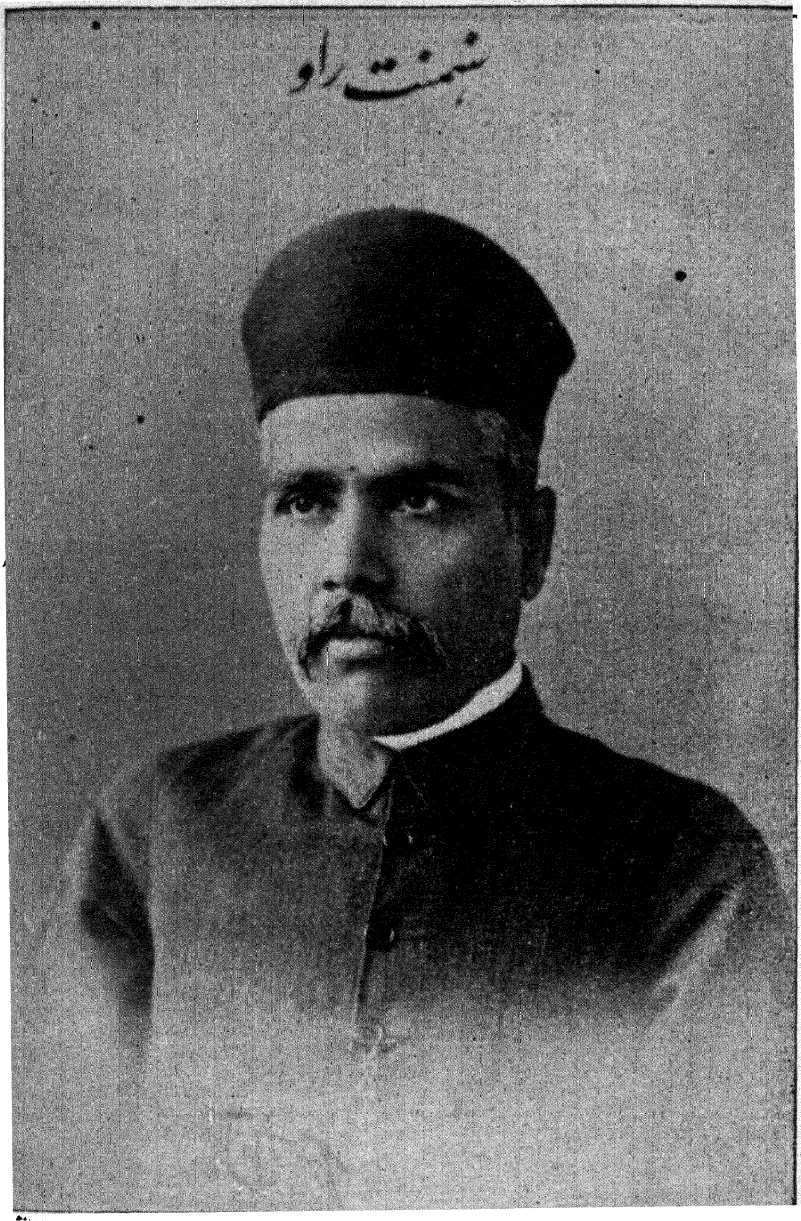
اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی یا کوئی سقم پایا جائے تو مغز ناظرین سے

امید ہے کہ معاف فرمائینگے۔ غرہ رجب ۱۳۳۳ ہجری

ہمنمت راؤ

(بیراتادکن)

شہنشاہ



خلاصہ مضمون وجہِ حصر کتابِ گلستاں بر بہشتِ باب

(۱) گلستاں کی کتاب علمِ اخلاق میں لکھی گئی ہے۔ اور اخلاق سے مراد ہے فضائلِ حمیدہ کا حاصل کرنا اور ذرایلِ ناپسندیدہ سے باز رہنا۔ جن کا حسنِ وقوع شرعاً و طبعاً ہو۔ لہذا شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے اس کتاب کو تین حصوں میں (یعنی - دیباچہ - آٹھ باب - خاتمہ) پر منقسم کیا۔ تین حصوں پر حصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں جو مضامین لکھے گئے ہیں وہ یا تو مقدمات ہیں یا مضامین بالذات یا ذکر کتاب و طلب دعا۔

(الف) مقدمات کا ذکر مضامینِ مقصود بالذات پر مقدم ہوتا ہے اس لئے مصنف نے ان کا ذکر دیباچہ میں کیا۔

(ب) مضامینِ مقصود بالذات کا بیان لطائف کتاب اور طلب دعا سے پیشتر ہونا ^{شروع} اس لئے ان کو دیباچہ کے بعد لکھا۔

(ج) لطائف کتاب اور طلب دعا کا ذکر آخر پر لکھا جاتا ہے اس لئے ان کو مضامین مقصود بالذات کے بعد خاتمہ میں درج کیا۔

(یہ تو مضامین کتاب کی عام تقسیم ہوئی اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ مضامین حصہ دوم یعنی مقصود بالذات کو آٹھ ابواب پر حصر کرنے کی وجہ کیا ہے)

(۲) اخلاق دو حالتِ خالی نہ ہونگے یعنی وہ یا تو شخصِ واحد سے متعلق ہونگے یا جماعت متعدد سے

جب تک شخص واحد اپنے کو اخلاق حسد سے درست نہ کرے وہ جماعت کو ہدایت نہیں کر سکتا اس لئے شیخ محدی علیہ الرحمہ نے مقتضائے مناسبت نصاب متعلقہ جماعت متعددہ کو شروع کے ساتھ ان ابواب کے بعد (جن میں اخلاق متعلقہ شخص واحد سے بحث کی گئی ہے) باب ہشتم میں بیان کیا جو ابواب صحبت و مواعظ و حکمت پر شامل ہے۔

(۳) اخلاق متعلقہ شخص واحد میں جو مواعظ و نصاب بیان کئے گئے ہیں وہ دو قسم پر منقسم ہیں۔ ایک متعلقہ بذات خود۔ دوسرے متعلقہ بذات دیگر۔ جو اخلاق کہ دوسروں کے واسطے ہیں ان کو اول کے چھ باب کے بعد باب ہفتم میں بیان کیا۔ اس لئے کہ تا وقتیکہ خود کو کوئی شخص اخلاق سے درست نہ ہو وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے سکیگا۔

(۴) اخلاق متعلقہ شخص واحد جو ذات کے لئے وہ یا تو مقید بہ سن ہونگے یا بلا قید سن۔

(۵) جو اخلاق کہ مقید بہ سن ہیں اس کو دو زمانوں پر منقسم کیا۔ ایک بہ سن شباب دوسرے بہ سن پیری و ضعیفی۔ اس لئے کہ سن طفلی زمانہ لہو و لعب ہوتا ہے اور جہداً قابل تخلق نہیں ہوتا۔ اور اخلاق متعلقہ بہ سن شباب کو باب پنجم میں بیان کیا اور اخلاق متعلقہ بہ سن پیری و ضعیفی کو باب ششم میں۔ اس وجہ سے کہ سن شباب مقدم ہوتا ہے سن پیری و ضعیفی پر۔ اور یہ دونوں باب (یعنی باب پنجم و ششم) اس لحاظ سے ابواب متعلقہ اخلاق بلا قید سن کے بعد رکھے گئے ہیں کہ مطلق عام مقدم ہوتا ہے مقید خاص پر۔

(۶) جو اخلاق کہ متعلقہ بلا قید سن (یعنی وہ مواعظ و نصاب جو مطلقاً شخص واحد سے متعلق ہیں یعنی کسی خاص عمر کے شخص کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں) وہ عام ہیں سلاطین و مساکین دونوں کے لئے یا دونوں میں کسی خاص ایک طبقہ سلاطین یا مساکین کے لئے۔

بہترین اخلاق وہ ہیں جو خواہش و ارادات نفسانی سے ہوں یا خاص عضو جسمانی سے اور

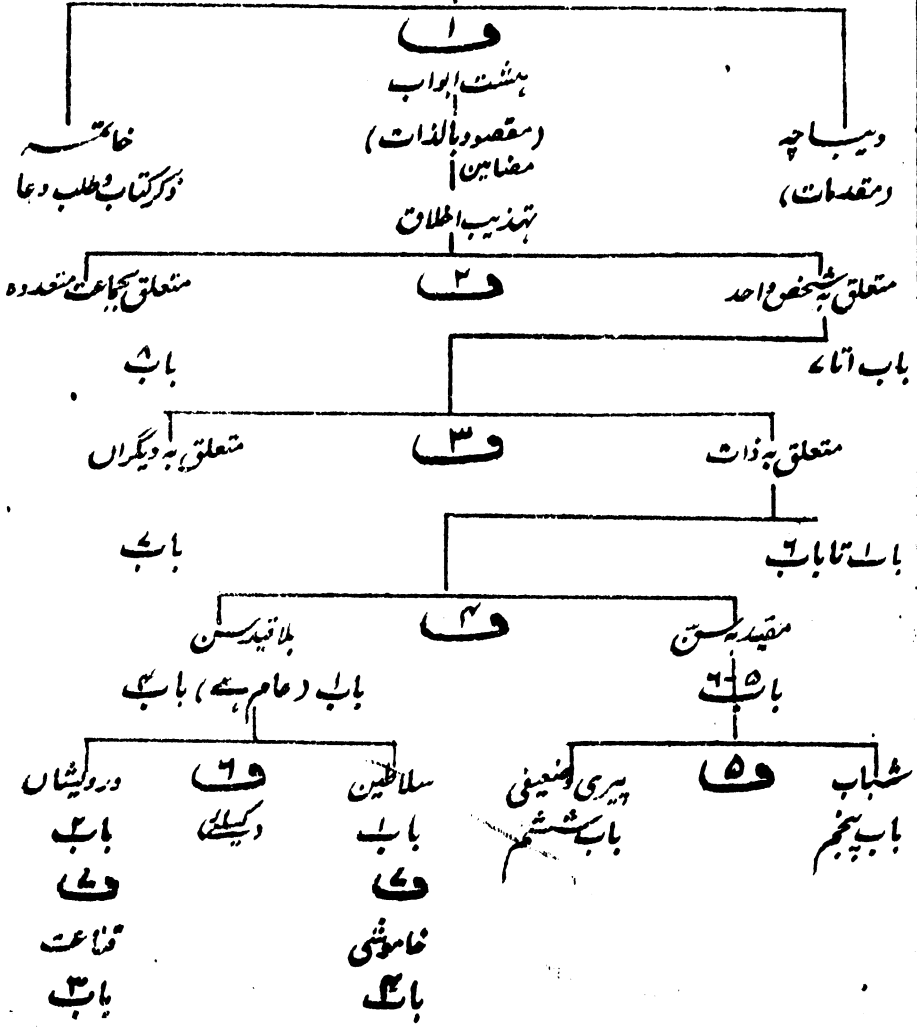
ان دونوں کی (یعنی نفسانی و لسانی کی) تہذیب اہم ہے اس لئے اخلاق نفسانی کو باب سوم میں اور اخلاق لسانی کو باب چہارم میں بیان کیا۔ کیونکہ تہذیب نفس مقدم ہے تہذیب زبان پر۔ قطع نظر اس کے چونکہ قناعت و خاموشی ہر ایک فرع ہے تخلق بہ اخلاق درویشیاں زور و لیشوں کے لئے اور تخلق بہ اختیار سیرت بادشاہاں۔ بادشاہوں کے لئے لہذا باب سوم در قناعت اور باب چہارم در خاموشی۔ ان دونوں ابواب کو ترتیباً باب اول و دوم کے بعد رکھا ہے۔

(۷) جو اخلاق کہ مقید بہ سن نہیں ہیں اور خاص سلاطین یا مساکین کے لئے ہیں ان کو بالترتیب باب اول و دوم میں ذکر کیا اور ان میں بھی چونکہ سلاطین کی صلاح و درستی در حقیقت تمام عالم کی صلاح و بہتری ہے اس لئے باب اول کو باب دوم پر مقدم کرنا مناسب سمجھا اور سب سے پہلے باب اول کو رکھا جو متعلق ہے بادشاہوں کی سیرت سے۔

نوٹ

اس شجرہ میں یہ بتلایا گیا ہے کہ گلستاں کے مضامین کے تقسیم و ترتیب کس طرح کی گئی ہے۔ ناظرین اس تقسیم مضامین پر خوب غور کریں اور فقرات محولہ کے ساتھ مطابقت کر لیں تاکہ مضمون کے مطالب جلد اور بہ آسانی معلوم ہو جائیں۔

گلستاں



روابط حکایات

باب اول

در سیرت بادشاہان

(سیرت سے یہاں بادشاہوں کے فضائل عیادہ۔ حالاً اور طریقے مراد ہے۔)

حکایت اول۔ بادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارت کرد۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کے اخلاق میں سب سے اہم اور اصل اخلاق

یہ ہے کہ وہ رعایا کے بیہودہ باتوں پر نظر نہ ڈالیں اور ان کے وہی تباہی باتوں سے چشم پوشی

کیا کریں۔ چونکہ کلمات نازیبا سے چشم پوشی کرنا اسوقت تک ممکن نہیں جب تک کہ موت کا

خیال ہر لحظہ اور ہر آن نہ رہے اس لئے حکایت (۲) سلطان محمود۔ کو اس کاضمیمہ بنایا تاکہ

وہ اس بات کو سمجھ لیں کہ خاص بادشاہوں کے لئے سب سے عمدہ عبادت یہ ہے کہ وہ موت

کو اپنے دل سے نہ بھولیں۔ اس باب میں اس حکایت کو لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۲) یکے از ملوک خراسان سلطان محمود ^{سکتگیں} را بنجواب دید۔ الخ

اس کے ربط کا ذکر حکایت اول میں آگیا ہے۔

حکایت (۳) ملک زادہ راشنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر۔ الخ

اس حکایت میں عجیب و غریب فصاحت مضمیر مگر اس کا تعلق عنوان باب کے

ساتھ اس طرح ہے کہ بادشاہوں کے جملہ خصلتوں میں سے ایک خصلت یہ ہونی چاہئے کہ

وہ کسی کو محض اس وجہ سے بنگاہ نفرت نہ دیکھیں کہ اُن کا جسم چھوٹا سا ہے یا وہ ضعیف ہے۔

اس لئے کہ معلوم نہیں کہ کس شخص میں کیا جوہر ہے۔ اسی مناسبت سے حکایت (۴) طائفہ وزراء عرب کو اس کے بعد بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ دشمنوں کو تھارت کے نظریے نہ دیکھیں جیسا کہ وزیر سے بادشاہ نے فرمایا اور وزیر نے اس پر عمل نہ کرنے سے نقصان اٹھایا۔

حکایت (۴) طائفہ وزراء عرب برسر کوہے نشستہ بود۔ الخ

اس حکایت کا تعلق اس سے پہلے کی حکایت کے ساتھ کیا ہے اور یہ حکایت کیوں اس باب میں لائی گئی ہے وہ حکایت سابقہ کی کیفیت سے ظاہر ہو چکی۔

حکایت (۵) سرنگ اندہ را ویدم برور سررا غلمش کے عقل و کیاست۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کے طرف اشارہ کرنا منظور ہے کہ بادشاہ کو دہ چاہئے کہ اگر کوئی شخص کسی کے نسبت کسی کام میں خیانت کرنے کی شکایت کرے تو معاً غضب میں آجائیں اور اس کو ذلیل و مغرور کر دیں بلکہ پوری پوری تحقیقات کر کے اس کی اہلیت کو دریافت کیا کریں جیسا کہ اس حکایت میں بادشاہ نے بعد دریافت حقیقت و ثبوت لغویت پوچھا کہ اس کے ساتھ تیری عداوت رکھنے کی وجہ کیا ہے۔ الخ۔ حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا تعلق ہونے کی وجہ مشترک ہے۔ دونوں اپنے ہمجنس بگیناہ کے مارنے میں سعی رہے مگر پہلے فتح پائے اور بعد میں ذلیل و بے عزت ہوئے۔

حکایت (۶) یکے از ملوک عجم حکایت کنند کہ دست و پاں عیت دراز کر وہ بود الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ سب سے بدتر خصلت ظلم ہے جس سے دنیا میں تو سلطنت ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور آخرت میں اپنے گناہوں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ اس طرح ہے کہ دشمن ایسے شخص پر غالب نہیں آسکتا جس کا دامن

غریب اور ظلم سے صاف ہو اور جس شخص کا ہاتھ ظلم کے خش و خاشاک سے آلودہ ہو اس کی حمایت کرنے پر کوئی شخص آمادہ نہیں ہوتا۔

حکایت (۸) بادشاہ نے باغلاتے عجمی و کشتی نشستہ و غلام و دیگر دیار اندیڑ بود۔ الخ

اس حکایت کی ایراد اس طرح پر ہے کہ بادشاہوں کا مزاج بہت نازک ہو کرتا ہے اور ہر شخص ان کے مصاحبت کے لائق نہیں ہوتا اس لئے غلام نے دیکھا جو کچھ کہ دیکھا۔ اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طریق پر ہے کہ اومی کو چاہئے کہ زمانہ حالت سلامتی میں راحت و عافیت کی قدر کرے اور اس حالت میں نعمت حقیقی کے بخشنے والے کا شکر بجالائے۔ دیکھو۔ اگر بادشاہ عجم اپنے ملک و مال کی قدر جانتا ظلم نہ کرتا اور شکر خدا بجالاتا تو کیوں اس کا ملک و سرور کے ہاتھ جاتا۔ اسی طرح اگر غلام کشتی کی قدر جانتا اور بیہودہ شور وغل نہ مچاتا تو دریا میں ڈوبنے کی تکلیف کیوں اٹھاتا اور کیوں موجوں کے پٹیاں کھاتا۔

حکایت (۸) ایک از ملوک عجم رنجور بود در چا پیری و امید نگدگانی قطع کردہ۔ الخ

اس حکایت کی ایراد اس بات پر ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک و مال اور قلعہ جات کے فتح پر غور نہ کریں اور نازک مزاجی سے کام نہ لیں کیونکہ حاکم مرگ سامنے اور داعی اجن بھیجے ہے پس اس بیان سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ بھی ظاہر ہے۔

حکایت (۹) ہر فرزند الفت کہ از وزیراں پذیر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی۔ الخ

ماحصل اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ احتیاط اور عاقبت اندیشی کو اپنا شہوہ بنائیں اور حکما کے قول پر کاربند رہیں۔ ظاہر اس کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ یہ ہے کہ سلطنت کے اہلکاران سابق پر اعتماد نہ کرے۔ پس جو خوشخبری سنائی گئی تھی کہ جسند ہسپاہ اور رعیت اوھر کی مطیع اور فرماں بردار ہو گئی ہے ان کی اطاعت قابل اعتماد نہیں ہے۔

جیسا کہ ہر مرنے اپنے باپ کے ذریعوں کی اطاعت پر اعتماد نہیں کیا۔

حکایت (۱۰) بالین تہ تیغی پیغمبر علیہ السلام تکلف بوم ورجاع مشق۔ الخ

یہ اور اس کے بعد کے ہر دو حکایت (۱۱ و ۱۲) کو اس باب میں لانے کی وجہ یہ ہے کہ دعا کا مقبول بنانا منحصر بہ مظالم کے رفع کرنے پر پس جب تک کہ سلاطین مظالم کے رفع کرنے پر تہمت نہ بانڈیں مقبولیت دعا متوقع نہیں کیونکہ دعائے خیر ظالموں کے حق میں موت ہوتی ہے۔ چاروں حکایتوں کا اشتراک اخیریت کے اس مضمون سے ظاہر ہے کہ (تو کز محنت دیگر اب یعنی)

حکایت (۱۳) یکے از بلوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز گردہ بود۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اشارہ اس بات کے طرف ہے کہ بادشاہوں کو چاہیے کہ فقروں کے مانگنے پر بدول نہیں اور انکو سختی کے ساتھ نہ نکالیں۔ کیونکہ بادشاہ مثل چشمہ شیریں کے ہے جہاں چوینیاں اور چڑیاں وغیرہ جمع ہوا کرتے ہیں۔

حکایت سابق کے ساتھ اس حکایت کا ربط اس طرح ہے کہ وہ ظلم کے بیان میں ہے اور فقروں کا نکلنا دینا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔

حکایت (۱۴) یکے از بادشاہان پیشین در رعایت مملکت مستی کردے۔ الخ

اس حکایت میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو امور مملکت میں رعایت کرنا اور فوج کو روپیہ سے دروینا واجب ہے۔ ورنہ بوقت ضرورت غنیمت سے مقابلہ نہ کرے گی اور اس سے شکست فاحش اٹھانی پڑے گی۔ اور سپاہ و رعیت کو اپنے روبرو سے بہ قہر و غضب نہ نکالیں اور آپ عیش و عشرت میں مشغول نہ رہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے۔

حکایت (۱۵) یکے از وزرار مغزول شدہ بعلقہ درویشاں آئے۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انتظام امور مملکت میں مشغول رہنے سے ہمیشہ خدا کی یاد کرتے ہوئے گوشہ عافیت میں بیٹھنا بہتر ہے کیونکہ رعایا کی خبر گیری نہ کرنے اور ان کو پیسہ نہ دینے کے سبب سے سلاطین اور وزراء ہمیشہ موردِ طعن و تشنیع رہا کرتے ہیں۔ پس جس شخص نے گوشہ نشینی اختیار کر لی اُس نے حرف گیروں کے زبان و قلم سے نجات پائی۔ اس تقریر سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ کے ساتھ کیا ہے ظاہر ہے۔

حکایت (۱۶) سیاہ گوش را گفتند کہ ترا ملازمت شیر بچہ وجہ اختیار افتاد

اس حکایت کا خلاصہ اس کے اخیر فقرات میں ہے۔ یعنی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادشاہ (جیسا کہ اس حکایت میں لکھا ہے) خلعت عنایت کرتے ہیں۔ یہ اور اس کے بعد کے حکایت کو اس باب میں لانے سے دوسروں کو اس امور کی نصیحت کرنا مدنظر ہے کہ بادشاہوں کی تلون مزاجی سے ڈرتے رہیں اور ان کی قربت اختیار نہ کریں کیونکہ معلوم نہیں کس وقت سرکٹ جائیگا۔ یہی وجہ ہے کہ وزیر نے (جس کا ذکر حکایت سابق میں ہوا) مغزولی کے بعد بجیاں تلون مزاجی بادشاہ ہمدہ وزارت کے قبول کرنے سے انکار کیا اور رفیق مصنف (جس کا ذکر بعد میں آئے گا) جب اُمراء و سلاطین کا تقرب اختیار کیا تو ان کی تلون مزاجی سے نقصان اٹھایا۔ حکایت سابق کے ساتھ اس کا تعلق یہی ہے۔

حکایت (۱۷) یکے از رفیقاں شکایتی وزگار نامسا عد بنرد من آون بر۔

یہ حکایت اس باب میں کیوں لائی گئی اور اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ کیا ہے اس کی وجہ سابق میں بیان کی گئی۔

حکایت (۱۸) تینے چند از روندگان در صحبت من بودند۔

اس حکایت کو اس باب میں بیان کرنے کی وجہ (درمیر و وزیر و سلطان) الخ۔ اس قطعہ کے مطلب سے ظاہر ہے اور حکایت سابق کے ساتھ اس کا ربط اس طرح پر ہے کہ دونوں کو بارگاہ امارت میں پہنچانے کے باعث شیخ سعدی تھے۔

حکایت (۱۹) ملک ادوہ گنج فراوانی اشت از پدر میراث یافت۔

اس حکایت کو اس باب میں لانے کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ سخاوت اور بخشش کیا کریں نہ کہ جو کچھ ملے اس کو جمع کریں اور کسی کو نہیں اور دوسروں کے لئے چھوڑ جائیں۔ غریبوں کو فیض نہ پہنچانا ایک بُری خصلت ہے جیسا کہ ایک بزرگ کے حال سے معلوم ہوا ہوگا جس نے غریبوں کے ساتھ سخاوت کرنے سے ہاتھ روک لیا تھا۔ اس بیان سے اس کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۰) آدوہ اند کہ نوشیروان عادل اور شکار گاہے صید کیا کرتے

اس میں اشارہ ہے اس امر کے طرف کہ بادشاہوں کو معمولی تھوڑے سے ظلم سے بھی احتراز کرنا چاہئے اس لئے کہ مال بیت الممال مستحقین کا حق ہوتا ہے اس کو جمع کر کے آپ خزانہ کا سانپ نہ بنے جیسا کہ ملک زادہ نے کیا بلکہ مستحقین کو دیا کریں کیونکہ مستحقین کو دنیا بھی ایک قسم کا ظلم ہے۔ اس سے اس حکایت کا ربط بھی حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۱) عادلے راشنیدم کہ خانہ رعیت خراب کر دے۔

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جو شخص کہ بادشاہوں کی خوشنودی و خیر خواہی کیلئے خلائق کی بدل آزاری کو جائز رکھتا ہے وہ اس کا ثمرہ بہت بُرا دیکھتا ہے۔ کیونکہ ظلم کا

بہت ہی بد مو کرتا ہے اسی لئے نوشیرواں نے اُسے منع کیا اگرچہ ظلم سمجھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اس بیان سے اس حکایت کا ربط حکایت سابق سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۲) مردم آزاری کی حکایت کنند کہ سینگے برس صالح زو۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ اہلکاروں کو چاہئے کہ بادشاہوں کے دئے ہوئے خدمات اور حکومت پر مغرور ہو کر مردم آزاری اختیار نہ کریں اس لئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زمانہ ایکساں نہیں رہتا۔ جب وہ بادشاہوں کے عتاب میں معتوب اور خدمات سے مغرور ہو جاتے ہیں تو ظلم رسیدہ لوگ اپنا بدلہ لیتے ہیں اور بہت ہی رسوا کرتے ہیں۔ دونوں حکایتوں کا ربط ظلم اور ظالم کے ذکر سے ہے۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود۔ الخ

حاصل اس حکایت کا یہ ہے کہ اپنی سلامتی کے لئے دوسروں پر ظلم نہ کرنا چاہئے اور یہی امر باعث سلامتی کا ہے کیونکہ ظلم کرنے سے کبھی کسی قسم کا فائدہ نہیں ہوتا ہے۔ چنانچہ حکایات سابقہ سے ظلم کرنے کا حال ظاہر ہے۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمر ولایت گر بخیتہ بود۔ الخ

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ دوسروں پر ظلم کرنے کو جائز رکھنا آخر پذیرد امت اٹھانا ہے اسی لئے بادشاہ مرعیض نے دوسرے پر ظلم کرنا جائز نہیں رکھا۔ اس بیان سے دو حکایتوں میں باہم ربط ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۵) ملک زوزن را خواجہ بود کریم النفس۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لسنے کی وجہ اس بات سے ظاہر ہے کہ وعدہ کا ایفاء اور حقوق

سابق کی محافظت کرتا خاص کر بادشاہوں کے حضور میں ایک شوہر پگندیدہ اور ضلعت حمیدہ کیونکہ بادشاہوں کے ہر بانی میں اکثر لوگوں کی بہتری ہوتی ہے اور ان کے غضب میں عالم کی تباہی۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ رضا و تسلیم میں ہے جن کا ذکر دونوں حکایتوں میں ہوا ہے۔

حکایت (۲۶) یکے راز ملوک عرب شنیدم کہ بامتعلقان میگفت۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے مطلب یہ ہے کہ ہوشیار آدمی کو چاہئے کہ لوگوں کے باہمی معاملات سے خصوصاً ایسے امور سے جو بادشاہوں سے (کہ نفل اللہ کھلتے ہیں) متعلق ہیں ان کو خدا کے طرف منسوب کرے اور ان کا رخنوں کو مجاز محض سمجھے۔ اتنے ہی پر حضرت نہ کرے بلکہ جس طرح کہ سلاطین بہت سے خدمات کے بجالانے سے خوش ہو کر اپنے ملازموں کو سرفراز کرتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو ان کی اطاعتوں سے راضی اور خوش ہو کر بڑے بڑے رتبوں پر پہنچاتا ہے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ ظاہر ہے کہ بادشاہ نے اُس قیدی کے حُسن عقیدت سے خوش ہو کر اس کو قید سے رہا کر دیا۔

حکایت (۲۷) ظالمے راحکایت کنند کہ ہنرم درویشان خریدے۔ الخ

ظاہر ہے کہ یہ ظالم کوئی امیر تھانہ بادشاہ۔ اس لئے کہ کڑیاں خریدتا اور ان کو مالداروں کے ہاتھ فروخت کرتا۔ اور یہ امر بادشاہوں کے شان سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ پس اس حکایت کو اس باب میں (جو بادشاہوں کے خصلت سے متعلق ہے) لانے کی وجہ وہ لطیفہ ہے جو اس حکایت کے آخر میں ہے یعنی (بر تاج کینختر و نوشتہ بود) اور اس صورت میں حکایت اور لطیفہ کا حاصل یہ ہوگا کہ بادشاہوں کو مال و ملک دنیا پر غور نہ کرنا چاہئے

کیونکہ موت ہر ایک کے لئے درپیش ہے اور نہ ظلم کرنا چاہئے۔ اور اہل خدمات کے ساتھ احسان و حسن سلوک سے انماض نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ یہی باتیں باعث بقائے سلطنت ہیں۔ ورنہ دنیا کے مال و دولت کا کچھ اعتبار نہیں۔ پس اس مضمون سے اس حکایت کا تعلق حکایت سابقہ سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۲۸) یکے درصفت کشتی گرفتار آمد ہو۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے سے اس بات کی تخبہ کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ شیخی بگھارنے والوں اور بیچوہ بکنے والوں کو سزا دیں تاکہ وہ لوگ دروغ گوئی و بیچوہ سرائی کرنا چھوڑ دیں۔ چونکہ نپند و نصیحت کرنا صاحب دلوں کا کام ہے لہذا جو تاریک دل اور ظالم شخص کہ صاحب دلوں کے نصیحت کو نہیں سنتا آخر وہ بستر نریم سے خاکستر گرم پر بیٹھتا ہے۔ اسی طرح جو شخص کہ بادشاہوں کے تادیب پر کاربند نہیں ہوتا وہ رسوا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسی وجہ سے یہ حکایت۔ حکایت ظالم کے بعد لائی گئی۔

حکایت (۲۹) درویشے مجر و بگوشہ صحرائے نشستہ ہو۔ الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہ فقروں کا نگہبان ہونا چاہئے اس کو نہ چاہئے کہ ان لوگوں سے اپنی تواضع و کرم کا خواہاں ہو بلکہ ہمیشہ ان کی حالت اور تربیت کی اصلاح کرتا رہے اور رعایا کو لازم ہے کہ اپنے بادشاہ کی اطاعت کرے اشخاص ذیل واجب التعظیم ہوتے ہیں۔

۱) بادشاہ (۲) والدین۔ (۳) عالم۔ (۴) استاد۔ (۵) مرشد۔ پس مناسبت

ہر دو حکایات۔ بزرگان واجب التعظیم کی اطاعت سے ہے۔

حکایت (۳۰) یکے از وزرا و پیش ذوالنون مصری رفت

اس حکایت کے ایراد سے اس بات کی تہنید کرنا مقصود ہے کہ بادشاہوں کے کارخانے (اس وجہ کہ وہ نفل اللہ ہوتے ہیں) کارخانہ ہائے الہی کے نمونے ہیں لہذا انکو چاہئے کہ بجائے ان کے۔ کارخانجات کے اللہ جل شانہ کے طرف دل لگائیں جیسا کہ ذوالنون علیہ الرحمہ وزیر کے حالت کو دیکھ کر متنبہ ہوئے۔ اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اس طرح ہے کہ وزیر کے لئے سزا داریہ تھا کہ مدت کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرتا جیسا کہ فقیر گوشہ تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا تاکہ سلطان کے ہیت سے نجات پاتا۔

حکایت (۳۱) بادشاہے بہ کشتن بگینا ہے اشارت کرد۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اگر جیانا بمقتضائے قوت غضبانی کوئی صریح ظلم سرزد ہو جائے تو نصیحت آمیز باتوں کو اچھی طرح سنکر اس ظلم سے وگزر کرے بلکہ بندگان خدا کے ساتھ شفقت سے پیش آئے تاکہ ہر شخص اس کے رحمت کا امیدوار رہے کوئی ایسا کام نہ کرے کہ مخلوق خدا اس کے عقوبت سے ترسنا اور زراں رہے جیسا کہ حکایت سابق میں وزیر کی حالت سے ظاہر ہوا۔

حکایت (۳۲) وزیر انوشیرواں درمہے از مصالح مملکت اندیشہ ہی کرد۔ الخ

اس حکایت میں اشارہ ہے اس بات پر کہ بادشاہ جب کسی امر میں رائے طلب کرے یا مشورہ چاہے تو جمہور ممکن ہو بادشاہ کے رائے سے ہی اتفاق کرنا چاہئے تاکہ اگر نتیجہ خلاف نکلے تو عتاب شاہی سے محفوظ رہیں۔ اس وقت یہ خیال نہ کریں کہ ایسا کرنا راستی یا حق کے خلاف ہوگا۔ (کیونکہ رائے صائب کا اظہار ہونا چاہئے نہ کہ اپنے نجات کے لئے بادشاہ کے

رائے ناصواب کو بھی درست اور بڑی بات کو بھی نیک تسلیم کر لیں اور کہیں کہ یہی عین صواب ہے (چنانچہ طرز عبارت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ یاوشاہ کی رائے نیک یا کتنی ہی ضعیف کیوں نہ ہو اس کو اوروں کی رائے پر ترجیح دینی چاہئے۔ اس حکایت کو حکایت بے گناہ کے بعد لانے کا مطلب یہ پایا جاتا ہے کہ اگر رائے میں کوئی خطاے فاحشہ پائی جائے تو اس کو سرزنش نہ کریں کیونکہ وہ بالکل بیگناہ ہے اس کے سچ میں جو بات آئی اس کو اس نے ظاہر کر دیا۔

حکایت (۳۳) شیادے گیسو بافتہ با قافلہ حجاز تہ شہر درآمد الخ

اس حکایت میں اس بات کا اشارہ کیا گیا ہے کہ سچائی نجات دلاتی ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے اس لئے ہر جگہ سچائی ہی اختیار کرنی چاہئے۔ خصوصاً بادشاہوں کے پاس۔ اس لئے کہ وہاں نفع و نقصان جلد پہنچتا ہے۔ اسی طرح مشورہ کے دینے میں بھی اُن ہی کی رائے کے تابع رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگرچہ یہاں نفع و نقصان تو جلد نہیں پہنچتا مگر اُس کے عتاب میں آجاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے ہر دو کا ربط ثابت ہوا ہوگا۔

حکایت (۳۴) یکے از پسر باروں الرشید پیشینچ درآمد خشم آلودہ الخ

خلاصہ اس حکایت کا عدل و انصاف ہے جو خاصکر بادشاہوں کے لئے ہنایت ہی ضروری ہے اس کا ربط حکایت سابق کے ساتھ حکایت ہذا کے اس مصرع اخیر کے مطلب سے ظاہر ہے کہ (کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید) یعنی جس طرح پرکہ حکایت شیادے گیسو بافتہ ہیں بادشاہ غصہ کے وقت کلمات سخت و سست زبان پر نہیں لایا بلکہ لطیفہ پر خوش ہو کر انعام و اکرام سے سرفراز فرمایا۔ اسی طرح سرنیگ زادہ کو چاہئے تھا کہ کلام

ناشایستہ زبان پر نہ لاتا۔

حکایت (۳۵) باطائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بوم۔ الخ

اس حکایت کو اس باب میں لانے کی وجہ معلوم نہیں ہوتی مگر ممکن ہے (یکے از بزرگان سے مراد شاید بادشاہ ہو یا عنوان باب میں لفظ بادشاہان عام ہو یا بادشاہ اور امیر دونوں سے) لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ سلطان کا ذکر اس حکایت میں نہیں ہے لیکن یہ نصیحت بادشاہوں کے لئے زیادہ تر ضروری ہے اس لئے کہ بادشاہوں کے پاس ملات ملک کثرت سے رجوع ہونے سے اکثر ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ کسی کو نفع پہنچتا ہے کسی کو ضرر۔ اس لئے انکو چاہئے کہ کسی کو ضرر نہ پہنچائیں کیونکہ شاید کبھی ایسا بھی اتفاق ہو جائے کہ وہ دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائے اور اس کے ہاتھ سے جان چلی جائے۔ اس حکایت کا ربط اس مصرعہ سے ظاہر ہے کہ (تا تو انی درون کس خراش) مطلب ان دونوں حکایتوں کا گویا یہی مصرعہ ہے۔

حکایت (۳۶) دو برادر کے خدمت سلطان کرنے سے دو دیگر برائی بازو۔ الخ

خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ بادشاہوں کی صحبت و خدمت مثل سانپ کے زہر کے عقی الامکان ان سے علییہ رہنا چاہئے اس واسطے کہ ان کی صحبت مثل بھنور کے ہے کہ وہاں سے صحیح و سلامت نکل آنا بدوں تائید انروسی نہیں ہو سکتا۔ اس حکایت کو حکایت دو برادر مغروق کے بعد لانے کی وجہ یہی ہے۔

حکایت (۳۷) کسے شروہ پیش فریروان عادل برود و گفت۔ الخ

اس میں اس بات کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے موت سے غافل نہ ہوں تاکہ بادشاہت میں رکھراولیا کے رتبہ کو پہنچیں اور ان کی خدمت

کرتے رہیں کیونکہ ان کی خدمت میں رہنا ہی جلد عبادتوں سے ایک عبادت ہے نہ کہ مثل زہر قاتل ہوں۔ اس حکایت کا ربط و تعلق پہلے کی ہی وجہ ہے۔

حکایت (۳۸) گروہ حکما اور بارگاہ کسریٰ بہ صلیحہ و سخن بھی گفتند۔ الخ
اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ لغو باتوں میں زبان نہ کھولیں اور بلا ضرورت بات نہ کریں خاص کر بادشاہوں کے پاس۔ دیکھو کہ خوشخبری کے پہنچانے والے نے بلا استفسار نوٹسرواں کو خبر سنا کر کیسا جواب دیا ہر دو حکایتوں کے ربط کی یہی وجہ ہے یا اشتغال ہر دو کا نوٹسرواں کے ذکر میں ہو سکتا ہے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید راجوں ملک مصر مسلم شد۔ الخ
خلاصہ اس حکایت کا یہ ہے کہ جب رزاق مطلق نادانوں اور بے وقوفوں کو رزق دینا چاہتا ہے تو ان کے رزق کے لئے کوئی نہ کوئی سبب پیدا کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب خدا کو منظور ہوا کہ خلیفہ حبشی کو سلطنت عطا کرے تو ویسا ہی خیال ہارون الرشید کے دل میں پیدا کیا ورنہ حقیقت میں یہ رائے سنی برعکس نہ تھی کیونکہ حاکم نادان کے وجہ سے رعایا تکلیف و اذیت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس حکایت کا ربط حکایت سابق کے ساتھ شاید اس طرح پر ہو گا کہ ہارون کو چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں اپنے وزیروں سے مشورہ کرتا۔

حکایت (۴۰) ایک راز ملوک کینزک چینی آوروند۔ الخ
اس میں اس بات کا اشارہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں جلدی کو کام میں نہ لائیں کیونکہ جب تیرکمان سے چھوٹ جاتا ہے تو بعد میں پچھانے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اس حکایت کا تعلق حکایت سابق کے ساتھ اور ہر دو کا اتفاق۔ اس طرح پہلے کہ بادشاہ کو

بلا مشورت اپنے وزراء کے جلدی کرنے سے کیا نتیجہ ہوا۔

حکایت (۴۱) اسکندر رومی را پر سیدند۔ الخ

یہ حکایت جو باب کے خاتمہ پر ہے اس میں اس امر کے طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ بادشاہوں کے خصائل میں سب سے اعلیٰ فضیلت یہ ہے کہ عدل کریں۔ رعایا کو نہ ستائیں کیونکہ اس سے ملک کی آبادی ہوتی ہے اور خیر و بخشش بھی کیا کریں جو موجب نجاتِ آخرت ہے۔ اس کا ربط حکایت سابقہ کے ساتھ اس طور پر ہے کہ لوگوں کے دلوں کو آزدہ نہ کرنا بھی سلطنت ہفت اقلیم کے دستیابی کا باعث ہے پس اگر گینزک چینی کے دل کو آزدہ نہ کیا جاتا تو وہ کیوں ہاتھ سے نکل جاتی اور کیوں اس کے قبضہ میں نہ آتی۔

نفس

مذکورہ صرف اس ایک باب کے روابط کا حاصل یہاں اردو میں بیان کر دیا گیا ہے۔ جنگوگستان کے کل حکایات کے روابط کے مطالعہ کا شوق ہو وہ مان کو نسخہ گلستان مطبوعہ مطبع محمدی۔ طبع اول یا (۱۲۶۴ھ ہجری) میں ملاحظہ فرمائیں۔ فقط

مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکہ معظمہ تھا اس لئے ان کا خاندان
ملکی کہلاتا ہے جب فتوحات عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت
شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن
ماوقف قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلچسپی تھی جب تک
کہ ان کی توجہ ملکی معاملات کی طرف رہی ان کا متول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم
وغزت کیا کرتا تھا ایران کے پرفضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب و ہوا اور
فوجت افزا مقامات نے ان پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اور اے خدمات فوجی کے
متمل نہ رہ سکے اور مشائخ بن گئے۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور
صوفیانہ طریقہ رکھنے تھے۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے۔ ان کا طرز معاشرت بالکل
تاریک الدنیا گروہ سے ملتا تھا۔ ان کو موسیقی میں خوب مہارت تھی۔ خوش گلو اور
ماہر فن تھے۔ حال و حال کے مجلسوں میں شریک ہو کر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے
اور ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول اور جموع کے روز و عظیم بیان کیا کرتے تھے۔ ان کی
و عظیمی کا طریقہ ایسا بااثر تھا کہ سامعین ان کے نصیحت آمیز کلام کو سن کر سرد و خستہ
نہتے۔ ان میں تعصب بالکل نہ تھا۔ سعد ان کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

جیب خاص سے مقرر کر دیا تھا تاکہ ان کا کتبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبد اللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبد اللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں ان کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی۔ مظفر الدین نے بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں ان سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صاحب اور کارگر ہوتی تھی۔ چند بادشاہت چاہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنا لے اور خلدت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبد اللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبد اللہ کو ترکیاں تھیں مگر ان کی آرزو ایک ایسے نونہال بچے کے لئے تھی جو ان کے خاندان کے نام کو دنیا سے مٹنے نہ دے اور صفحہ ہستی پر قائم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۱۵۵ھ ہجری شیراز کے ایک قصبہ میں ہوئی جس کو پندرہ ماہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اہل وقت شیراز کا فرماں روا اتا ایک مظفر الدین بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبد اللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوئی وہ کبھی نہیں جاسکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید باور ہوا تھا۔ آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اس نونہال بچہ میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی بایاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی، اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی مکتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سنبھالا تھا بہت سے فروریح باتیں آپ کو اگلیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً اندھی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم باآفاق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے نعت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال و حال کے مجلسوں اور شایخوں کی صحبت میں لیجا یا کرتے تھے۔

جب آپ کا سن چہ یاسات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصعب الدین سے شرف کرایا جو دینی اور دنیوی علوم میں علماء کے سر تاج۔ صوفی منش۔ حافظ۔ شیخ زمان اور مفتی اول۔ عالم باعمل اور فاضل اکس تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پر کی تھی شیخ مصعب الدین۔ سعدی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اپنے گود میں بٹھایا اور دعویٰ کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔ سعدی نے قرآن شریف۔ مصعب الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں۔ نے کرایا تھا جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوئی اس وقت مصعب الدین کا انتقال ہو گیا اور سعدی کا لقب مصعب الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا۔ سعدی کے والد عبداللہ بھی اسی زمانہ میں بیمار مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایہ شفقت میں رہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوئی وہ صرف یہ تھے۔

(الف) شیخ مصعب الدین سے قرآن شریف پڑھ چکے تھے اور اس کو عام مجمع میں آواز داناہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور دردا انگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔

(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف و نحو سیکھ لی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

(ج) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کر لی تھی اور مذہب کے فروری مسائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

(گ) گفتگو میں مناسبت و سنجیدگی و حاضر جوابی کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور کاملوں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سنتے سے ہونہار لڑکوں کے دل میں خود بخود ان کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدی کو تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عضدیہ تھا جس کو عضد الدولہ دہلی نے قائم کیا تھا۔ اس مدرسہ میں اول اول آپ کا استاد سید علی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اس میں سعدی نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی بھلائی ہوئی زبان سے طلباء کو مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدی نے اس سے عربی پڑھی لیکن عیوب مرقومہ بالا کے باعث اس سے متنفر ہو کر وہاں سے علیحدگی اختیار کی۔

اس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعر ابنتہ بن گئے اس وجہ سے کہ مدرسہ عضدیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا ضرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اول اول

اس مدرسہ میں کہے وہ محمد میں تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عصفیہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اس وقت وہاں ابتری اور خرابی بہت پہلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عصفیہ کا انتظام ملاؤں کے ہاتھ میں دئے جانے سے ان لوگوں نے فلسفہ سائنس اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک نیت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی باستاندلس پروفیسر طبقات وغیرہ ان کو یا تو زہر ویکر مار ڈالا یا قید کر دیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ دو مظالم جو برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جاسکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے آتابک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیر زادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعدی کو محبت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کے عالیشان عمارتیں ڈھادی گئیں تھیں۔ ہر شخص خسہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یگانہ نصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ ان حالات سے سعدی کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اس کی قابل رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو واقعات مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنا دیا تھا دوسرے طرف اسی پُر آشوب زمانہ میں آپ کے والدہ مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھاریں۔

ہر چند کہ حالات وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے تھے تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موج زن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی روپائیں۔ اگرچہ اس زمانہ میں میٹھا ر مدرسہ بلاد اسلام میں جایا کھلے ہوئے تھے جہاں دور دور سے طالب علم آکر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ بہرات، نیشاپور، اصفہان، بصرہ اور بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر اپ اسداں کے بنائے ہوئے مدرسے آباد اور مہمور تھے ان کے سوا شام، عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جایا مدرسے جاری تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو خواجہ نظام الملک طوسی نے ۵۹۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اسقدر مشہور تھا کہ جہ علماء یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے ان کے مستند اور ذی اعتبار ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہومطن شیخ ابواسحاق شیرازی جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب سے اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدی نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔

سعدی شیریں کلامی، بہر دغیریری اور روت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ کے لوگوں کو کیا امر کیا فقرا کیا صوفی اسقدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انہوں نے سعدی کو اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدی بڑے قہر استقلال کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

ماحصل درازدو

فارسی

دلم از صحبت شیراز بگفت - میرادل شیراز کی صحبت سے تنگ آگیا اب
 وقت آنت کہ پرئسی خبر از بغدادم - وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو
 گرچہ حب وطن خویش حدیث است صحیح - اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے
 نتوان مرد بہ سختی کہ من اینجا زادم - مگر اس ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں
 سختی میں مرنا نہیں چاہتا۔

اپنے دوستوں سے رخصت ہو کر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے۔ آپ کے
 ہمراہ صرف ایک قرآن شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصباح الدین نے یہ وصیت کر کے دیا تھا
 کہ اسکو اپنے پاس سے جدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے۔ باقی
 کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجات سفر کے لئے بھی کفایتی تھی یا
 نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیا اور منزلیں
 طے کرتے ہوئے چند دنوں کے بغداد کے قریب ایک سرزمین ٹہرے جو
 دریائے تیکرس کے مغربی کنارے و دین فرسنگ (۶ یا ۷ میل) کے فاصلہ پر
 واقع ہے اور دو کمر روز ایک کشتی پر سوار ہو کر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز
 تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اس شہر کی رونق ویسی تھی جیسی کہ ہارون الرشید
 کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناوکناہی سے اگلی تھی اور اس کا
 چراغ تیار ہوا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ
 کا اخیر خلیفہ مستجمع باللہ سریر سلطنت پر متمکن تھا اور اس کی ظاہری شان و غموکت

بارون اور ماموں کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور
 ہر علم و فن کے ماہر اور اربابِ حرفت و صنعت مدینہ السلام بغداد میں جمع تھے
 تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیرازی
 مشہور مشہور لوگوں سے سعدی کی جان پہچان تھی مگر ان کا زیادہ تعلق علامہ سلطان
 احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسہ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔
 مدرسہ نظامیہ اس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اس کی عمارت بڑی
 عالی شان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزار ہا
 طلباء آسانی سے ٹیکھ کر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور
 مباحثے ہوا کرتے تھے۔ آرائش عمارت و نقش و نگارِ طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں
 روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فرش کا سامان کثرت سے تھا
 ہزاروں جلیں القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پا کر نکلے تھے جن کے تصنیفات
 اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اس وقت یہ مدرسہ اس قدر نامور تھا کہ جو علماء
 یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر ان کے مستند اور ذی اعتبار
 ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبدالقادر بہروردی
 استلالایہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیل القدر عالموں نے اس
 مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدی اس مدرسہ میں داخل ہوئے
 ہیں اس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے
 تھے وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے
 علوم بڑی قابلیت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالب علم نسیب

اور تائستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبا کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی، بھالا ہلانا، تلوار چلانا، گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر ممالک کے طلبہ کو وٹیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وٹیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اول اول سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں ان طلبا سے جو ساہ سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اس کے بعد تین سال یا اس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب اُگئی اور اس میں بے تحلف گفتگو کرنے اور لکھتے پڑھنے لگے تو یو یانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قحقی نوٹس لکھنے سے پھر عبرانی پڑھی اور اس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں علاوہ مختلف زبانوں کے فرانسیسی، اسپرنامی (ہیات)، اسٹریچی (دہ نجوم)، فلسفہ، منطق، ریاضی، علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

مجمدہ اور استنادوں کے سعدی کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور استناد

علامہ ابو الفرج عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بہ جمال الدین تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیسٹار کتابوں کے مصنف تھے۔

سعدی کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے و بعد انگریز محبتوں میں بسر کرنے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنے کے شائق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے پڑھنے کا بھی بے حد شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو ۶۳۲ھ ۶۳۳ھ ۶۳۴ھ ۶۳۵ھ ۶۳۶ھ ۶۳۷ھ ۶۳۸ھ ۶۳۹ھ ۶۴۰ھ ۶۴۱ھ ۶۴۲ھ ۶۴۳ھ ۶۴۴ھ ۶۴۵ھ ۶۴۶ھ ۶۴۷ھ ۶۴۸ھ ۶۴۹ھ ۶۵۰ھ ۶۵۱ھ ۶۵۲ھ ۶۵۳ھ ۶۵۴ھ ۶۵۵ھ ۶۵۶ھ ۶۵۷ھ ۶۵۸ھ ۶۵۹ھ ۶۶۰ھ ۶۶۱ھ ۶۶۲ھ ۶۶۳ھ ۶۶۴ھ ۶۶۵ھ ۶۶۶ھ ۶۶۷ھ ۶۶۸ھ ۶۶۹ھ ۶۷۰ھ ۶۷۱ھ ۶۷۲ھ ۶۷۳ھ ۶۷۴ھ ۶۷۵ھ ۶۷۶ھ ۶۷۷ھ ۶۷۸ھ ۶۷۹ھ ۶۸۰ھ ۶۸۱ھ ۶۸۲ھ ۶۸۳ھ ۶۸۴ھ ۶۸۵ھ ۶۸۶ھ ۶۸۷ھ ۶۸۸ھ ۶۸۹ھ ۶۹۰ھ ۶۹۱ھ ۶۹۲ھ ۶۹۳ھ ۶۹۴ھ ۶۹۵ھ ۶۹۶ھ ۶۹۷ھ ۶۹۸ھ ۶۹۹ھ ۷۰۰ھ میں انتقال کے مرید ہوئے اور ان سے علم تقویٰ اور طریق معرفت و سلوک حاصل کیے۔

سعدی کو بچپن ہی سے سفر و سیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لئے پیش خیمہ تھا۔ اس سفر میں وہ خوشی خوشی فلکاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پایادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے اونٹ کی تکمیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود سفر سنی کے وہ نہ تو آفتاب کی تازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت و دور دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھیں لیکر اپنے باپ کو وضو کرتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ہاتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور سخت سفر میں بھی آپ کی کوشش ہمیت یہی رہی کہ کبھی کسکندی غالب نہ ہو اور تھکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ جنگل کے

نا قابل برداشت گرم ہوا جو موسم گرما میں دو پہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پٹریاں
جمادیتی تھی لیکن شوق کے دہن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سانس
واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے
انتقال کر گئے۔

دو سال سو وہ تمام سعیدی شیراز سے نکل کر بغداد گئے۔

تیسرا سفر بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے
ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدی نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا بائیں ہمہ اول ہی
اول جوں ہی آپ نے ناو میں قدم رکھا آپ کو بحری تروتازہ ہواؤں کے جموں کے
زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم نہوتی تو آپ
بڑے دیرری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہوتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو
طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس
ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدی اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مصر چلے گئے
چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی۔ سعدی نے وہاں تقریباً ڈیڑھ برس
قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں مہارت حاصل کر کے وہاں سے
شام چلے گئے مگر وہاں لڑائی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے
خونی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق

ایشیائے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اٹلی۔ آرمینیا۔ ہندوستان (۱۱۲۲ھ تا ۱۱۲۵ھ)

چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک گوشہ کو درنگھاؤا

متعدد بار پاپیادہ ج کئے۔ افریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلمبند کئے۔ چین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور ان کی طرزِ معاشرت ^{معاشرتی} بودہ باش مالک اور شہروں کا نقشہ اپنے نفیم سفر نامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہاوی جنگی کو بھی آپ نے اپنے انگلوں سے دیکھا۔ یورپ کے ان حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت ہند بکھلا تے تھے۔ ہندوستان بھی وہ دوا یکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۱۷۲۵ء سے ۱۷۵۵ء) تک اسی سیاحت میں گزارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سزا اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے صعوبتیں اٹھانی پڑیں بہت سے صحرائے تی و دوق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ ان کو گھسنے سے روکنے کو ٹھکے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہو کر بیابانِ قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے مینا جٹنا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی تریپولی میں شہر کے استحکام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسیروں سے دجن کو یورپ کے عیسائی بلگیر یا اور ہنگیری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے (مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد قلب کا ایک مسزرا آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے۔ شیخ نے کچھ اور دانگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ یگانوں سے کوسوں جاگتا سا وہ آج بیگانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس طب کو ان کے حال پر رحم آیا اور دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑا اور اپنے ساتھ طب میں لے گیا اس کی ایک بیٹی ناکذراتھی شیخ کا نکاح سو دنیا رہمہ مقرر کر کے اس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ مدت وہاں گزری مگر بیوی کی بد مزاجی اور زباں درازی سے شیخ کا دم ناک میں اگیا ایک بار اس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سو دینار پر آپ کے ہاتھ بیچا۔ شیخ نے سعد زنگی کے (جو چھٹی صدی کے آخر میں تخت نشین اور ۶۲۳ھ ہجری میں فوت ہوا) ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا اس وقت آپ نے شیراز کی حالت نہایت ابتر و خراب دیکھی تھی یعنی آنا بک ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا ناختم و تاساج ہونا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قلعہ خاں ابو بکر (۶۲۴ھ - ۶۴۳ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اس نے فارس کے جو دو سو برس سے مؤثر آفات و حوادث تھا چند روز میں سدسبز و شاداب کر دیا اور اس کے خوبیوں اور نیکیا میوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور وطن کا بھی اشتیاق مد سے گزر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہو گیا تب سعدی (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر تتر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق اور عجم ہوتے ہوئے اور اصفہان شہر آئے ہوئے شیراز میں (۶۲۵ھ - ۶۵۳ھ) ماہ اپریل

مگر ابو بکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل
 شاعری - لطیف گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے
 کہ اُن کے سبب سے انکا مرجع ضلالت بنا ایک فروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے
 شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے چال و چلن
 پر خوردہ گری کریں۔ ریاکار فقیروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرت کے
 اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابو بکر اہل علم کے
 مرجع ضلالت بننے سے ہمیشہ فائلت رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابوبکر کو سعدی سے ارادت
 و عقیدت تھی جس کے نام گلستان لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مثنیہ شیخ کے
 کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم - نثر - فارسی اور عربی جو اس وقت
 متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے (۶۳۲ھ - ۶۳۲ھ)
 شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد علی الترتیب جمع کیا ہے حسب تفصیل
 ذیل ہے۔

- (۱) نثر میں چند مختصر رسالے جن میں سلوک اور تقوف کے مضامین اور نثرانوں
 وغیرہ کے حکایتیں اور لوک و حکام کے نئے نصیحتیں لکھی ہیں۔
- (۲) گلستان جو ۶۱۲۵۶ھ میں تصنیف ہوئی۔
- (۳) بوستان جو ۱۲۵۴ھ میں تصنیف ہوئی۔
- (۴) پند نامہ (جس کو عرف عام میں کریا کہتے ہیں)۔
- (۵) قصائد فارسی جن میں مرثیے - ملامت - مثنیات اور ترجیعات بھی شامل ہیں۔
- (۶) قصائد عربیہ۔

(۷) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ لیلیات ۔

(۸) ۔۔ دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع ۔

(۹) ۔۔ تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم ۔

(۱۰) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں ۔

(۱۱) مجموعہ موسوم بہ صاحبہ جس میں شیخ نے قطعات مثنویات رباعیات

اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایس سے ایک

جگہ جمع کر دیا ہے ۔

(۱۲) مطالبات و ہزلیات ۔

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھ کر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اور جب

سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مصنفہ ہیں ۔

(۱۳) تاریخ شہد سال حکومت سلاطین عباسیہ ۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں

میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک ان کا تفصیلی حال خوب شرح و بطن

سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ناموں کے سلطنت و انتظامی معاملات

اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے

اس تاریخ کا ترجمہ ۱۶۸۱ء میں بزبان لاطینی پہلے دیوڈ ہولی نے کیا تھا اس کے

بعدا یسڈن نے بمقام پیرس ۱۶۸۷ء میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں

اس کے ترجمے ہوئے ۔

(۱۴) حالات جزائر افریقہ جس کے چار جلد ہیں ۔

(۱۵) ایک نوجواب کتاب ان ہستیاتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

کے تھے۔

(۴) رسالہ تصوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصطفیٰ الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد دویڑھ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے مناقح گئیں اور اکثر ان کو بعض کم بفاعت لوگوں نے اپنے نام سے

شہرت دیدی گلیات میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام و نشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نور جہاں نے اس کو شیخ کے

تصنیفات میں شریک کرادیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ دو شخص اس کام میں شریک تھے ان کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات

بنائے گئے تھے اور بہ مرف ز رخطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا

معتد مانگی تھا اس نے نور جہاں کے ان خطوں کی نقیوں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا وہ جب ذیل ہے۔

میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سستی علم باجو دراصل خارجی بین اپنی عظمت کا ہمارے علماء کے نسبت زیادہ ڈھکا

بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظ نے اپنی نود فاضلی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کلنگ کا ٹیکا لگے کہ دنیا میں ہمیشہ ان کے

نام پر گایاں پڑتے رہیں۔“

شیخ کے تصنیفات میں گلستاں اور بوستاں کو ان کے کلام کا خلاصہ اور لب لباب

مانا گیا ہے اس لئے ان دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔ شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم کسی قدر خواص کے روزمرہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاہانہ شوخی اور جادو پیدا کرنا اور اس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور قول کا لحاظ رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی افلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعات نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا۔ اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گزرے ہیں اور انہی پر اس کا خاتمہ بھی ہو گیا۔ ظاہر کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستان اور بوستاں سے زیادہ مقبول و مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کڑوڑوں شاگردوں نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشتر نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے انتہا ایڈیشن لوہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اہل علم نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور ان کی بیعت سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہے اسی طرح یورپ میں عزت سے یاد کیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حسن قبول - فصاحت بلاغت تہذیب اخلاق پند و نصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہم گراہی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینی مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیا جائے تو کچھ بچانہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہر کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور ان کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوئی ہو جس کی بنیاد محض افلاقی پند و موغلت پر رکھی گئی ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب - اس کے فقروں کی جربستگی - اس کے الفاظ کی مستحکی - اس کے استعارات کی خیرالت - اس کے تشیلات و تشبیہات کی طرفگی - اور پھر باوجود ان تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور صفائی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا اس لئے جس سلیقہ اس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت وقت اٹھانی پڑی ہوگی - اس میں آپ نے زیادہ تر وہ واقعات لکھے ہیں جو خود ان پر گزرے ہیں یا ان کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے نہیں یا کتابوں میں پڑیں تھیلاً ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل -

(۱) سنے ہوئے واقعات - باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۱۳ و ۱۴ و ۲۶ باب دوم حکایت

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ باب چہارم حکایت ۴ باب پنجم حکایت ۵ -

(۲) دیکھے ہوئے واقعات - باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۳ و ۱۳ و ۱۴

حکایت ۱۶ و ۲۱ و ۲۵ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ و ۱۷ باب ہفتم حکایت ۴ و ۸ و ۱۸۔
 (۳) ذات پر گزرے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۱۰ و ۱۴ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۵
 باب دوم حکایت ۵ و ۷ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۳ و ۳۴
 حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و
 ۱۷ و ۱۸ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۴۔
 اس تمام مجموعہ کو مصنف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اس کے
 مناسب حکایتیں درج کی ہیں۔ ملاحظہ ہو اور ضرر کتاب بریکہ دیباچہ و فائزہ و ہشت باب و ربط و تعلق
 حکایات متعلق ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے۔
 ظاہر علم افلاک کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت ان میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس
 ترتیب کی قدر اس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کر کے ہر ایک
 حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ ان میں درج نہ کئے جائیں اور پھر
 تمام مجموعہ حکایات کو جُدا جُدا بابوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت
 کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور پھر کون سے باب سے۔
 گلستان کا ترجمہ اس وقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج
 کی جاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
لاطینی	جینیس	اسٹروٹ	.	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی	فضل اللہ بن عبداللہ شیرازی	.	.	صرف دو ہی قطعوں کا ترجمہ

نظم کا نظم نشر کا نثر میں ترجمہ	.	مصر	جبریل	۶۰
.	.	.	رشاد بادشاہ پیر اور سلطان عقیدتوں میں دو رائے	ترکی بیک فرچ
.	۶۱۶۳۳	پیرس	گاڈین	"
.	۶۱۷۸۹	.	سیالیٹ	"
.	۶۱۸۳۳	.	ڈیفیری	"
معلقا ویر	۶۱۶۵۳	سینزوک	اونی ایس	جرمن
.	۶۱۸۶۳	.	گراف	"
.	۶۱۶۵۳	اسٹروٹ	.	دوچ
.	۶۱۸۰۸	لنڈن	گلڈون	انگریزی
.	۶۱۸۳۲	"	جیمس راس	"
نظم کا نظم نشر کا نثر میں	۶۱۸۵۲	ہرٹ فورڈ	ایشوک	"
.	۶۱۸۷۳	.	پلاٹس	"
.	۶۱۸۰۷	کلکتہ	جس ڈیوین	"
"	ہندوستان بیرانہ پارک میں وزیری پور میں	میر شیر علی نسو	.	اردو
موسوم پرپٹ باٹیکا	۱۸۸۸	دہلی	پنڈت مہرجی سہا بن	بہاشا
"	۶۱۸۹۱	یہی	تاوہور اور پنڈت	سرہی

بنگالی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ کی خانقاہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشہ شمال و جنوب میں شہر سے ملتا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی مینت و سماجت کے ساتھ راضی کر کے دئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی ان کے تمام افراتاجات اور خانقاہ کے معارف کے منگفل شمس الدین اور خواجہ علاء الدین شیخ کو دو وہیمیاں ہونا ان کے تعقیفات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو صلب کے امیر کی ٹنگی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا (گلستانِ بابِ حکایت ۳۰)۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تاجس کے مرنے کا راج سعدی نے بوستان کے بابِ حکایت ۶۵ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوئی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس خانان تاتار کے حکومت میں اٹھی تھی۔ آپ کے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اس طرح کہی ہے۔

دربارِ معارف شیخ سعدیؒ کہ در دریا ئے معنی بود عواصم۔ مرثیہ شوال روز جو رختی۔ بدان درگاہ رفت از مدو ^{اصلاً} _{جنت}

یکے پر سید سال فوت گفتم۔ ز خاصان بود ازاں تاریخ شد خاص۔

شیخ کا نزار مقام و لکشا سے ایک میل جانب شرق پھاٹک کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور قبر سنگینہ بنی ہوئی ہے جس کا طول چھ فٹ اور عرض اڑھائی فٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عمارت قدیم فرخ خط میں کندہ ہے جس میں شیخ کا اور ان کے تعیضات کا اصل درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چوٹی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خط استغیث میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زند نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک احاطہ بنوایا ہے جو بہمن کے نام سے مشہور ہے۔ اس احاطہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبہیں نصف قد کے لگی ہوئی ہیں۔ پستان کلا رکھنے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹو لگایا ہے جیسا ہے۔ شیخ کے شبہ میں ایک کنگولی ان کے ہاتھ میں ہے اور تیران کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاصی علامت ہے۔

مختصر سوانح عمری حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ

شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے بزرگوں کا ابتدائی مسکن مکہ معظمہ تھا اس لئے ان کا خاندان مکی کہلاتا ہے جب فتوحات عرب کا سیلاب دیگر ممالک کے جانب پہنچا اس وقت شیخ کے بزرگ بھی شیراز میں پہنچے اور وہاں ایسے بس گئے کہ اسی کو اپنا وطن موقوفہ قرار دیا اور اسی وجہ سے شیخ شیرازی مشہور ہیں۔

آپ کے بزرگوں کا پیشہ سپاہیانہ تھا اور ان کو جنگی معاملات میں بڑی دلچسپی تھی جب تک کہ ان کی توجہ ملکی معاملات کی طرف رہی ان کا تمول بہت اچھا رہا اور کل ایران کی تعظیم و عزت کیا کرتا تھا ایران کے پرفضا مناظر اور وہاں کے خوشگوار آب و ہوا اور فرحت افزا مقامات نے ان پر ایسا کچھ اثر کیا کہ وہ فرائض اور اے خدمات فوجی کے متحمل نہ رہ سکے اور مشائخ بن گئے۔

آپ کے دادا کا نام شرف الدین تھا جو دین کے حامی اور بڑے متقی شخص اور صوفیانہ طریقہ رکھتے تھے۔

والد کا نام عبداللہ تھا اور وہ ایک ولی صفت آدمی تھے۔ ان کا طرز معاشرت بالکل تارک الدنیا گروہ سے ملتا تھا۔ ان کو موسیقی میں خوب بہارت تھی۔ خوش گلوا اور ماہر فن تھے۔ حال و حال کے مجلسوں میں شریک ہو کر روحانی لذتیں حاصل کیا کرتے اور ہمیشہ عبادت الہی میں مشغول اور جموع کے روز و عظیمیان کیا کرتے تھے۔ ان کی وعظ و نوبی کا طریقہ ایسا بااثر تھا کہ سامعین ان کے نصیحت آمیز کلام کو ٹنکر سرد مٹھتے تھے۔ ان میں تعصب بالکل نہ تھا۔ سعد ان کا بہت ادب کرتا تھا اور کچھ وظیفہ بھی اپنے

جیب خاص سے مقرر کروا تا تھا تاکہ ان کا کنبہ فارغ البالی سے اپنی زندگی بسر کرے اور وہ خود بھی کبھی کبھی عبد اللہ سے ملا کرتا تھا۔

عبد اللہ کی رسائی دربار فارس تک تھی اور وہاں ان کی بڑی توقیر ہوا کرتی تھی مظفر الدین ٹکلی بن زنگی بعض بعض ملکی معاملات میں ان سے رائے لیا کرتا تھا اور وہ بہت ہی صاحب اور کارگر ہوتی تھی ہرنپد بادشاہا ہتا تھا کہ ان کو اپنا مشیر سلطنت بنا کے اوخلعت وزارت عطا کرے مگر وہ معاملات سلطنت میں پڑنا اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

شیخ کی والدہ (یعنی عبد اللہ کے بی بی) کا نام فاطمہ تھا جو ایران کے ایک رئیس کی بیٹی تھی اگرچہ عبد اللہ کو لڑکیاں تھیں مگر ان کی آرزو ایک ایسے نونہال بچے کے لئے تھی جو ان کے خاندان کے نام کو دنیا سے ٹٹنے نہ دے اور صفہ ہستی پر قائم رکھے۔

سعدی علیہ الرحمہ کی ولادت ۵۷۵ھ ہجری شیراز کے ایک قصبہ میں ہوئی جس کو اُس زمانہ میں طوس کہتے تھے۔ یہ قصبہ شیراز سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔ اہمیت شیراز کا فرماں روا اتنا یک مظفر الدین ٹکلی بن زنگی تھا۔ سعدی کی ولادت سے عبد اللہ کو جو غیر معمولی خوشی ہوئی وہ کہی نہیں جاسکتی کیونکہ ایک زمانہ دراز کے بعد نخل امید باور ہوا تھا۔ آپ کا نام شرف الدین آپ کے دادا کے نام پر رکھا گیا اس عقیدہ سے کہ دادا کی برکت اس نونہال بچے میں آجائے۔

آپ کی پرورش آپ کی بایاقت والدہ نے اعلیٰ درجہ کے مہذب طریقہ پر کی۔ اپنے معصوم مگر ذہین و ہونہار بچہ کے طفلانہ سوالات کا جواب وہ اس عمدگی سے دیتی تھی کہ بچپن ہی میں کہ ابھی کتب میں تعلیم پانے کے لئے بستہ بھی بغل میں نہیں سمبالا تھا بہت سے ضروری باتیں آپ کو اگئیں تھیں۔ یہ جتنی باتیں تھیں وہ عموماً مذہبی یا کسی قدر

بزرگوں کے کارنامے تھے۔

آپ کے ابتدائی معلم با تالیق آپ کے والد عبداللہ تھے جو اپنے نیت جگر کے عادات اطوار اور اخلاق اور گفتار کی بہت سخت نگرانی کرتے تھے اور عیدین وغیرہ میں اور حال و حال کے مجلسوں اور مشایخوں کی صحبت میں لیجایا کرتے تھے۔

جب آپ کا سبب چہ یاسات سال کا ہوا عبداللہ نے آپ کو شیخ مصلح الدین سے شرف کرایا جو دینی اور دنیوی علوم میں علما کے سر تاج۔ صوفی منش۔ حافظ۔ شیخ زمان اور مفتی اول۔ عالم با عمل اور فاضل اکمل تھے کیونکہ خود عبداللہ نے بھی پہلی بیعت انہیں کے ہاتھ پر کی تھی شیخ مصلح الدین۔ سعدی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اپنے گود میں بٹھالیا اور دُعا دی کہ جیسی صورت ظاہری اچھی ہے صورت باطنی بھی جمیل اور حسین ہو۔ سعدی نے قرآن شریف۔ مصلح الدین سے پڑھا تھا اور حفظ بھی انہیں نے کرایا تھا۔ جس وقت سعدی کی عمر گیارہ سال کی ہوئی اس وقت مصلح الدین کا انتقال ہو گیا اور سعدی کا لقب مصلح الدین انہیں بزرگ کے نام پر رکھا گیا۔ سعدی کے والد عبداللہ بھی اسی زمانہ میں بیمار مرض القلب رحلت کر گئے عبداللہ کے انتقال کے بعد سعدی چندے اپنی والدہ کے سایہ شفقت میں رہے۔ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے تک سعدی کو جن چیزوں میں دست گاہ حاصل ہوئی وہ صرف یہ تھے۔

(الف) شیخ مصلح الدین سے قرآن شریف پڑھ چکے تھے اور اس کو عام مجمع میں آزادانہ طور پر بہت ہی خوش الحانی کے ساتھ اور دردا انگیز لہجہ میں پڑھتے تھے۔

(ب) اپنے والد سے کچھ عربی کی صرف و نحو سیکھ لی تھی اور موسیقی کی بھی تعلیم پائی تھی۔

(ج) حدیث اور فقہ اور تفسیر میں مہارت پیدا کر لی تھی اور مذہب کے فردری
سائل سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

(۱۷) گفتگو میں منانت و بنیدگی و عافرجوابی کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔

مگر کسی علم دینی و دنیوی میں کمال حاصل نہیں ہوا تھا۔ چونکہ قاعدہ ہے کہ بزرگوں اور
کالموں کے دیکھنے یا ان کی شہرت اور ذکر خیر سنانے سے ہونہار لڑکوں کے
دل میں خوب جو اُن کی ریس اور پیروی کرنے کا خیال پیدا ہوتا ہے اس لئے سعدی کو
تحصیل علم کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنی زندگی کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کا
خیال کرنے لگے۔

سب سے پہلے آپ جس مدرسہ میں داخل ہوئے وہ شیراز کا مدرسہ عصفیہ تھا
جس کو عصفند اولہ دیلمی نے قائم کیا تھا۔ اس مدرسہ میں اول اول آپ کا استاد
سید ضلی قاری تھا جو ایک اچھا نحوی اور صرفی اور علم ادب میں بھی طاق تھا مگر اُس میں
سعدی نے دو عیب پائے۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنی ہلکاتی ہوئی زبان سے طلباء کو
مطالب مضمون صاف نہیں سمجھا جاسکتا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ اپنے آپ کو
بڑا عالم اور ایک زمانہ کو جاہل جانتا۔ چند روز تک سعدی نے اُس سے عربی
پڑھی لیکن عیوب مرقومہ بالا کے باعث اُس سے متنفر ہو کر وہاں سے علیحدگی
اختیار کی۔

اس مدرسہ میں آپ نے تعلیم تو کسی قسم کی نہیں پائی لیکن شاعر ابنتہ بن گئے
اس وجہ سے کہ مدرسہ عصفیہ میں شعر و شاعری کا چرچا بہت تھا اور وہاں کا ہر
طالب علم کچھ نہ کچھ شوق شاعری کا فرور رکھتا تھا۔ جو اشعار آپ نے اول اول

اس مدرسہ میں کہے وہ محد میں تھے۔ چونکہ شیخ نے سعد زنگی کے عہد میں شعر کہنا شروع کیا تھا اس لئے آپ نے اپنا تخلص سعیدی قرار دیا۔

ایک اور بڑی وجہ مدرسہ عقیدہ کو چھوڑنے پر مجبور ہونے کی یہ بھی تھی کہ اُس وقت وہاں ابتری اور تفرابی بہت پہلی ہوئی تھی۔ اہل شیراز کو دم بھر کے لئے اطمینان نہ تھا۔ مدرسہ عقیدہ کا انتظام ملاؤں کے ہاتھ میں دئے جانے سے ان لوگوں نے فلسفہ مسائیس اور تمام روشن علوم کی تعلیم کو یک نیت موقوف کر دیا تھا اور جو لوگ کہ ان کے سرپرست تھے مثلاً احمدی باستاندلس پر و فیہ طبعات وغیرہ ان کو یا تو زہر ویکر مار ڈالا یا قید کر دیا اور خوب دھوم دھام سے کفر کے فتوے شائع کئے غرض اس گروہ نے وہ وہ مظالم و جور برپا کئے تھے کہ کہا نہیں جاسکتا۔ حکومت کی کمزوری کے باعث شیراز کی رعایا ملاؤں کی زیادتیوں کو برداشت نہ کر کے پہلے اتا ایک ازبک پہلوان اور بعد میں غیاث الدین سے پناہ چاہی اور ان دونوں نے شیراز کو ایسا تاخت و تاراج کیا کہ اُس کی تباہی اور بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ وہ امیر زادے اور نوجوان شہزادے جن سے سعیدی کو محبت تھی تہ تیغ ہو گئے اور ان کے عالیشان عمارتیں ڈھادی گئیں تھیں۔ ہر شخص خسہ حال تھا کوئی کسی کا شریک درد نہیں بن سکتا تھا سب کے سب یگانہ مصیبت میں گرفتار تھے۔ نہ باپ کو بیٹے کی خبر نہ بیٹے کو باپ کی خبر تھی۔ ہر شخص کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ ان حالات سے سعیدی کا دل وطن کی صحبت سے بھر گیا تھا اور وہ اُس کی قابلِ رحم حالت دیکھ نہیں سکتے تھے۔ غرض ایک طرف تو وہاں مندرجہ بالا نے آپ کو مغموم بنا دیا تھا دوسرے طرف اسی پیر آشوب زمانہ میں آپ کے والدہ مشفقہ بھی عالم بقا کو سدھارین۔

ہر چیز کے حالات و وقت ایسے برگشتہ تھے کہ آپ کو تعلیم کی طرف مطلق رجوع ہونے نہیں دیتے۔
 تاہم تحصیل علم کا شوق آپ کے دل میں موج زن تھا اور آپ کی دلی آرزو تھی کہ کسی طرح
 دنیا کے مختلف علوم اور زبان کو سیکھیں۔ اس شوق کی تکمیل کے لئے چند روز تک
 آپ غور کرتے رہے کہ شیراز سے نقل مقام کر کے کہاں جائیں اور کس طرح اپنی مراد پائیں۔
 اگرچہ اس زمانہ میں میٹھا مدرسے بلاد اسلام میں جا بجا کھلے ہوئے تھے جہاں دور
 دور سے طالب علم آکر تحصیل علم کیا کرتے تھے۔ بہرات، نیشاپور، اصفہان، بھرہ اور
 بغداد میں خواجہ نظام الملک طوسی وزیر الپ ارسلان کے بنائے ہوئے مدرسے
 آباد اور معمور تھے ان کے سوا شام، عراق اور مصر وغیرہ میں بھی جا بجا مدرسے جاری
 تھے۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت مدرسہ نظامیہ بغداد نے حاصل کی تھی جس کو
 خواجہ نظام الملک طوسی نے ۵۹۹ھ میں بنوایا تھا۔ اس وقت یہ مدرسہ اس قدر مشہور تھا
 کہ جو علمایا یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے ان کے مستند اور ذی اعتبار
 ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ چونکہ سعدی کا ہوموطن شیخ ابوالسحاق شیرازی
 جس کا علم و فضل شہرہ آفاق تھا مدت تک اس مدرسہ کا متولی رہا اور اس سبب سے
 اہل شیراز کو اس مدرسہ سے ایک خاص نسبت اور لگاؤ بھی تھا اس لئے سعدی
 نے بھی مدرسہ نظامیہ بغداد میں تحصیل علم کرنے کا قطعی تصفیہ کر لیا۔
 سعدی شیریں کلامی رہبر و لغزینری اور مرآت پسندی نے اہل شیراز کے ہر طبقہ
 کے لوگوں کو کیا امر کیا فقرا کی صوفی اسقدر گرویدہ کر لیا تھا کہ انہوں نے سعدی کو
 اپنے اس خیال سے باز رہنے پر بہت کچھ کوشش کی مگر سعدی بڑے قہر سے استقلال
 کے ساتھ یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ۔

فارسی

ماصل در اورو

دلہ از صحبت شیراز بگفت - میرادل شیراز کی صحبت سے تنگ آ گیا اب
 وقت آنت کہ پر کسی خبر از بغدادم - وہ وقت ہے کہ مجھ سے بغداد کا حال پوچھو
 گر چہ حبیب وطن خویش حدیث است میج - اے سعدی وطن کی محبت اگرچہ صحیح بات ہے
 نتوان مرد بہ سختی کہ من اینجا زادم - مگر میں ضرورت سے کہ میں یہاں پیدا ہوا ہوں
 سختی میں مرنا نہیں چاہتا۔

اپنے دوستوں سے رحمت ہو کر ایک قافلہ کے ساتھ بغداد کو روانہ ہوئے۔ آپ کے
 ہمراہ صرف ایک قران شریف تھا جس کو مولانا شیخ مصلح الدین نے یہ وصیت کر کے دیا تھا
 کہ اسکو اپنے پاس سے جدا نہ کرنا اور چند کتابیں جن کو آپ عزیز رکھتے تھے۔ باقی ان
 کُل اپنا سامان بجز نقدی کے جو شاید آپ کے اخراجات سفر کے لئے بھی کتنی تھی یا
 نہیں اپنے رشتہ داروں اور رفیقوں اور دوستوں میں تقسیم کر دیا اور منتر میں
 طے کرتے ہوئے چند فون کے بغداد کے قریب ایک سر میں ٹہرے جو
 دریائے تیگرس کے مغربی کنارے ودین فرسنگ (۶ یا ۹ میل) کے فاصلہ پر
 واقع ہے اور دو سکر روز ایک کشتی پر سوار ہو کر بغداد پہنچے اور وہاں چند روز
 تک علامہ سلطان الدین احمد شیرازی کے مہمان رہے۔

جس زمانہ میں آپ بغداد پہنچے ہیں اس وقت اس شہر کی رونق ویسی تو نہ تھی جیسی کہ ہارون
 کے وقت میں تھی اس وجہ سے کہ حکومت عباسیہ کی ناوکنارے آگلی تھی اور اس کا
 چراغ تھما رہا تھا تاہم شیراز کے مقابلہ میں اس کی حالت بہت اچھی تھی کیونکہ عباسیہ
 کا اخیر خلیفہ مستعصم باللہ ہریر سلطنت پر ممکن تھا اور اس کی ظاہری شان و شوکت

بارون اور ماموں کے عہد کو یاد دلاتی تھی اطراف کے عالم اکابر و اشراف اور
 ہر علم و فن کے ماہر اور اربابِ حرفت و صنعت مدینہ السلام بغداد میں جمع تھے
 تعلیم و تعلم کا سلسلہ جاری تھا اور تجارت کی بھی خوب گرم بازاری تھی۔ اگرچہ شیرازی
 مشہور مشہور لوگوں سے سعدی کی جان پہچان تھی مگر ان کا زیادہ تعلق علامہ سلطان
 احمد شیرازی سے تھا جو کئی سال سے مدرسہ نظامیہ میں پڑھتے تھے۔

مدرسہ نظامیہ اس زمانہ میں ایک مشہور مدرسہ تھا اور اس کی عمارت بڑی
 عالیشان اور اس قدر وسیع تھی کہ اس کے ایک ایک ہال میں ہزار ہا
 طلباء باسانی بیٹھ کر تعلیم پا سکتے تھے اور ہر آٹھویں یا دسویں روز تقریریں اور
 میا جتے ہو کر تے تھے۔ آرائش عمارت و نقش و نگارِ طلائی قابل دید تھا۔ لاکھوں
 روپیہ کا سونا دروازوں پر پھیرا گیا تھا۔ فرش و فرش کا سامان کثرت سے تھا
 ہزاروں جلیں القدر عالم اور حکیم اس مدرسہ میں تعلیم پا کر نکلے تھے جن کے تصنیفات
 اب تک مسلمانوں میں موجود ہیں۔ اس وقت یہ مدرسہ اس قدر نامور تھا کہ جو علماء
 یہاں کے پڑھے ہوئے مشہور ہو جاتے تھے پھر ان کے مستند اور ذی اعتبار
 ہونے میں کسی کو شبہ نہیں رہتا تھا۔ امام ابو حامد غزالی۔ شیخ عراق عبدالقادر بہروردی
 استلالا یہ ابو حامد عماد الدین موصلی اور اور بڑے جلیں القدر عالموں نے اس
 مدرسہ میں تعلیم پائی تھی۔ غرض جس وقت سعدی اس مدرسہ میں داخل ہوئے
 میں اس وقت سات ہزار (۷۰۰۰) طلبہ اس مدرسہ میں تعلیم پاتے
 تھے۔ وہاں کے مدرس بڑے لائق اور قابل شخص تھے اور ہر قسم کے
 علوم بڑی قابلیت اور عمدگی سے پڑھاتے تھے۔ مدرسہ کا ہر ایک طالب علم نسیب

اور شایستگی کے سانچہ میں ڈھلا ہوا تھا۔ ہر ایک جماعت کے لئے معلموں کے سوا ایک ایک اتالیق بھی مقرر تھا جو طلبہ کی چال چلن کی نگرانی کیا کرتا تھا۔ وہاں صرف علوم ہی کا سبق نہیں ہوتا تھا بلکہ تعطیل کے وقت تیر اندازی، بحالہ ہلانا، تلو اور چلانا، گھوڑے کی سواری وغیرہ فنون بھی سکھائے جاتے تھے غیر مالک کے طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ الحاصل چند روز تک علامہ سلطان احمد شیرازی کے یہاں رہنے کے بعد سعدی مدرسہ نظامیہ میں شریک ہوئے اور وہاں ایک وظیفہ بھی آپ کے لئے مقرر ہو گیا۔

اول اول سعدی نے یہاں علم تفسیر پڑھا اور امتحان سالانہ میں ان طلبہ سے جو ساہما سال سے تحصیل کر رہے تھے بہت اچھے رہے۔ اس کے بعد تین سال یا اس سے کم عرصہ میں دینیات سے فارغ ہو کر یورپ کے زبانوں کی تحصیل کی طرف رجوع ہوئے کیونکہ سعدی کو شوق تھا کہ ہر ملک کے طرز معاشرت اور تہذیب کا علم حاصل کریں۔ اس شوق کے پیروی میں آپ نے پہلے لاطینی زبان پڑھی جب وہ خوب آگئی اور اس میں بے تکلف گفتگو کرنے اور لکھنے پڑھنے لگے تو یونانی زبان کی طرف متوجہ ہوئے جو اس زمانہ میں کسی قدر وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھی۔ اس زبان میں آپ کو اتنی قدرت حاصل ہو گئی تھی کہ ہومر کے نظم پر قہقہے نولس لکھدے پھر ہیرینی پڑھی اور اس کو بھی پانی کر دیا۔ اس مدرسہ میں علاوہ مختلف زبانوں کے فزکس، طبیعیات، اسٹریٹوجی (ہیات) اسٹریٹوجی (نجوم)، فلسفہ، منطق، ریاضی، علوم مروجہ بھی تحصیل کئے۔

جملہ اور استادوں کے سعدی کے سب سے زیادہ مشہور اور نامور استاد

علامہ ابو الفرح عبدالرحمن ابن جوزی ملقب بجمال الدین تھے جو حدیث اور تفسیر میں اپنے وقت کے امام مانے جاتے تھے اور بیستار کتابوں کے مصنف تھے۔

سعدی کا قاعدہ تھا کہ وقت مقررہ تک مدرسہ میں تعلیم پاتے اور باقی ماندہ اوقات کو صوفیوں کے وجد انگیز صحبتوں میں بسر کرتے کیونکہ وہ جیسے علوم عقلی کے حاصل کرنے کے شائق تھے ویسے ہی وہ روحانی تعلیم حاصل کرنے اور روحانی قوتوں کے بڑھانے کا بھی بے حد شوق رکھتے تھے۔ اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے آپ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے جو ۱۲۳۲ھ ۶۳۲ھ ہجری میں انتقال کے مرید ہوئے اور ان سے علم تقویٰ اور طریق معرفت و سلوک حاصل کئے۔

سعدی کو پچیس ہی سے سفر و سیاحت کا شوق تھا جب وہ سات یا دس سال کی عمر کے تھے اس کم عمری کے زمانہ میں ہی اپنے باپ عبداللہ کے ساتھ جبکہ وہ قافلہ حج کے شیخ مقرر کئے گئے تھے بیت اللہ شریف گئے۔ یہ پہلا سفر آپ کے لئے گویا سیاحت ہائے آئندہ کے لئے پیش خیر تھا۔ اس سفر میں وہ خوشی خوشی فلکاریاں مارتے ہوئے بعض بعض وقت پایادہ بھی اپنے باپ کی سواری کے اونٹ کی تکمیل پکڑ کر چلتے تھے۔ باوجود منگوسنی کے وہ نہ تو آفتاب کی تازت کی شکایت زبان پر لاتے نہ کبھی اپنے وطن کو یاد کرتے۔ جب قافلہ منزل پر قیام کرتا تو وہ باوجود مسافت و دراز طے کرنے کے آفتابہ ہاتھیں پکڑ اپنے باپ کو وضو کرتے بعض بعض وقت شب بیداری میں بھی وہ اپنے باپ کا ساتھ دیا کرتے۔ اتنے بڑے عظیم اور رحمت سفر میں بھی آپ کی کوشش ہمیشہ یہی رہی کہ کبھی کسندی غالب نہ ہو اور تکان یا سستی نہ معلوم ہو۔ جنگل کے

نا قابل برداشت گرم ہو ا جو موسم گرما میں دو پہر کے وقت چلتی ہے ہونٹوں پر پٹریاں
جمادیتی تھی لیکن شوق کے دہن میں وہ کبھی پست نہیں ہوتے تھے۔ اس سوسے
واپس ہونے کے چند روز بعد ہی سعدی کے والد عبداللہ مرض القلب سے
انتقال کر گئے۔

دو سرفسودہ تھا جب سعدی شیراز سے نکل کر بغداد گئے۔

تیسرا سفر۔ بیت اللہ شریف کے حج کا تھا جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے
ساتھ کیا اس سے پیشتر سعدی نے کبھی بحری سفر نہیں کیا تھا یا این ہمہ اول ہی
اول جوں ہی آپ نے ناو میں قدم رکھا آپ کو بحری تروتازہ ہواؤں کے جمو کوں سے
زیادہ فرحت حاصل ہوئی جب کبھی دریا کی موجوں سے صورت بچنے کی معلوم ہوتی تو آپ
بڑے دلیری کے ساتھ کام لیتے شکستہ خاطر نہو جتے کیونکہ راہ میں دو بار آپ کو
طوفان سے سابقہ پڑا تھا۔

حج سے فارغ ہو جانے کے بعد شیخ شہاب الدین سہروردی کا خیال بغداد واپس
ہونے کا نہ تھا اس لئے سعدی اپنی روحانی مرشد سے اجازت لیکر مہر چلے گئے
چونکہ وہاں اس وقت تک ملکی زبان عبرانی تھی سعدی نے وہاں تقریباً دیرہ برس
قیام کر کے یہودیوں سے عبرانی پڑھی اور اس زبان میں مہارت حاصل کر کے وہاں سے
شام چلے گئے مگر وہاں ژانی جھگڑے پھیل رہے تھے اس لئے وہاں کے
خونی نظاروں کو دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ من بعد ایک عرصہ تک ایران۔ عرب۔ شام۔ دمشق
ایشیاے کوچک۔ بربر۔ اسپین۔ اٹیلی۔ آرمینہ۔ ہندوستان (۱۲۲۲ھ) (۱۲۲۳ھ) (۱۲۲۴ھ)
چین کی سیاحت کرتے رہے۔ یعنی آپ نے عرب کا ایک ایک کو دور پھوٹا

مستعدی بار پاپیادہ ج کئے۔ آفریقہ کے معلوم حصص میں خوب پھرے اور وہاں کے دلچسپ حالات قلب بند کئے۔ چین کے ضلع ضلع میں گشت لگایا اور ان کی طرز معاشرت بود و باش ممالک اور شہروں کا نقشہ اپنے ضخیم سفر نامہ میں نہایت عمدگی سے لکھا۔ جہاوی جنگی کو بھی آپ نے اپنے انکوں سے دیکھا۔ یورپ کے ان حصوں کو بھی ملاحظہ کیا جو اُس وقت ہند بھارت تھے۔ ہندوستان بھی وہ دوا یکبار آئے تھے آپ نے اپنی زندگی کا تقریباً ایک ثلث حصہ (۱۶۲۵ء سے ۱۶۵۵ء تک) جو سیاحت میں گزارا وہ کسی کی اعانت و امداد پر نہیں بلکہ ہمیشہ بے سروسامانی اور متوکل درویشوں کی طرح۔ ان سیاحتوں میں آپ کو بڑے بڑے مصائب و اٹھانی پڑیں۔ بہت سے صحرائے تن و دق پاپیادہ طے کئے اور وہ مصائب اٹھائے کہ ان کو سننے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ برسوں قزاقوں کی غلامی کی اور مدتوں عیسائیوں کے جیلخانہ میں رہے۔

ایکبار آپ نے اہل دمشق سے ناراض ہو کر بیابان قدس یعنی فلسطین کے جنگلوں میں رہنا اختیار کیا تھا اور آدمیوں سے مینا بننا چھوڑ دیا تھا۔ آخر وہاں کے عیسائیوں نے آپ کو پکڑ کر قید کر لیا اُس وقت مشرقی تریپولی میں شہر کے استحکام اور حفاظت کے لئے خندق تیار ہو رہی تھی اور یہودی اسپروں سے دجن کو یورپ کے عیسائی بلگریا اور ہنگری وغیرہ سے گرفتار کر کے ساتھ لائے تھے (مزدوری کا کام لیا جاتا تھا۔ شیخ کو بھی یہودیوں کے ساتھ خندق کے کام پر لگایا گیا مدت کے بعد قلب کا ایک معذرا آدمی جو شیخ کا واقف کار تھا اُس طرف سے گذرا اور شیخ کو پہچان کر اُس نے پوچھا کہ یہ کیا حالت ہے شیخ نے کچھ درد انگیز

اشعار پڑھے اور یہ کہا کہ خدا کی قدرت ہے جو شیخ بچانوں سے کوسوں جاگتا تھا وہ آج بچانوں کے پنجہ میں گرفتار ہے۔ رئیس صلب کو ان کے حال پر رخم آیا اور دس دینار دیکر شیخ کو قید فرنگ سے چھوڑا یا اور اپنے ساتھ صلب میں لے گیا اس کی ایک بیٹی ناکتھا تھی شیخ کا نکاح سو دینار مہر مقرر کر کے اس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ مدت وہاں گزری مگر بیوی کی بد فراہمی اور زباں درازی سے شیخ کا دم ناک میں آگیا ایسا رائس نے شیخ کو یہ طعنہ دیا کہ کیا آپ وہی نہیں ہیں جن کو میرے باپ نے دس دینار دیکر خریدا ہے شیخ نے کہا۔ ہاں بیشک میں وہی ہوں۔ دس دینار دیکر مجھے خریدا اور سو دینار پر آپ کے ہاتھ بچا۔ شیخ نے سعد زنگی کے (جو چھٹی صدی کے آخر میں تحت نشیں اور ۶۳۳ھ ہجری میں فوت ہوا) ابتدائی حکومت میں تحصیل علم کے لئے ترک وطن اختیار کیا تھا اس وقت آپ نے شیرازی کی حالت نہایت ابر و خراب دیکھی تھی یعنی آنا بک ازبک پہلوان اور سلطان غیاث الدین کے حملے اور شہر کا ناختم و تاراج ہونا اپنے آنکھ سے دیکھ لیا تھا مگر جب سعد زنگی کا بیٹا قلعہ خاں ابو بکر (۱۲۲۲ھ - ۱۲۳۳ھ) اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اس نے فارس کو جو دو سو برس سے موثر آفات و حوادث تھا چند روز میں سرسبز و شاداب کر دیا اور اس کے نویوں اور نیکن میوں کا شہرہ دور و نزدیک برابر ہوا اور وطن کا بھی اشتیاق مد سے گزر گیا اور وطن میں قرار واقعی امن ہو گیا تب سعدی (جو بہت ضعیف ہو چکے تھے یعنی جن کی عمر تتر سال کی ہو چکی تھی) شام سے عراق اور عجم ہوتے ہوئے اور اصفہان ٹہرتے ہوئے شیرازی میں (۱۲۵۵ھ - ۱۲۵۶ھ) داخل ہوئے

مگر ابو بکر کے دربار میں بہت کم جاتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ شیخ میں علم و فضل
 شاعری - لطیف گوئی و بذلہ سنجی فقر و درویشی وغیرہ کے اکثر صفات ایسے جمع تھے
 کہ ان کے سب سے انکا مرجع خلائق بنا ایک فروری امر تھا۔ قطع نظر اسکے
 شیخ کا اصلی مقصد ہمیشہ سے یہ ہوا کرتا تھا کہ بادشاہوں اور عالموں کے پانچوں
 پر خوردہ گری کریں۔ ریاکار فقیروں اور جاہل درویشوں کی قلعی کھولیں اور اسی طرح
 اور بہت سے مفید خیالات اپنے نظم و نثر میں ظاہر کریں اور ابو بکر اہل علم کے
 مرجع خلائق بننے سے ہمیشہ خائف رہتا تھا۔ البتہ سعد بن ابوبکر کو سعدی سے ارادت
 و عقیدت تھی جس کے نام گلستان لکھی گئی اور جس کا نہایت دردناک مرتبہ شیخ کے
 کلیات میں موجود ہے شیخ کا تمام کلام نظم - نثر - فارسی اور عربی جو اس وقت
 متداول ہے اور جس کو شیخ علی ابن احمد ابن ابی بکر نے (۶۳۲۶ - ۶۳۳۲ / ۱۲۶۴ - ۱۲۷۰)
 شیخ کے وفات سے بیالیس برس بعد علی الترتیب جمع کیا ہے حسب تفصیل
 ذیل ہے۔

- (۱) نثر میں چند مختصر رسالے جن میں سلوک اور تقویٰ کے مضامین اور نثرانوں
 وغیرہ کے حکایتیں اور لوگ و حکام کے لئے نصیحتیں لکھی ہیں۔
- (۲) گلستان جو ۶۹۵۶ھ میں تصنیف ہوئی۔
- (۳) بوستان جو ۱۲۵۴ھ میں تصنیف ہوئی۔
- (۴) پندنامہ (جس کو عرف عام میں گریا کہتے ہیں)
- (۵) قصائد فارسی جن میں مرثیے - ملامت - مثلثات اور ترمیمات بھی شامل ہیں۔
- (۶) قصائد عربیہ۔

(۷) غزلیات کا پہلا دیوان موسوم بہ طیبات -

(۸) - دوسرا دیوان موسوم بہ بدائع -

(۹) - تیسرا دیوان موسوم بہ خواتیم -

(۱۰) غزلیات قدیم جو غالباً عنوان شباب کے لکھے ہوئے ہیں -

(۱۱) مجموعہ موسوم بہ صاحبیہ جس میں شیخ نے قطعاً ثنویات رباعیات

اور مفردات کو خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے فرمایش سے ایک

جگہ جمع کر دیا ہے -

(۱۲) مطالبات و ہزلیات -

مگر یہ کہنا کہ شیخ کے تصنیفات اس سے بڑھ کر نہیں ہیں محض لاعلمی ہے اس وجہ

سے کہ تصنیفات ذیل بھی شیخ ہی کے مستفہ ہیں -

(۱) تاریخ شہداء حکومت سلاطین عباسیہ - یہ کتاب آٹھ جلدوں

میں ہے اور اس میں اول سے آخر تک ان کا تفصیلی حال خوب شرح و بسط

سے لکھا گیا ہے اور ہاروں اور ناموں کے سلطنت و انتظامی معاملات

اور ان کے علم و فضل کی کیفیت اس میں بہت وضاحت کے ساتھ درج ہے

اس تاریخ کا ترجمہ ۱۱۸۱ھ میں بزبان لاطینی پہلے ویوڈ ہونی نے کیا تھا اس کے

بعد ایسڈن نے بمقام پیرس ۱۱۸۱ھ میں ترجمہ کیا بعد ازاں اور بھی زبانوں میں

اس کے ترجمے ہوئے -

(۲) حالات جزائر آفریقہ جس کے چار جلد ہیں -

(۳) ایک لاجواب کتاب ان ہستیاتی مشاہدات پر ہے جو شیخ نے ہندوستان میں

کے تھے۔

۳) رسالہ تقوف جو شیخ نے اپنے باپ کے پیر شیخ مصلح الدین کی یادگار میں تحریر کئے تھے اس کا بھی ترجمہ مختلف زبانوں میں ہوا ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ شیخ کے تصنیفات کی تعداد و پیرہہ سو (۱۵۰) سے بڑھی ہوئی تھی ان میں بہت سے مقالہ نگین اور اکثروں کو بعض کم بصاعت لوگوں نے اپنے نام سے شہرت دیدی کتبائت میں جو کتاب کہ ہزلیات کے نام سے شریک ہے اس کا نام و نشان تک پہلے شیخ کے تصنیفات میں نہ تھا نور جہاں نے اس کو شیخ کے تصنیفات میں شریک کرادیا۔ علی نقی اور علی حیدر یہ وہ شخص اس کام میں شریک تھے ان کے اور نیز ایک اور بڑی جماعت کے کوشش اور مشورہ سے یہ ہزلیات بنائے گئے تھے اور بہ مرف زرعطیر اس کی نقل کرائی گئی اور مختلف ممالک میں تقسیم کئے گئے۔ ملا حمید الدین سیالکوٹی جو لاہور میں عالمگیر کے بیٹے بہادر شاہ کا مقدمات نگینی تھا اس نے نور جہاں کے ان خطوں کی نقلیں بڑے حکمت سے حاصل کیا جو اس واقعہ کے متعلق تھے۔ جو مضمون ان خطوں میں لکھا تھا وہ جب ذیل ہے۔

میں چند باتوں میں مشورہ کرنا چاہتی ہوں اور میری غرض یہ ہے کہ سستی علم ساجو دراصل خارجی میں اپنی عظمت کا ہمارے علمائے کرام کے نسبت زیادہ ڈھکا بجایا ہے خصوصاً شیخ سعدی اور حافظ نے اپنی نمود و نامی پیدا کر لی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان کے نام کے ساتھ کچھ ایسا کھنگ کاٹیکا لگے کہ دنیا میں ہمیشہ ان کے نام پر گالیاں پڑتے رہیں۔

شیخ کے تصنیفات میں گلستان اور بوستان کو ان کے کلام کا خلاصہ اور تلباب

مانا گیا ہے اس لئے ان دونوں کتابوں میں جو جو خوبیاں ہیں وہ ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔ شیخ کے زمانہ تک فارسی نثر لکھنے کی کوئی عام شاہ راہ مقرر نہیں ہوئی تھی۔ اکثر سیدھی سادی عبارت روزمرہ اور بول چال کے موافق لکھی جاتی تھی یا اہل علم کسی قدر خواص کے روزمرہ میں تحریر کرتے تھے مگر شاعرانہ شوخی اور جادو پیدا کرنا اور اس کے فقروں میں ایک خاص قسم کے وزن اور قول کا لحاظ رکھنا جاری نہیں ہوا تھا۔ خصوصاً کوئی اخلاقی کتاب عمدہ نثر میں شیخ کے زمانہ تک ایسی نہیں لکھی گئی تھی جس میں اخلاق کا بیان واقعات نفس الامری کے ضمن میں کیا گیا۔ اس قسم کے طرز تحریر نثر کا موجد شیخ ہی ہو گزرے ہیں اور انہی پر اس کا خاتمہ بھی ہو گیا۔ ظاہر کوئی کتاب فارسی زبان میں گلستان اور بوستان سے زیادہ مقبول و مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران۔ ترکستان۔ تاتار۔ افغانستان اور ہندوستان میں ان دونوں کتابوں کی تعلیم ساڑھے چھ سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انہیں پڑھایا اور کڑوڑوں شاگردوں نے انہیں پڑھا۔ ان کے بیشتر نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے انتہا ایڈیشن لوہے اور پتھر پر چھاپے گئے۔ مشائخ اہل علم نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ منشیوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت کے آگے سر جھکایا اور ان کی شجاعت سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور رہا اسی طرح یورپ میں عزت سے پیا جاتا ہے۔

اگرچہ یہ دونوں کتابیں حسن قبول - فصاحت بلاغت تہذیب اخلاق پند و نصیحت اور اور اکثر خوبیوں کے لحاظ سے باہم گرا ایسی مشابہت رکھتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا مشکل ہے لیکن اگر بعض وجوہ سے گلستاں کو بوستاں پر ترجیح دیا جائے تو کچھ بجا نہیں ہے کیونکہ فارسی نثر میں ظاہر کوئی کتاب شیخ سے پہلے اور ان کے بعد ایسی نہیں لکھی گئی جو گلستاں کے برابر مقبول ہوئی ہو جس کی بنیاد محض اخلاقی پند و موعظت پر رکھی گئی ہے۔

گلستاں کے ابواب کی عمدہ ترتیب - اس کے فقروں کی جربستگی - اس کے الفاظ کی سٹستگی - اس کے استعارات کی خیرات - اس کے تشبیحات و تمثیلات کی طرفگی - اور پھر باوجود ان تمام باتوں کے عبارت میں نہایت سادگی اور معنائی اسباب پر دلالت کرتی ہے کہ شیخ نے اپنی عمر عزیز کا ایک معتد بہ حصہ اس کے تصنیف میں صرف کیا تھا اور اس کی تنقیح و تہذیب میں اپنے سلیقہ اور فکر سے پورا پورا کام لیا اس لئے جس سلیقہ اس کی ترتیب شیخ نے کی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انکو اس کام میں بہت وقت اٹھانی پڑی ہوگی - اس میں آپ نے زیادہ تر وہ واقعات لکھے ہیں جو خود ان پر گذرے ہیں یا ان کے سامنے پیش آئے ہیں اور ہر ایک بات کی تکمیل کے لئے کسی قدر حکایتیں ایسے بھی لکھی ہیں جو کسی سے سنیں یا کتابوں میں پڑیں تیسرا ملاحظہ ہوں گلستاں کے ابواب و حکایات ذیل -

(۱) سنے ہوئے واقعات - باب اول حکایت ۱ و ۳ و ۱۳ و ۲۱ و ۲۶ باب دوم حکایت

۳ و ۲۲ و ۲۸ باب چہارم حکایت ۷ باب ششم حکایت ۹ باب ہفتم حکایت ۷ -

(۲) دیکھے ہوئے واقعات - باب اول حکایت ۵ باب دوم حکایت ۲ و ۳ و ۱۳ و ۱۴

حکایت ۱۶ و ۲۱ و ۲۵ و ۲۸ باب پنجم حکایت ۳ و ۹ و ۱۶ و ۱۷ باب ہفتم حکایت ۲ و ۸ و ۱۸۔
 (۳) ذات پر گزرے ہوئے واقعات۔ باب اول حکایت ۱۰ و ۱۲ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۵
 باب دوم حکایت ۵ و ۶ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۱۹ و ۲۳ و ۲۵ و ۲۶ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲
 حکایت ۱۸ باب چہارم حکایت ۱ و ۹ و ۱۰ باب پنجم حکایت ۶ و ۸ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ و ۱۵ و
 ۱۸ و ۱۹ باب ششم حکایت ۱ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ ہفتم حکایت ۱۱ و ۱۴ و ۱۹۔
 اس تمام مجموعہ کو مصنف نے (۸) باب پر تقسیم کیا ہے اور ہر ایک باب میں اس کے
 مناسب حکایتیں درج کی ہیں۔ لاکھ بروجہ و برصیر کتاب بریکہ دیہاچہ و فائقہ و ہشت باب و ربط و تعلق
 حکایات متعلق ہر باب جو اس کتاب کے دیباچہ کے بعد لکھی گئی ہے۔
 ظاہر علم افلاک کی کوئی فرع ایسی نہیں ہے جو بقدر ضرورت ان میں بیان نہ کی گئی ہو۔ اس
 ترتیب کی قدر اس وقت معلوم ہو سکتی ہے کہ اصل حکایتوں کو نامرتب کر کے ہر ایک
 حکایت سے جو نتیجے استخراج کئے گئے ہیں وہ ان میں درج نہ کئے جائیں اور پھر
 تمام مجموعہ حکایات کو جہد اجدابا بوں پر تقسیم کر دیا جائے اور پوچھا جائے کہ وہ حکایت
 کون سے باب سے علاقہ رکھتی ہے اور یہ کون سے باب سے۔
 گلستان کا ترجمہ اس وقت تک جن زبانوں میں ہوا ہے ان کی تفصیل ذیل میں درج
 کی جاتی ہے۔

نام زبان جس میں ترجمہ ہوا	نام مترجم	مقام جہاں ترجمہ ہوا	سنہ	کیفیت
لاطینی	جینٹس	امسٹرڈم	.	اصل کتاب معہ حواشی کا ترجمہ
عربی	فضال اللہ بن عبدالرشید	.	.	صرف دو ہی قطعوں کا ترجمہ

۲۰	جبریل	مصر	۰	نظم کا نظم نشر کا نثر میں ترجمہ
۲۱	رشاد بادشاہ برادر سلطان عبدالحمید شاہ دور آید	پیرس	۶۱۴۳۳	۰
۲۲	گاڈین	۰	۶۱۴۸۹	۰
۲۳	سیمائیٹ	۰	۶۱۸۳۳	۰
۲۴	ڈیفیری	۰	۶۱۸۵۸	۰
۲۵	اولی ایس	سینزوک	۶۱۶۵۳	معلقا ویر
۲۶	گراف	۰	۶۱۸۶۳	۰
۲۷	۰	اسٹروٹ	۶۱۶۵۳	۰
۲۸	گلیڈون	لنڈن	۶۱۸۰۸	۰
۲۹	جمیس راس	۰	۶۱۸۳۲	۰
۳۰	ایشوک	ہرٹ فورڈ	۶۱۸۵۲	نظم کا نظم نشر کا نثر میں
۳۱	پلاٹس	۰	۶۱۸۷۳	۰
۳۲	جس ڈیولین	کلکتہ	۶۱۸۰۷	۰
۳۳	میر شیر علی شاہ	ہندوستان	۰	بیراز مار کوئیں ولزی ویرا کوئیں
۳۴	پنڈت مہرجی	دہلی	۱۸۸۸	موسوم پرپشپ بائیکا۔
۳۵	تادہورا اوکس	بیبی	۶۱۸۹۱	۰
۳۶	۰	۰	۰	پشپ ون

بنگلہ گی اور گجراتی میں بھی اس کا ترجمہ ہونا سنا گیا ہے۔

شیخ کی فائقہ جو ایک پہاڑ کے نیچے گوشہ شمال و مغرب میں شہر سے ملا ہوا ہے

وہ خواجہ شمس الدین صاحب دیوان کے روپ سے سعدی کی زندگی ہی میں بنی جس کے لئے صاحب دیوان موصوف نے پچاس ہزار دینار شیخ کو بہت ہی مہنت و کاجت کے ساتھ راضی کر کے دئے تھے۔ آخر عمر تک شیخ وہیں عزت نشیں رہے۔ جب سے کہ شیخ نے سفر ترک کر کے شیراز میں اقامت اختیار کی ان کے تمام افراتبات اور فاقہا کے مصارف کے تکفل شمس الدین اور خواجہ غلام الدین شیخ کو دو بیبیاں ہونا ان کے تعینات سے ظاہر ہوتا ہے ایک وہ جو حلب کے امیر کی لڑکی تھی جس کا ذکر اوپر ہو چکا (گلستانِ بابِ حکایت ۳۰)۔ دوسری وہ جس کے بطن سے ایک لڑکا تھا جس کے مرنے کا رنج سعدی نے بوستان کے بابِ حکایت ۵۶ میں کیا ہے۔

شیخ کی وفات شیراز میں واقع ہوئی جبکہ اتابکان فارس کے خاندان کا خاتمہ ہو چکا تھا اور ولایت فارس خانان تاتار کے حکومت میں اٹھی تھی۔ آپ کے وفات کی تاریخ کسی شاعر نے اسطرح کہی ہے۔

دربارِ معارف شیخ سعدیؒ کہ در دریا ئے معنی بود عواصم۔ میرشوال روز جو ر خوشی۔ بدان درگاہ رفت اندوختی ^{اصلاً}

یکے پر سید سال فوت گفتم۔ ز خاندان بود ازاں تاریخ شد قاص۔ ^{۴۹۱ ہجری}

شیخ کا ناز مقام و کشادگی سے ایک میل جانب شرق پھاٹک کے نیچے واقع ہے۔ عمارت اس کی بہت بڑی اور مربع ہے اور تبرنگیندنی ہوئی ہے جس کا طوں چپہ ڈٹ اور عرض اڑھائی ڈٹ ہے قبر کے تمام ضلعوں پر کچھ عبارت قدیم فرسخ خطی میں کندہ ہے جس میں شیخ کا دوران کے تعینات کا محل درج ہے قبر ایک سیاہ رنگ کے چونی قبر پوش سے جس پر سنہری کام ہے ڈھکی رہتی ہے اور اسپر شیخ ہی کا ایک شعر خفاستعلیق میں لکھا ہوا ہے۔

کریم خان زرنہ نے اپنی حکومت میں شیراز کے قریب ایک املاہ بنوایا ہے جو ہفتن کے نام سے مشہور ہے۔ اس املاہ کے دروازہ پر شیخ سعدی اور حافظ کے شبہین نصف قد کے لگی ہوئی ہیں۔ کپستان لارکھنے جو بوستان کا انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ اس میں شیخ کے اس تصویر کا فوٹو گراف بھی چھپا ہے۔ شیخ کے شبہ میں ایک کٹھول ان کے ہاتھ میں ہے اور تیز ان کے کندھے پر ہے جو کہ اس ملک کے سفر کرنے والوں کی خاص علامت ہے۔

صفحہ نمبر	تقریب	غلام مضمون	صفحہ نمبر
		مہر نہیں رہتا۔	
۲۲	۱۰۹	آزار اور تکلیف نہ پہنچانے کی وجہ سے ہنسا کو دوسرے جانوروں پر شرف ہے۔	۱۱
۱۵۳	۶۳۳	آسان ہے زندہ کو مردہ کرنا مگر مردہ کو زندہ نہیں کر سکتے۔	۱۲
۱۰۸	۴۵۴	استاد اگر بچوں کی تادیب نہ کریگا تو لڑکے کھیل کود میں خراب ہو جائیں گے۔	۱۳
۱۰۹	۴۵۵	استاد کی سختی باپ کی محبت سے اچھی۔	۱۴
۹۳	۳۹۵	آفتاب کی عظمت نہیں گھٹتی اگر چہ کلا ڈرون میں آفتاب کو نہ دیکھے۔	۱۵
۲۶	۱۳۷	اقبال مندوں کی تعریف کی جاتی ہے مگر جب روال آجاتا ہے تو ان کی ہانچ کرتے ہیں۔	۱۶
۲۳	۱۱۰	آگ آتش پرست کو بھی جلا کے بغیر نہیں جھوڑتی۔	۱۷
۱۱۳	۴۷۴	اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو وہ امد دیو الہ کا نقش دونوں برابر ہے۔	۱۸
۱۳۲	۵۳۹	آگ کو بجھا سکتا ہے تو بھڑکنے کے قبل بجھا دے۔	۱۹
۱	۳	اندر تھالے اپنے بندوں کے گناہوں کو ظاہر نہیں کرتا اور قصور کرنے پر بھی روزی دے جاتا ہے۔	۲۰
۲	۵	اندر تھالے کا حکم جاننا لانا انصاف سے بعید ہے۔	۲۱

صفحہ نمبر	اقوال	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		جبکہ چاند اور سورج وغیرہ تیرا رزق مہیا کرنے کیلئے سرگرداں ہیں۔	
۱	۱	اللہ تعالیٰ کا شکر یہ کسی سے ادا نہیں ہو سکتا۔	۲۲
۲	۶	اللہ تعالیٰ کی بخششوں کو دیکھو کہ بندہ تو گناہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	۲۳
۲۴	۱۳۱	اللہ تعالیٰ کے لئے ہی کریمی سزا دار ہے کہ قصور والہ کا رزق برقرار رکھتا ہے۔	۲۴
۱۴۵	۷۲۰	اٹھ تلے (بندوں کا) قصور دیکھ کر بھی خطا پوشی کرتا ہے اور ہمسایہ نہیں دیکھتا اور شور مچاتا ہے۔	۲۵
۲	۷	اللہ تعالیٰ کی حقیقت جن کو معلوم ہو چکی پھر ان کا کوئی حال معلوم نہ ہوا۔	۲۶
۶۲	۲۷۷	آمدنی کا کچھ حصہ بطور زکوٰۃ دیا کر۔	۲۷
۲۰	۱۰۰	امید دلا کر نا امید نہ کر دینا چاہئے۔	۲۸
۲۷	۱۳۰	امیروں کے گھربے وسیلے کے مت جا۔	۲۹
۷۶	۳۳۳	ہیئر کو جنگل میں بھی گھر کا آرام ملتا ہے۔	۳۰
۱۰۳	۷۱	اندھا خود نہ دیکھ سکے تو آفتاب کی روشنی کا کیا قصور ہے	۳۱
۱۴۴	۷۱۶	اندھیری رات عبودت کرنے والوں کے حق میں مثل روز روشن کے ہوا کرتی ہے۔	۳۲

صفحہ نمبر	تہذیب	خلاصہ مضمون	پہلی
۵۹	۲۶۶	انسان نہیں جس میں آدمیت نہ ہو خواہ کیسا ہی وہ جوانزد کیوں نہ ہو۔	۳۳
۵۸	۲۶۳	انسان نہیں جس میں خاکساری نہ ہو۔	۳۴
۱۱۴	۴۶۱	انسان نہ کہنا چاہیے اگر اُس میں عقل و ادب نہ ہو لگو چاہیں سال کا کیوں نہ ہو۔	۳۵
۱۱۴	۴۶۲	انسانیت اور اعلیٰ جوانزدی احسان کرنے ہی میں ہے۔	۳۶
۱۸	۹۱	انصاف کر اور داد خواہوں کی داد سن ورنہ انصاف کا ایک دن تو مقرر ہی ہے۔	۳۷
۱۲۳	۵۰۶	اوتے لے اگر موتی ہو جائیں تو موتی کی قدر نہیں رہے گی	۳۸
۱۱۶	۴۸۱ ۴۸۳	اہم کاموں پر تجربہ کار آدمی کو بھیجنا چاہیے۔	۳۹
ب			
۱۰۶	۴۴۸	باپ کی میراث اگر چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکو۔	۴۰
۷	۴۴۳	بات ابھی نہ کہے تو افسوس ہے جب بادشاہ اُس کی بات سنا ہو۔	۴۱
۶۴	۲۸۲	بات اُس وقت کرنا چاہیے جب کہ چپ بیٹھنے سے نقصان کا اندیشہ ہو۔	۴۲
۸۸	۳۷۸	بات اگر ابھی بھی ہو تو ایک بار سے زیادہ نہ کہنا چاہیے۔	۴۳

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۳	۵۴۵	بات اگر دیوار کے سامنے بھی کرو تو سوچ سمجھ کر دو۔	۴۴
۸۸	۳۸۰	بات اُس وقت تک نہ کرنا چاہیے جب تک کہ سب لوگ خاموش نہ ہوں۔	۴۵
۱۳۱	۵۳۶	بات جو عام طور پر کہنے کی نہ ہو اس کو پوشیدہ بھی نہ کہو۔	۴۶
۱۴۱	۵۸۳	بات چیت کی اصلاح اُس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک کوئی شخص عیب ظاہر نہ کرے۔	۴۷
۱۲۹	۵۲۷	بات چیت میں شیریں کلامی خوش خلقی اور کبھی کبھی خشکی بھی ضرور ہے۔	۴۸
۱۳۲	۵۴۱	بات دو دشمنوں میں ایسی کر کہ اگر وہ دوست بن جائیں تو تجھے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔	۴۹
۱۳۳	۵۴۲	بات (دوستوں کے ساتھ کیوں نہ ہو) آہستہ کر تاکہ دشمن نہ سن سکے۔	۵۰
۱۰۷	۴۴۹	بات سوچ سمجھ کر اور حرکت پسندیدہ کرنی چاہیے خصوصاً بادشاہوں کو۔	۵۱
۶۵	۲۵۴	بات کرنے سے پہلے سوچنا اور اچھی بات کرنی چاہیے۔	۵۲
۴	۱۶	بات کرنے کا جب موقع ہو تو خاموش نہ رہنا چاہیے۔	۵۳
۴	۱۴	بات کرنے کی قدرت جب تک ہے ہنسی خوشی سے بات کر۔	۵۴

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ
۸۷	۲۷۲	بات کرنا ہو تو کسی دیسل کے ساتھ کرورنہ چپ رہو۔	۵۵
۱۲۰	۵۷۸	بات کرنے کا ارادہ اُس وقت کر کہ جب اثر پذیر ہو۔	۵۶
"	"	بات کرنے کی قدرت جو انسان میں ہے وہ ایک اعلیٰ صفت ہے اُس کو بیکار نہ کر۔	۵۷
۱۴۶	۶۰۲	بات کرو تو سمجھدار آدمی کی طرح ورنہ حیوان کی طرح خاموش رہو۔	۵۸
۱۷۱	۷۰۴	بات کو نہ سمجھنے والا جو اب سے رنجیدہ ہوا کرتا ہے۔	۵۹
۹	۴۲	بات کئے بغیر آدمی کی لیاقت ظاہر نہیں ہوتی۔	۶۰
۳۳	۱۵۴	بات بیٹھی کیا کر اگر تو سخت کلامی ستنا نہ چاہتا ہو۔	۶۱
۱۷۱	۷۰۵	بات ہی نہ کر جب تک کہ تجھ کو اپنی بات کے اچھے ہونیکا اطمینان نہ ہو۔	۶۲
۸۸	۳۷۹	باتوں میں دوسرے کے دخل نہ دینا چاہیے۔	۶۳
۱۰	۵۰	بادشاہ اگر سات اعلیم کا بھی مالک ہوگا تو بھی ادرملکوں کے لینے کی حرص کریگا۔	۶۴
۱۵	۷۶	بادشاہ اگر ظلم و زیادتی کرتا ہو تو وہ بادشاہت نہیں ہو سکتا۔	۶۵
۳۸	۱۳۶	بادشاہ اگر اپنی رعیت سے ایک سیب لےگا تو اُس کے عازم درخت ہی کو جڑ پیر سے اُکھیر ڈالیں گے۔	۶۶

صفحہ نمبر	تقریب نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۶	۱۷۲	بادشاہ اگر دن کو رات کھے تو کہتا چاہیے کہ چاند اور تار کے بھی نکلے ہیں۔	۶۷
۷۸	۳۳۱	بادشاہ اگر دو سر لاک میں جائیگا تو بھوکا رسیدیگا دینے نہی کے باعث	۶۸
۲۸	۱۳۷	بادشاہ اگر ظلم کر کے آدھا بھی انڈا لیگا تو اس کی فوج ہزاروں مرغوں کو بھون ڈالیگی۔	۶۹
۱۷۴	۷۱۸	بادشاہ بدخصلت سے نیک خصلت فقیر اچھا۔	۷۰
۱۵	۷۴	بادشاہت کیا چاہتا ہے تو لشکر کو اپنے جان کے برابر پر درکش کر۔	۷۱
۹۰	۳۸۵	بادشاہ جن پر بہر بان رہتا ہے اس کے برے حرکات بھی بھلے سمجھے جاتے ہیں۔	۷۲
۳۴	۱۶۴	بادشاہ رعیت کی حفاظت کے لئے ہے رعیت یا بادشاہ کی حفاظت کے لئے نہیں۔	۷۳
۱۶۱	۷۷/۷۹	بادشاہ جو زیر دستوں پر ظلم کرتا ہو اس کا دوست بھی معیبت کے زمانے میں زبردست دشمن بن جائیگا۔	۷۴
۱۲۸	۵۲۴	بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے زیادہ تر محتاج ہوتے ہیں۔	۷۵
۱۷۸	۷۳۲	بادشاہ - قاضی اور کو قوال کس لئے ہوتے ہیں۔	۷۶

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۹۰	۳۸۵	بادشاہ کا عتاب جس پر ہوتا ہے اس کو اُس کے گھر کے لوگ بھی نہیں پوچھتے۔	۷۷
۲۸	۱۳۸	بادشاہ کے خوش کرنے کے لئے خلق اللہ کو نہ ستانا چاہیے۔	۷۸
۱۰۷	۴۴۹	بادشاہ کی مسسرتی بات بھی مشہور ہو جاتی ہے۔ اس لئے بادشاہوں کو بات سوچ سمجھا کر کرنی چاہیے۔	۷۹
۳۶	۱۷۱	بادشاہ کی مرضی کے خلاف رائے دینا گویا اپنی جان کھولنا ہے۔	۸۰
۳۳	۱۵۷	بادشاہ کی خدمت اگر کوئی شخص وودن بھی کریگا تو تیسرے دن ضرور وہ بظفر عنایت اس پر توجہ کریگا۔	۸۱
۲۹	۱۴۲	بادشاہ کی خوشنودی خلق اللہ کو خوش رکھتے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔	۸۲
۱۴۰	۵۷۷	بادشاہ کو کسی کی چوری سے اُس وقت تک آگاہ نہ کر جب تک کہ تجھ کو اُس کا یقین نہ ہو جائے۔	۸۳
۱۳۷	۵۶۷	بادشاہ کو رعایا پر اس حد تک غصہ کرنا جائز ہے کہ دوستوں پر اس کا اعتماد رہے۔	۸۴
۱۵	۷۵	بادشاہ کو رحم و کرم ضرور ہے تاکہ رعیت اُس کے سایہ میں	۸۵

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۵	۷۵	بے فکر رہے۔	
۱۳۷	۵۶۶	بادشاہ نہ بنایا جائے ایسے شخص کو جو خدا کا فرماں بردار نہ ہو۔	۸۶
۱۹	۹۷	بادشاہوں کے مزاج سے خوفناک رہنا چاہئے۔	۸۷
۲۰	۹۸	بادشاہوں کے فرمت کے وقت کو نہ پہچاننے والے پر نعمت عطا شدہ حرام ہے۔	۸۸
۲۳	۱۱۳	بادشاہوں کی خدمت کرنے میں رولی کی امید اور جان کا خون لگا ہوا ہے۔	۸۹
۲۶	۱۲۸	بادشاہوں کی خدمت کرنا مثل سفر دریا کے فائدہ مند اور خود آگ سے	۹۰
۸۸	۳۸۱	بادشاہوں کی زبان سے نکلے ہوئے راز کی باتوں کو دوسروں کے روبرو ظاہر نہ کرنا چاہئے۔	۹۱
۱۳۰	۵۳۰	بادشاہوں کی دوستی اور بچوں کی خوش آوازی ہم پھر دوسرے نہ کر۔	۹۲
۱۵۸	۷۳۰	بادشاہوں کو نفیوت کرنا اسی کے لئے سزاوار ہے جس کو امید زراہ و خوف جان نہ ہو۔	۹۳
۱۳۸	۶۱۵	باطن کا حال برسوں میں بھی معلوم نہیں ہو سکتا۔	۹۴
۱۱۳	۴۷۰	بالغ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو رضا مند رکھنے میں سعی کرے۔	۹۵
۲۷	۱۲۹	بچھو کے سوراخ میں اٹھکی نہ کر۔	۹۶
۹۸	۴۱۷	بحث ہر بات میں اچھی نہیں۔	۹۷

صفحہ نمبر	تعمیر	ملاحظہ معنون	صفحہ نمبر
۷	۳۱	بچنے کا موقع جب نہیں ملتا تو سر شمشیر کے پکڑ لینے کو بھی نہیں ڈرتا	۹۸
۱۰۸	۴۵۳	بچے اگر استاد کی سختی نہ دیکھیں گے تو اُسفہ ان کو زبانی سختی دیکھنی پڑے گی۔	۹۹
۱۱۸	۴۸۸	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں پیسہ اور دولت مندوں کو بخشش کا خیال نہیں ہوتا۔	۱۰۰
۶۲	۲۷۸	بخشش کو زور بازو پر ترجیح ہے۔	۱۰۱
۱۳۰	۴۹۵	بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مر جاتا ہے	۱۰۲
۱۷۶	۷۲۳	بخیل اُمید میں رہنا بہتر سمجھنے میں مال کے کھا جانے سے	۱۰۳
۱۰۴	۴۴۱	بخیل سے پیسہ مانگو تو اُس گدھے کی طرح رہ جائیگا بھیڑ میں پھنسا ہوا اور اگر سورہ فاتحہ پڑھنے کو کہو تو سو بار پڑھے گا۔	۱۰۴
۱۸۱	۷۴۲	بخیل اگر فاضل بھی ہے تو اُس کے اُچھوت ظاہر کئے جاتی ہیں۔	۱۰۵
۱۴	۷۰	بد بخت - نیکیوں کی بُرائی چاہتے ہیں۔	۱۰۶
۱۷۰	۷۰۱	بد بخت آدمی کے ساتھ نرم اور ملایم گفتگو نہ کر۔	۱۰۷
۱۳۸	$\frac{۵۶۹}{۵۷۰}$	بد خواہر جگہ مبتلا، عذاب رہتا ہے۔	۱۰۸
۶۰	۲۷۳	بد شکل عورت کے لئے اندھا شوہر ہونا اچھا ہے۔	۱۰۹
۱۴۸	۶۱۳	بد صورت ممکن ہے کہ نیک بخت ہو۔	۱۱۰

صفحہ نمبر	تذکرہ	ملاصہ مضمون	پہ
۴۰	۲۷۲	بد صورت عورت پر لباس مکلف زیب نہیں دیتا۔	۱۱۱
۱۳۵	۵۵۶	بدکار کو جو مار ڈالتا ہے وہ خلقت کو بلا سے ادر اس کو خدا کے عذاب سے چھوڑتا ہے۔	۱۱۲
۱۲۹	۵۲۹	بدکاروں کی طرفداری نہ کرو اور نہ ان پر مہربان رہو۔	۱۱۳
۶۷	۲۹۸	بد مزاج آدمی کے پاس اپنی حاجت نہ لیجا۔	۱۱۴
۹۸	۴۱۹	بدنامی کا فعل ایک ہی سرزد ہو جائے تو وہ سالہا سال کے نیکنامی کو مٹا دیتا ہے۔	۱۱۵
۷۴	۳۲۸	بد نصیب آدمی کا حصول دولت میں کوشش کرنا بیفائدہ ہے۔	۱۱۶
۷۵	۳۲۹	بد نصیب آدمی میں کتنے ہی گنہگار ہیں سب بیکار ہیں۔	۱۱۷
۱۳۶	۴۰۵	بدوں سے بدی ہی سیکھی جاتی ہے۔	۱۱۸
۳۰	۱۴۸	بدوں سے مت لڑ جب تجھ میں مقابلہ کی طاقت نہیں ہے۔	۱۱۹
۱۶۹	۶۹۷	بدوں کی صحبت میں رہنے سے بدنامی ضرور ہوتی ہے۔	۱۲۰
۱۳	۶۶	بدوں کے ساتھ نیکی کرنا گویا نیکوں کے ساتھ بدی کرنا ہے۔	۱۲۱
۱۷۷	۷۲۸	بدوں کو نیک بنا۔	۱۲۲
۱۸	۹۰	بڑائی کر کے اس کے عیوض نیکی کی امید رکھنا بیہودہ خیالی ہے۔	۱۲۳
۵۱	۲۳۴	بربطد باجہ کی آواز ٹھیک ہو تو گوشمالی کیوں کیجاے گی۔	۱۲۴
۶۰	۲۷۱	بڑی خصلت مرنے تک نہیں جاتی۔	۱۲۵
۱۲۶	۶۰۳	بڑی محبت میں بیٹھے والا خراب ہو جاتا ہے۔	۱۲۶

صفحہ نمبر	تفسیر	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۶	۶۰۴	خیر ہی محبت میں فرشتہ بھی بیٹھے تو فریب دینا سیکھے گا۔	۱۲۷
۴۷	۲۱۹	بڑے کاموں سے اپنے کو باز رکھ گڈری اور تسبیح کام میں نہیں آتی۔	۱۲۸
۱۲	۶۲	بڑے لوہے سے اچھی تلوار نہیں بنائی جاسکتی۔	۱۲۹
۴۰	۱۸۹	بزرگ کہا نہ جائے گا جو اپنے بڑوں کی بُرائی کرتا ہو۔	۱۳۰
۹۸	۴۱۸	بزرگوں کی نظاؤں کو گزرت کرنا چھانہیں۔	۱۳۱
۱۴۸	۶۱۵	بزرگوں سے جو شخص لڑتا ہے وہ آپ اپنا خون کرتا ہے۔	۱۳۲
۱۵۳	۶۳۶	بہن کی زبان کے نکلمانے میں کوئی تعجب نہیں اگر کوئی اُس کے پتھر سے میں ہو۔	۱۳۳
۱۰۰	۴۲۸	بہنوں سے وفاداری کی امید بٹ ہے کیونکہ وہ ہر دم دوسرے پھول پر نغمہ کرتی ہیں۔	۱۳۴
۶	۲۸	بتلی کی جو انگریزوں تک ہی محدود ہے۔	۱۳۵
۶۸	۳۰۵	بتلی کو بڑھوتے تو دنیا میں چڑیا کا نام نہیں رہتا۔	۱۳۶
۱	۲	بندہ وہی اچھا جو خدا کے تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے۔	۱۳۷
۱۱۰	۴۶۱	بہار کے موسم میں جس درخت کے پھل پھول جھڑ جاتے ہیں وہ جاڑے کے موسم میں برہنہ رہے گا۔	۱۳۸
۵۹	۲۶۷	بجالی جو خود غرض ہونے تو بجالی ہے نہ دوست۔	۱۳۹
۴۷	۲۱۸	بھکتا پھر تلبے ہے وہ شخص جس کو خدا اپنے در سے نکال دیتا ہے۔	۱۴۰

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۶۸	۳۰۱	بھوکا رص اور تکلیف اٹھا کر کینے کے روبرو ہاتھ نہ پھیلا۔	۱۴۱
۱۴۲	۵۰۳	بھوک سے قوتِ عبادت اور افلاس سے تقویٰ نہیں رہتا۔	۱۴۲
۱۶۲	۶۷۱	بھوک کی قدر آسودہ حال کو نہیں ہوتی۔	۱۴۳
۶۷	۳۰۰	بھوکا مرے گا مگر شیر کتے کا جھوٹا نہیں کھائے گا۔	۱۴۴
۳۹	۱۸۶	بھوکے کو اگر بھرا ہوا خان لٹجائے تو اغلب ہے کہ وہ رمضان کا بھی خیال نہ کرے۔	۱۴۵
۷۰	۳۱۳	بھوکے کو پکا ہوا شلغم بہ نسبت چاندی کے کارآمد ہوتا ہے۔	۱۴۶
۵۹	۲۶۹	بے ایمانوں اور ناپرہیزگاروں سے قطع تعلق کر دینا چاہئے۔	۱۴۷
۱۱	۵۵	بیدر کے درخت کو پھل نہیں ہو سکتے اگر آبِ حیات ہی برسے۔	۱۴۸
۲۵	۱۱۹	بے خوف رہنا چاہتا ہے تو معاملہ کا صاف و پاک رہ۔	۱۴۹
۷۶	۳۳	بے علم کو غیر ملکوں میں کوئی نہیں پوچھتا گو شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو۔	۱۵۰
۷۱	۳۱۴	بے عزتی کرنے پر آدمی آمادہ ہو جاتا ہے جب نرمی سے کام نہیں نکلتا۔	۱۵۱
۶۶	۲۹۳	بے عزتی کے ساتھ زندہ رہنے سے مرنا بہتر ہے۔	۱۵۲
۲۰	۹۹	بے موقع بات کر کے اپنی فخر نہ بگاڑ۔	۱۵۳
۱۱۰	۴۶۰	بے قوف دولت کی نشر میں آنے والی تنگدستی کا خیال نہیں کرتا۔	۱۵۴
۶۸	۳۰۲	بے ہنر کو بڑا نہ سمجھ اگرچہ وہ دولت و حکومت میں فریڈوں کے برابر کیوں نہ ہو۔	۱۵۵

صفحہ	تعداد	غلام مضمون	صفحہ
۱۲۹	۶۲۳	بے ہنر ہنر مذکورہ کچھ نہیں سکتے جیسے بازاری کتے شکاری گھٹوں کو۔	۱۵۶
۱۵۵	۶۴۵	بے ہنر ہونے کی وجہ سے کنعان باوجود پیمبر زادہ ہونے کے بے قدر تھا۔	۱۵۷
۱۲	۶۱	بھیرے کا بچہ آخر بھیر یا ہو گا۔	۱۵۸
(پ)			
۴۸	۲۲۱	پارسا جس کا دل دنیا میں لگا ہوا ہو مثل اس شخص کے ہے جو قبلہ کے طرف پیٹھ کر کے نماز پڑھتا ہو۔	۱۵۹
۹۲	۳۹۰	پاک نہیں رہ سکتا جو کپڑے میں پھنسا ہوا ہو۔	۱۶۰
۴۰	۱۸۸	پانی کو پیٹھا کیوں نہ ہو مگر کوئی یا سا اس کو نہ پی گا اگر وہ کسی گندے دہن کا جموٹا ہو۔	۱۶۱
۱۸۱	۶۴۱	پہناتے ہوئے مر جاتے ہیں وہ جو دولت سے حظ نہیں اٹھاتے اور علم پر عمل نہیں کرتے ہیں۔	۱۶۲
۱۷۴	۷۶۵	پرندہ دانہ کی طرف نہیں جانا جب وہ اپنے ہمجنسوں کو جال میں کھنسنے ہوئے دیکھتا ہے۔	۱۶۳
۱۴۴	۵۹۳	پرندے پیدا ہوتے ہی روزی دھونڈنے لگتے ہیں آدمی کے بچہ کو اس وقت تیز تک نہیں رہتی۔	۱۶۴

صفحہ نمبر	تقریب	فلامہ مضمون	صفحہ نمبر
۴۱	۱۹۲	پرہیزگار اور نیک مرد سمجھ جس کا لباس پارساؤں کا سا ہو۔	۱۶۵
۹۵	۴۰۳	پرہیزگار کو بچوں کی محبت مثل قید خانہ کہے ہے۔	۱۶۶
۷۸	۳۳۱	پنہر دوز اگر غیر ملک میں جلسے کا تو بھوک کی تکلیف نہ اٹھائے گا (پنہر جاننے کے سبب سے)	۱۶۷
۹۵	۴۰۵	پھول تو جاتا رہا اور کٹنے رہ گئے۔	۱۶۸
۱۲۲	۵۰۴	پھول کے ساتھ کتا شاداب کے ساتھ نشہ۔ خزانہ کے ساتھ سانپ فرورہوتا ہے۔	۱۶۹
۳۹	۱۸۵	پیاسا آدمی چشمہ کے پاس پہنچنے کے بعد دست ہاتھی کا بھی خوف نکڑے گا۔	۱۷۰
۶۹	۳۰۹	پیاسے کے منہ میں موتی اور سپی دونوں برابر ہیں۔	۱۷۱
۱۱۹	۴۹۲	پیاسے کو خواب میں بھی پانی کے چشمہ دکھائی دیتے ہیں۔	۱۷۲
۸۴	۳۴۸	پیٹ بہت بڑا بے مبراس ہے۔	۱۷۳
۷۰	۳۱۳	پیٹ بھرے ہوئے آدمی کے نظر میں یٹھے ہوئے مرغ کی کوئی قدر نہیں ہوتی۔	۱۷۴
۱۶	۸۲	پیٹ بھرے کو جوگی روتی اچھی نہیں معلوم ہوتی مگر وہی روتی جوگی کے حق میں نعت ہے۔	۱۷۵
۱۵۱	۶۳۷	پیٹ کے قیدی کو نیند نہیں آتی جب معدہ میں گرانی ہوتی ہے یا بھوک لگتی ہے۔	۱۷۶

صفحہ نمبر	تذکرہ نمبر	ملاحظہ مضمون	پہلی
۱۵۰	۶۲۵	پیٹ نہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا۔	۱۷۷
۶۶	۶۹۱	پیسہ ادا کرنے کے وعدہ کو ایسا کرنا مشکل ہے۔	۱۷۸
۶۸	۳۲۰	پیسہ جس کے پاس ہے وہی زوردار ہے۔	۱۷۹
۲۷	۱۴۴	پیسہ اگر جمع کیا ہے تو محتاجوں کو دے۔	۱۸۰
۵۶	۲۵۲	پیسہ دے تو محتاجوں کو دے مگر جو مالدار ہوں ان سے کچھ لکچھو طلب کر۔	۱۸۱
۵۴	۳۴۶	پیسہ عالموں کو دے تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو زاہدوں کو نندے۔	۱۸۲
۸۶	۳۷۴	پیسہ کا نقصان ایک دوسرے پر ویسی سے ہنسی کرا لیتا۔	۱۸۳
۹۸	۲۲۰	پیسہ کو دیکھنا ہے کسہر جھکاتا ہے۔	۱۸۴
(ت)			
۱۵۶	۶۵۲	تدبیر بغیر زور کے اور زور بغیر عقل کے بیکار ہے۔	۱۸۵
۱۰۵	۳۴۲	تربیت کا اثر اسی پر ہوتا ہے جس کا جوہر اچھا ہو۔	۱۸۶
۱۴۱	۵۸۰	تعریف امتحان کو پسند آتی ہے۔	۱۸۷
۱۵۴	۶۳۹	تعمیر نکر اگر کوئی عقلمند نادانوں کے مجمع میں خاموش رہے۔	۱۸۸
۳۶	۲۱۴	تقریر کرنے والا اول لگا کر تقریر نہ کرے گا اگر سامعین مطلب کو نہ سمجھتے ہوں۔	۱۸۹
۸۳	۳۶۲	تعلیف کا خیال کیا جائے گا تو موتی دریا میں سے کیسے ہاتھ آئیں گے۔	۱۹۰

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	پہ
۴۷	۴۱۵	تکلیف کا حال اس شخص کے روبرو کہنا بے سود ہے جس نے کبھی تکلیف نہ اٹھائی ہو۔	۱۹۱
۴۷	۲۱۷	تکلیف کی سختی سے عاجز ہو کر نہ بیٹھ جاؤ دشمنوں سے مقابلہ کر۔	۱۹۲
۱۳۴	۵۵۲	تلوار پر ہاتھ لگانا اس وقت روا ہے جب تدبیر سے کام نہ چلے	۱۹۳
۱۴۲	۵۸۸	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے مگر تنگ آنکھ نعمت روئے زمین سے بھی نہیں بھر سکتی۔	۱۹۴
۱۰۰	۴۲۴	تندرستی کا اعتبار نہیں اور نہ مرض مہلک کو بالکلید موت کہا جا سکتا ہے۔	۱۹۵
۱۸۰	۷۳۷	تو یہ نکرے تو کیا کرے۔ عرسیدہ بڑھیا بد رفتاری سے اور قاضی معزول مردم آزاری سے۔	۱۹۶
۴۹	۳۱۰	توشہ بغیر آدمی کو مسافت کے لئے قدم نہ اٹھانا چاہئے۔	۱۹۷
۴۹	۳۰۸	تو نگر جو تھکوا نہیں کرتا اس میں استعجالے کی تیرے مفید کوئی معلومت ضرور ہے۔	۱۹۸
۱۲۸	۵۲۶	تین چیزیں بدوں تین چیزوں کے پائدار نہیں رہ سکتیں۔ مال بے تجارت۔ علم بے بحث۔ ملک بے سیاست۔	۱۹۹
(ج)			
۲۶۰	۶۶۶	جان ایک دم کی حفاظت میں اور دنیا دہیستوں کے درمیان ایک وجود	۲۰۰

نمبر سوال	نمبر جواب	ضامہ مضمون	پہلو
۷	۳۰	جان پر کیفیت والا شخص جو دل میں آسک کہہ دیتا ہے۔	۲۰۱
۲۵	۱۲۱	بازار کی سلامتی و ریاضے کے گناہ پر ہی ہے کہ گوری یا میں غاندی ریا وہ کیوں نہ ہوں۔	۲۰۲
۱۳۲	۵۵۱	جان کو نظر میں نہ ڈال جب روپے سے کام نکلتا ہو۔	۲۰۳
۱۵۹	۶۶۲	جاہل کے ساتھ عالم کا سروتمل۔ دونوں کے حق میں باعث نقصان ہے۔	۲۰۴
۸۷	۳۷۷	جاہل زڈائی میں اگر اور دونوں طرف ہوں زنجیر بھی ہو تو اس کو توڑ تھکے کی تحقیر ہوتی ہے اگر وہ کسی مکار پارسا کے جسم پر ہو۔	۲۰۵
۳۳	۲۰۳	جب اللہ تعالیٰ ہی کو بندہ اپنا پروردگار سمجھتا ہے تو اس کو اور کسی پر اعتماد نہ رکھنا چاہئے۔	۲۰۶
۱۲۳	۵۹۲	جلد پیدا ہونے والی چیز دیر تک نہیں رہ سکتی	۲۰۸
۹	۲۳	جنگلوں میں درندوں کا احتمال فرور ہے۔	۲۰۹
۱۲۵	۶۰۱	جواب دینے کے پیشتر جو نہیں سوچتا اکثر اس کا جواب ٹھیک نہیں ہوتا۔	۲۱۰
۱۸۰	۷۳۹	جران آدمی کو شہوت سے باز رہنا چاہئے۔	۲۱۱
۳۷	۱۷۵	جو اندر نہیں کہلا یا جاسکتا جو ہر ہاتھی سے مقابلہ کرے بلکہ جو اندر وہ ہے جو عقہ کی حالت میں بیہودہ نہ بکے۔	۲۱۲

صفحہ نمبر	تہجیب	ظالمہ مضمون	ردیف
۱۸۰	۷۳۸	جو ان مرد وہی ہے جو جو ان ہو کر خدا کے واسطے گوشہ نشینی اختیار کرے۔	۲۱۳
۵۸	۲۶۵	جو انمزدی تھپڑ مار دینے میں نہیں ہے بلکہ ہو سکے تو لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں ہے۔	۲۱۴
۲۳	۱۱۲	جو رواد و بچوں کو جو تکلیف میں رکھے گا اس کو آرام نہیں ملے گا	۲۱۵
۳۶	۱۷۴	جہاں کا پھرا ہوا شخص بہت جھوٹا ہوا کرتا ہے۔	۲۱۶
۷	۳۲	جھوٹ بولنا۔ فتنہ انگیز راستی سے جائز ہے۔	۲۱۷
۱۷۲	۷۰۸	جھوٹ بولنے والا اگر سچ بھی کہے تو یقین نہیں کیا جاتا۔	۲۱۸
۱۷۲	۷۰۷	جھوٹی بات مثل زخم کے ہوتی ہے جس کا نشان نہیں مٹتا۔	۲۱۹
(ج)			
۸۶	۳۷۱	چھچھو ندر کو آفتاب کی روشنی بڑی معلوم ہوتی ہے۔	۲۲۰
۳۵	۱۶۵	چرواہا بکریوں کی حفاظت کے لئے ہے۔ بکریاں چوپایوں کے لئے نہیں۔	۲۲۱
۱۲	۶۰	چشمہ کا پانی جب بڑھ جاتا ہے تو اونٹ کو بھی بہا لیتی ہے۔	۲۲۲
۱۱	۵۲	چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو وہ بند نہیں کیا جاسکتا۔	۲۲۳
۱۳۱	۵۲۰	چشمہ کا منہ بند کر دینا ہی اچھا ہے کیونکہ پانی بھر جانے کے بعد بند نہیں کیا جاسکتا۔	۲۲۴

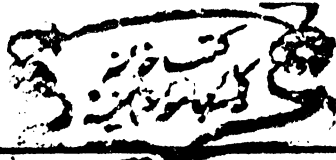
صفحہ نمبر	تہذیب	فلاصلہ مضمون	پہ
۱۱۸	۴۸۹	چیونٹی گرمیوں میں ایسا اذوقہ اسکے جمع کرتی ہے کہ جاڑوں میں آرام سے لبد کرے۔	۲۲۵
۶۹	۳۰۷	چیونٹی وہی اچھی جس کے پر نہوں۔	۲۲۶
۹۶	۴۰۹	چور چرایا ہو مال واپس نہ دیکھا کتنی ہی مینت کرو۔	۲۲۷
۳۴	۱۱۴	چور کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	۲۲۸
۹۹	۴۲۲	چوری سے تو بہ کرنا جب کہ شے کم مقصود حاصل نہ ہو سکے بیفائدہ ہے۔	۲۲۹
۹	۳۹	چوٹا عقلمند ہو تو وہ بڑے نادان سے اچھا۔	۲۳۰
۹	۴۰	چھوٹی چیز قیمت میں گراں ہوتی ہے۔	۲۳۱
(ح)			
۶۷	۲۹۹	حاجت ایسے شخص کے پاس لیجا جس سے تجھ کو سچ نہ پہنچے۔	۲۳۲
۶۳	۲۸۱	حاجت کسی کے پاس لیجانے سے بھوکا مرنا بہتر ہے۔	۲۳۳
۱۶۵	۶۸۳	حاصل خدا کی نعمت کا بخیل اور بندہ بیگناہ کا دشمن ہے۔	۲۳۴
۱۶۵	۶۸۴	حاصلوں پر بلا نازل ہونے کی خواہش نہ کر کہ وہ خود بلا میں مبتلا ہے۔	۲۳۵
۸۰	۳۵۱	اسلے کہ دشمن (حد) اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔	۲۳۶
۷۱	۳۱۶	حرم عقلمند کو بھی اندھا بنا دیتی ہے۔	۲۳۷
۱۶۶	۶۸۸	حریص کی آنکھ کو قناعت سیر کر دیتی ہے یا قبر کی مٹی۔	۲۳۷
۱۶۶	۶۸۸	حسرت - دل سے دور نہیں ہوتی ایک تو سوداگر کشتی شکستہ	۲۳۸

صفحہ نمبر	تقریب	فلامہ مضمون	صفحہ نمبر
		کی - دوسرے وار شہم محبت قلندراں کی -	
۵	۲۱	حسین کو مشاطہ کی کیا ضرورت ہے -	۲۳۹
۳۰	۱۲۴	حکام مقدر کو رعایا کا مال زبردستی سے نہ لینا چاہئے -	۲۴۰
۳۸	۱۸۳	حکومت اور دولت کا روانی سے نہیں ملتی جب تک کہ خدائیتقالے نہ دے -	۲۴۱
۱۱۵	۴۷۸	حکومت اور غور چند روزہ میں اسلئے ماتحتوں پر ظلم نکر اور خدا کو نہ بھول کہ وہ عالم تجھ سے بڑا ہے -	۲۴۲
۱۶	۸۳	حوران بہشتی کو اعراف دوزخ معلوم ہوتا ہے لیکن دوزخوں کے لئے اعراف ہی بہشت ہے -	۲۴۳
<h2>خ</h2>			
۱۵۵	۶۴۳	خاکستر دراکھ میں آگ کا سا جو ہر ذاتی نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے -	۲۴۴
۵۸	۲۴۳	خاک ہو جانے سے پہلے خاکسار بن -	۲۴۵
۸۷	۳۷۵	خاموش رہنا ہی جواب ہے ایسے شخص کے مقابلہ میں جس کو قرآن پاک یا حدیث کے دلائل پر اعتقاد نہ ہو -	۲۴۶
۱۴۵	۶۰۰	خاموشی چوپایوں سے سیکھو وہ تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکتے -	۲۴۷
۱۳۹	۵۷۵	خبر دل آزار کو تو نہ بیان کر دوسروں کو کہنے دے -	۲۴۸
۱۴۰	۵۷۶		

صفحہ نمبر	تعداد	مخلصہ مضمون	صفحہ نمبر
۶۰	۲۷۰	خدا پرستوں پر خیر ان سحرک کو قربان کر دینا چاہئے۔	۲۴۹
۹۰	۳۸۶	خدمت و اطاعت کی توقع نکرنی چاہئے جب کسی کو دوست بنانے کا اقرار کر لیا۔	۲۵۰
۳۴	۱۶۳	خدمت لینے کی توقع اسی شخص سے رکھ جو اس کی نعمت کا متوقع ہو۔	۲۵۱
۱۲۸	۵۲۵	خدمتوں پر عقلمندوں کے سوا کسی کو مقرر نہ کرنا چاہئے۔	۲۵۲
۱۷۹	۷۳۴	خراج اگر خوشی سے ندو گئے تو زبردستی کے ساتھ لیا جائے گا۔	۲۵۳
۱۰۹	۴۵۶	خرچ کو گھٹا دے اگر آمدنی کم ہو۔	۲۵۴
۱۶۷	۶۹۰	فلعت شاہی سے اپنا پیرا ناکپڑا ہی اچھا اور عزت دینے والا ہے۔	۲۵۵
۷۷	۳۳۷	خوبصورت آدمی کی ہر جگہ عزت کیجاتی ہے۔	۲۵۶
۵۵	۲۴۷	خوبصورت عورت کو فیروزہ کی انگوٹھی اور زیور کی ضرورت نہیں	۲۵۷
۷۷	$\frac{۳۳۵}{۳۳۶}$	خوبصورتی تھوڑی ہی سی کیوں نہ ہو بہت سے مال و دولت سے اچھی ہے۔	۲۵۸
۷۳	۳۲۳	خوبصورتی کو لباس مکلف پر ترجیح ہے۔	۲۵۹
۷۸	۳۴۰	خوش آوازی خوبصورتی سے بھی اچھی ہوتی ہے کیونکہ اس سے نفس کو فزا ملتا ہے اور وہ قوت روح ہے۔	۲۶۰
۶۶	۲۹۴	خوشخون کے ہاتھ سے اندرائن کا تلخ پھل کھانا ترش روکے ہاتھ کی میٹھائی سے بہتر ہے۔	۲۶۱

صفحہ نمبر	تعداد	مضمون	صفحہ نمبر
۳	۱۱	خوش نصیب وہی ہے جو نیک نامی اپنے ساتھ لے گیا۔	۲۶۲
۱۲۲	۵۰۵	خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے۔	۲۶۳
۱۱	۱۱	خوف لگا ہوا ہے لذت ہائے عیش کے ساتھ موت کا۔	۲۶۴
۹۷	۲۱۳	خوف نہ ہوتا جان کا اور کانٹوں کا تو دریا کے نوائے درپھولوں کی صحبت اچھی ہوتی۔	۲۶۵
۱۶۷	۶۸۹	خون تیرا جائز ہے۔ فقیروں کے پاس۔ اگر تیرے مال میں سیل نہ ہو۔	۲۶۶
(ل)			
۱۵۹	۶۶۱	دانہ دانہ ملک ہی نلکہ کا انبار ہو جاتا ہے۔	۲۶۷
۲۷	۱۳۲	درخت بے شرم پر کوئی پتھر نہیں مارتا۔	۲۶۸
۱۰	۵۱	درخت زیادہ بڑھ جانے کے بعد اکھاڑا نہیں جا سکتا۔	۲۶۹
۱۶۷	۶۹۱	دسترخوانِ امرا سے اپنی جھولی کا ٹکڑا زیادہ عزیز ہوتا ہے۔	۲۷۰
۱۵۹	۶۶۰	دشمن بدلہ لینے کے لئے موقع تاکتا رہتا ہے۔	۲۷۱
۱۳۸	۵۷۲	دشمن جب عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کرنے لگتا ہے۔	۲۷۲
۱۳۵	۵۶۰	دشمن جس بات کے کرنے کے لئے ہے اُس سے بچ اور اُس کے برعکس کر۔	۲۷۳
۸۲	۳۶۰	دشمن دوست نما پر اعتبار نہ کر۔	۲۷۴
۸۷	۳۷۳	دشمن سے اپنی تکلیف نہ بیان کر۔	۲۷۵

صفحہ نمبر	تقریب	غلامہ معنیوں	صفحہ نمبر
۳۱	$\frac{۱۵۱}{۱۵۲}$	دشمن سے جنگ چھیڑنے کے بعد سمجھنے کے لئے کہ تو خود اس کا نشانہ بنا ہوا ہے۔	۲۷۶
۱۳۳	۵۴۶	دشمن سے صلح کرنے والے کا خیال، دوستوں کو تسانے کا ہوتا ہے۔	۲۷۷
۳۱	۱۵۳	دشمن سے معاملت چاہتا ہے تو اس کے روبرو اس کی تعریف کیا کر۔	۲۷۸
۱۳۱	۵۳۷	دشمن کا مطلب دوست بننے سے یہ ہوتا ہے کہ دشمن قوی بنے۔	۲۷۹
۹۵	۲۰۶	دشمن کا منہ دیکھنے سے اپنے آنکھوں کو نیزے کی نوک پر دیکھنا اچھا ہے۔	۲۸۰
۲۶	۲۱۶	دشمن کے دروازہ کو کھٹکھٹا۔ دوستوں کے گھر کو مان کر۔	۲۸۱
۱۴۰	۵۷۹	دشمن کے فریب اور خوشامد کے دام میں نہ آجا۔	۲۸۲
۲۴	۱۱۸	دشمن کی قوت کو اگر بڑھے دینا نہیں چاہتا ہے۔ تو اپنے کاموں میں حد سے تجاوز نہ کر	۲۸۳
۳۸	۱۸۰	دشمن کے مرنے پر خوشی نہ منانی چاہئے۔	۲۸۴
$\frac{۸۶}{۹۴}$	$\frac{۳۷۰}{۴۰۰}$	دشمن کی نظر میں عیب ہنر دکھائی دیتے ہیں۔	۲۸۵
۱۳۴	۵۵۳	دشمن کی عاجزی پر رحم نہ کر۔	۲۸۶
۱۳۰	۵۳۲	دشمن کو ایذا نہ پہنچا ممکن ہے کہ وہ کسی وقت دوست بنجائے۔	۲۸۷
۱۵۲	۶۳۰	دشمن کو (جب وہ روبرو ہو) نہ قتل کرنا گویا اپنے سے دشمنی کرنا ہے۔	۲۸۸



صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۲	۵۹	دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔	۲۸۹
۱۳۱	۵۳۸	دشمن کو دشمن سے ہی ہلاک کرنا معلولت ہے۔	۲۹۰
۱۳۰	۵۷۳	دشمن کو کمان کیسے پھینچنے کی بھی مہلت نہ دے اور اس کو ہلاک کر۔	۲۹۱
۱۳۲	۵۳۰	دشمن کمزور سے بچو ف نہ رہ۔	۲۹۲
۱۳۹	۵۷۴	دشمن کمزور پایا جاوے تو شیخی نہ بگھار۔	۲۹۳
۱۳۲	۵۵۲	دشمن کیا کر سکتا ہے جب خدا مہربان ہو	۲۹۴
۱۳	۶۸	دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو آرام سے بیٹھ۔	۲۹۵
۱۳۸	۵۷۱	دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے۔	۲۹۶
۸۶	۳۶۹	دعا مانگنے سے اس کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا جس نے زیانہ	۲۹۷
۷۱	۳۱۷	فارغ البالی میں اپنے ہاتھوں کو بغل میں دبائے رکھا ہو۔	۲۹۸
۵	۱۹	دوستگی ایسے چیزوں کے ساتھ نہ کر جو ناپائیدار ہوں۔	۲۹۹
۸	۳۴	دل اپنا بجز اللہ تعالیٰ کے اور کسی سے نہ لگاؤ نیا بے وفا۔	۳۰۰
۳۲	۱۶۱	دل آزاری نہ کر۔	۳۰۱
۹۶	۳۱۰	دل کا پٹا ایسا شکل ہے اس لئے کسی سے دل نہ لگانا چاہئے	۳۰۲
۳۷	۱۷۶	دل کسی کا حتی الامکان نہ دکھا۔	۳۰۳
۸۲	۳۵۶	دل کسی کا دکھانے کے بعد بے فکر نہ رہ۔	۳۰۴
۹۰	۳۸۴	دل کو جو چیز اچھی معلوم ہوتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔	

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	پہ
۵۲	۲۳۶	دنیا سے بڑھ کر تکلیف دہ چیز اور کوئی نہیں ہے۔	۳۰۵
۵۲	۲۳۵	دنیا میں جو لوگ دل لگاتے ہیں ان کی حالت مثل کچی کے ہے جو شہد میں لت پت ہو جاتی ہے۔	۳۰۶
۱۰	۲۸	دو بادشاہ ملکر ایک ملک میں نہیں رہ سکتے اور دس فقیر ایک کھل میں سو سکتے ہیں۔	۳۰۷
۱۷۰	۷۰۲	دوسروں کی باتوں میں دخل نہ دو بغرض انہا ریاقت۔	۳۰۸
۲۵	۲۱۳	دور کے رہنے والے جو باجہز میں وہ نزدیک ہی ہیں۔	۳۰۹
۹۲	۲۰۰	دوست بجز ہنر کے عیب نظر ہی نہیں کرتا۔	۳۱۰
۳	۱۰	دوست بے وفالین دوستی کے نہیں ہوتا۔	۳۱۱
۱۵۷	۶۵۰	دوست کو (جس کے ساتھ عمر گزری ہو) دم بھر میں رنجیدہ نہ کر۔	۳۱۲
۳۲	۱۶۳	دوست کو اس قدر آزادی نہ دے کہ تیرے ساتھ دشمنی کرے۔	۳۱۳
۲۵	۱۲۳	دوست نہیں ہے جو آسودگی کے زمانہ میں شہنی بگمارے۔	۳۱۴
۲۵	۱۲۲	دوست وہی ہے جو قید خانہ میں کام آئے نگرہ ستر خوان پر دوستی ظاہر کرے۔	۳۱۵
۲۵	۱۲۳	دوست وہی ہے جو مصیبت میں کام آئے۔	۳۱۶
۲۹	۲۲۵	دوست یاد نہیں آتے جب دولت و حکومت رہتی ہے۔	۳۱۷
۱۳۳	۵۱۷	دوستی ترک کر دے ایسے شخص کی جو تیرے دشمنوں کے	۳۱۸

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	پہلو
		ساتھ بیٹھا ہو۔	
۹۲	۳۹۱	دوستی سے بعید ہے بخوف جان و دست کی محبت سے دل پھیر لے۔	۳۱۹
۴۱	۱۹۵	دوستی صاف باطن لوگوں کی حاضر و غائب میں کیا ہوتی ہے۔	۳۲۰
۳۹	۱۸۷	دوستی کے لائق نہیں ہوتا جو شخص کہ مقامات ناپسندیدہ میں جاتا ہو۔	۳۲۱
۱۲۳	۵۰۸	دولت اور قوت موجود ہے تو اس سے نیکی پیدا کر اور حفظ اٹھا۔	۳۲۲
۱۷	۸۷	دولتمند بننے و دولت میں زیادہ میں اُبتنے ہی وہ متعلق ہیں۔	۳۲۳
۱۲۰	۴۹۶	دولت کو ایک شخص تو محنت سے جمع کرتا ہے اور دوسرا بلا محنت کے اوڑھتا ہے۔	۳۲۴
۷۴	۳۲۷	دولت کوشش کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔	۳۲۵
۳۵	۱۶۸	دولت رہنے والی شے نہیں ہے۔ اس کے موجود ہوتے ہوئے نیکی کر لے۔	۳۲۶
۷۲	۳۱۹	دولت بجمع سے فائدہ اور حفظ اٹھا۔	۳۲۷
۱۶۴	۶۸۲	دولتمند جو محتاجوں کی خبر نہ لے گا وہ عاقبت میں کوئی دولت یا مرتبہ نہیں پالے گا۔	۳۲۸
۱۲۶	۵۱۴	دولت دنیا سے فائدہ اور عاقبت میں بہتری چاہتا ہے۔	۳۲۹

صفحہ نمبر	تعداد	مضمون	صفحہ نمبر
		تو خلق اللہ پر احسان کر۔	
۱۲۸	۵۱۲	دولت سے نیکی نہ کما نیو الا دولت ہی کے خیال میں ہلاک ہو جاتا ہے۔	۳۳۰
۱۲۳	۵۰۹	دولتمندوں کے فریض کی تفصیل۔	۳۳۱
۱۰۲	۴۳۳	دھیمی چال چل (مثل اونٹ کے) اگر منزل مقصود کو پہنچنا چاہتا ہے۔	۳۳۲
۱۱۳	۴۶۹	دوست سمجھا جائے گا نہ عقلمند جو اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہ کرے۔	۳۳۳
۱۵۲	۶۳۲	دیر کرنا اچھا ہے قیدی کے قتل کرنے سے۔	۳۳۴
۱۵۳	۶۲۱	دیر کرنا سانپ کے مارنے میں عقل کے خلاف ہے	۳۳۵
		جب ہاتھ میں پتھر ہو اور وہ پتھر پر بیٹھا ہو۔	
۱۴۹	۷۳۳	دین واجب کو خوشی سے دیدنا چاہئے۔	۳۳۶
۱۶۱	۶۶۷	دین کو دنیا کے عیوض بیچنے والے گمراہ ہیں۔	۳۳۷
ط			
(۵)			
۱۷	۸۶	ڈرتارہ اس شخص سے جو تجھ سے ڈرتا ہو۔	۳۳۸
۳۴	۱۶۱	ڈرتارہ دردمندوں کی آہ سے۔	۳۳۹
۱۵۳	۶۴۰	ڈھول کی بڑی آواز شیریں اور سیلی آواز کے باجوں پر۔	۳۴۰

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		غالب آجایا کرتی ہے -	
		(✓)	
۱۶	۸۱	راحت اور آرام کی قدر وہی جانے جو کسی مصیبت میں پھنسے	۳۴۱
۱۳۰	$\frac{۵۳۱}{۵۳۳}$	راز دل پتھے دوست سے بھی نہ کہہ -	۳۴۲
۱۳۱	۵۳۴	راز دل کے ظاہر کرنے سے خاموش رہنا ہی اچھا ہے -	۳۴۳
۲۴	۱۱۵	راستی خدا کی خوشنودی کا باعث ہے -	۳۴۴
۷۱	۳۱۵	رحم اس شخص پر نہ کرنا بجا ہے جو اپنے پر رحم نہ کرتا ہو -	۳۴۵
۱۳۵	۵۵۷	رحم کر مگر ظالم پر نہیں -	۳۴۶
۱۲۹	۵۲۸	رحم کرنا بڑے لوگوں پر اور معاف کرنا ظالموں کو گویا نیکوں اور مظلوموں پر ظلم کرنا ہے -	۳۴۷
۱۳۵	۵۵۸	رحم کرنا سانپ پر گویا آدم کے اولاد پر ظلم کرنا ہے -	۳۴۸
۱۵۱	۲۲۹	رحم کرنا شیر پر گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے -	۳۴۹
۱۸	۸۸	رحم کر غویب رحمت پر تاکہ تو دشمن سے تکلیف نہ اٹھا سکے	۳۵۰
۱۷۳	۷۱۲	رحم نہ کر اس میل پر جو زیادہ کھانا اور بہت سوتا ہو -	۳۵۱
۱۱۲	۴۶۵	رزق ضرور خداوند کریم پہنچائے گا خواہ کوشش کرے یا نہ کرے -	۳۵۲
۸۳	۳۶۱	رزق کے پیدا کرنے میں کاہلی بھگنی چاہئے -	۳۵۳

صفحہ نمبر	تعداد	مضمون	صفحہ نمبر
۱۷۹	۷۳۶	رشوت خوار قاضی غیر مستحق کو بھی حقدار ثابت کرے گا۔	۳۵۳
۱۳۶	۵۱۷	ریخ سینا لہو اٹھاتے ہیں جو جرم تو کرتے ہیں مگر کھانا تو نہیں اور علم تو پڑھتے ہیں مگر کس پر عمل نہیں کرتے۔	۳۵۵
۱۰۶	۳۳۷	ریخ دودھ ہوتا ہے مرتبہ پا کر محکوم بنا۔ اور ناز سے پلکے سختیاں پر وراثت کرنا۔	۳۵۶
۶۶	۲۹۵	رنجیدہ اور ترشہ دلی کے ساتھ اپنے عزیز کے پاس بھی نہ جا۔	۳۵۷
۳۳	۱۱۶	رنجیدہ رہتے ہیں چار شخص۔ چار شخصوں سے۔ محسوں گنوار بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بد معاش چنگوزر سے۔ بدکار عورت محنت سے۔	۳۵۸
۳۲	۱۵۶	رنجیدہ نہو اگر ضایق سے تجھے نقصان پہنچے کیونکہ تکلیف اور راحت دونوں خدا کی جانب سے ہیں۔	۳۵۹
۱۵۳	۶۳۷	رنجیدہ نہونا چاہئے اگر او بائش کسی ہنرمند پر زیادتی کرے۔	۳۶۰
۶۱	۲۷۵	زندوں کے طریقے	۳۶۱
۱۱۱	۳۶۵	روزی بھی وہی خدا دے گا جس نے تجھے پیدا کیا اور بنایا۔	۳۶۲
۳۸	۱۸۶	روزی عقل و ہنر سے نہیں ملتی بلکہ خدا پہنچاتا ہے۔	۳۶۳

صفحہ نمبر	تعداد	فلامد مضمون	تعداد
۵۶	۲۵۱	روٹی سوکھی ہوئی ہو تو وہ بھی تھکے ہوئے مسافر کے حق میں کوفتوں سے بڑھکر ہے ۔	۳۶۴
۵۵	۲۴۹	روٹی کا لینا فقیر کو اسی صورت میں حلال ہے جبکہ وہ اس کو دبھی اور عبادت کی واسطے لے ۔	۳۶۵
۲۳	۱۱۳	روٹی کی امید میں جان کو خطرہ میں ڈالنا عقلمندی کے خلاف ہے	۳۶۶
۵۵	۲۵۰	روٹی کو عارف لوگ صرف عبادت کی غرض سے مانگتے ہیں	۳۶۷
(ن)			
۵۵	۲۴۸	زہد کی شناخت یہی ہے کہ وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا ہو ۔	۳۶۸
۱۴۵	۵۹۹	زبان آدمی کو اور بے مغزی جوڑ کو ہلکا کر دیتی ہے ۔	۳۶۹
۹۳	۳۹۷	زبانِ صلق کا بند کرنا مشکل ہے ۔	۳۷۰
۱۴۵	۵۹۹	زبان کو بند رکھ اگر کوئی کمال نہیں رکھتا ۔	۳۷۱
۵۰	۲۳۱	زبانِ صلق سے چھٹکارا دشوار ہے ۔	۳۷۲
۴	۱۵	زبان درحقیقت عقلمند کے منہ کے دروازہ کی کنجی ہے ۔	۳۷۳
۴۸	۲۳۰	زخمی (اگر دیکھے گئے ہیں کہ) بچھلنے میں اور توانا قبر میں سدا رہے ۔	۳۷۴
۱۲۳	۵۰۷	زمانہ کی گردش کی نہایت نکر ۔	۳۷۵
۱۳	۶۵	زمین اگر کھا رہی ہے تو تخم نہ بو ۔	۳۷۶

صفحہ نمبر	تعداد	موضوع	صفحہ نمبر
۱۳	۶۴	زین کے کھاری ہونے سے اس میں پھل نہ آئیں تو کیا باران کے طبعی لطافت میں اختلاف ہو سکتا ہے ؟	۳۷۷
۵	۲۰	زندگی جس کی نیکنامی کے ساتھ گئی ہو درحقیقت اس نے دولت جاوید حاصل کی ۔	۳۷۸
۵۴	۲۴۴	زنجیر ہے معشوقوں کی زلف عقلمندوں کے پاؤں میں ۔	۳۷۹
۴۸	۲۲۳	زنگ کھلے ہوئے لوہے کو مصل صاف نہیں کر سکتی ۔	۳۸۰
۱۷۱	۷۰۳	زیادہ بولنے سے سچے دعوے بھی صحیح خیال نہیں کی جاتے ۔	۳۸۱
۵۳	۲۳۹	زیادہ جانا کسی کے پاس اچھا نہیں ۔	۳۸۲
۱۷۶	۷۲۴	زیر دستوں پر رحم نکر نے والا ۔ زبردستوں کے ظلم میں گرفتار ہوتا ہے ۔	۳۸۳
۱۶	۸۰	زیر دستوں کی نعلکاری کر اور گردشِ زمانہ سے ڈر	۳۸۴
(س)			
۱۰	۴۷	سایہ میں آلو کے کوئی نہیں جاتا ۔	۳۸۵
۱۵	۷۴	سپاہ کو اپنی جان کے برابر پرورش کر ۔	۳۸۶
۲۱	۱۰۴	سپاہی بھی لڑنے کے لئے تامل نہ کرے گا اگر تم اس کو روپیہ کے دینے میں ذریعہ نہ کرو گے ۔	۳۸۷
۲۲	۱۸۶	سپاہی کو روپیہ دے اگر تو اس کی وفاداری دیکھا چاہتا ہے ۔	۳۸۸

صفحہ نمبر	تذکرہ	خلاصہ مضمون	پہلو
۱۷۲	۷۰۸	سچ بولنے والے سے کبھی قصور بھی ہو جائے تو معاف کر دیا جاتا ہے۔	۳۸۹
		سچی بات کر کے قید میں گرفتار ہو ہانا جھوٹی بات کر کے رہا ہو جانے سے بہتر ہے۔	۳۹۰
۱۳۳	۵۲۹	سخت دست نہ کہہ اس کو چور می چاہے۔	۳۹۱
۱۳۴	۵۶۴	سنجی اور نرمی کے برتنے میں عقلمند لوگ اعتدال سے کام لیتے ہیں۔	۳۹۲
۱۳۴	$\frac{۵۶۳}{۵۶۳}$	سنجی اور نرمی ملی جلی رہنی چاہئے۔	۳۹۳
۱۸۰	۷۴۰	سنجی بن اگر ہو سکے ورنہ سسر و کی طرح آزاد رہ۔	۳۹۴
۱۸۱	۷۴۳	سنجی کے عیوب کو اس کی سخاوت پوشیدہ کر دیتی ہے۔	۳۹۵
۱۰۹	۳۵۸	سنجی مشہور رہو جانے کے بعد مال کے خرچ کرنے میں دریغ نکرنا چاہئے۔	۳۹۶
۲۷	۱۳۳	سرداری چاہتا ہے تو بخش کر کیونکہ دانے بولے بغیر درخت نہیں اداگتا۔	۳۹۷
۵۰	۱۲۸	سریلی آواز دل کو خوش کرتی ہے۔	۳۹۸
$\frac{۷۵}{۷۶}$	$\frac{۳۳۱}{۳۳۲}$	سفر کے بغیر آدمی تجربہ کار اور کامل نہیں بن سکتا۔	۳۹۹
۷۵	۳۳۰	سفر کے فوائد کی تفصیل۔	۴۰۰
۱۷۲	۷۱۰	سفلہ احسان فراموش ہوتا ہے۔	۴۰۱

صفحہ نمبر	مقبول نمبر	خلاصہ معنوں	پہلو
۱۱۱	۴۶۲	سوننا اور چاندی ہر تیر میں نہیں نکلتا۔	۴۰۲
۱۶۵	۴۲۶	سوننا معدن کے کھودنے سے اور بنجیل کا مال اس کے مرجانے سے باہر آتا ہے۔	۴۰۳
۷۲	۳۱۸	سونے چاندی سے خود فائدہ اٹھا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا	۴۰۴
۱۵۴	۶۳۸	سونے کے پیالہ کی قیمت نہ گھٹسکی اگر تیر سے اس کو توڑ ڈالا جائے۔	۴۰۵
۱۲۰	۴۹۷	سونے کو کوٹلی اور بنجیل کو فقیر پہنچاتا ہے۔	۴۰۶
۱۱۱	۴۶۳	سہیل (ستارہ) کی روشنی کا اثر بجلکہ یکساں نہیں ہوتا۔	۴۰۷
(ش)			
۷	۲۹	شاہی بدوں مروی آزمائے کے نکرے۔	۴۰۸
۱۴۱	۵۸۱	شاہ کی مدح سرداری ہرگز نہ مٹن۔	۴۰۹
۱۶۵	۶۸۵	شاگرد بے اعتقاد اور راستہ کا نہ جاننے والا شائق بوزر اور پرند پرے پر کے ہے۔	۴۱۰
۷۳	۳۱۴	شریف آدمی کا مرتبہ اس کے تشددت ہو جانے سے نہیں گھٹتا۔	۴۱۱
۷۲	۳۲۰	شکاری جو ہمیشہ شکار پکڑتا ہے ایک روز خود شکار بنے گا۔	۴۱۲

نمبر	صفحہ	تفسیر	نمبر
۱۲۶	۵۱۵	شکر بجا لا خداوند کریم کا جس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی۔	۴۱۳
۱۵۵	۶۴۴	شکر کی قیمت اس کے ذاتی جوہر کی وجہ سے ہے۔	۴۱۴
۱۴۳	۵۸۹	شہوت پرستی سے بچنے کے متعلق باب کی ایک نصیحت۔ شہوت کی آگ سے بچنا چاہئے تاکہ دو زرخ کے خراب میں گرفتار نہ ہو۔	۴۱۵
۱۵۸	۶۵۷	شہوت جو مقبول ظالیق ہونے کی غرض سے ترک کیا جائے وہ حرام ہے۔	۴۱۶
۵۸	۲۶۵	شیخی بگھارنا چھوڑ دے۔	۴۱۷
۸۱	۳۵۳	شیریں کلامی سے ہاتھی بھی ایک بال میں کھینچا جاسکتا ہے۔	۴۱۸
(ص)			
۶۳	۲۸۰	صبر جس میں نہیں وہ عقلمند نہیں۔	۴۱۹
۱۴۴	$\frac{۵۹۶}{۵۹۷}$	صبر سے کام بنتا ہے اور عہدی سے بگڑتا ہے۔	۴۲۰
۳۵	۱۶۶	صبر کر اگر تو کسی کو آسودہ اور کسی کو رنجیدہ پائے یہاں تک کہ وہ آسودہ فنا ہو جائے۔	۴۲۱
۵۸	۲۶۲	صبر کر اگر کسی سے تکلیف پہنچے۔	۴۲۲
۱۵۳	۶۴۴	صبر کر تا تیز اندازہ کا تیز چھوڑنے کے قبل عقلمندی ہے۔	۴۲۳

صفحہ نمبر	شعبہ	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۰۲	۴۳۲	صبر کرنا سیکھ اگر منزل مقصود کو پہنچا پاتا ہے۔	۴۲۳
۹۷	۴۱۶	صبر کرنے سے ہی لذت حاصل ہوتی ہے کیونکہ چکے انگوڑے کھٹے ہوتے ہیں۔	۴۲۵
۱۲	۵۷	صحبت بد کے سبب سے خاندان نوح علیہ السلام معدوم ہو گیا۔	۴۲۶
۲۸	۴۹۴	صوت مرض کی امید اُس وقت کیجا سکتی ہے جب بیض بریلز کسی طبیعت شناس حکیم کو دکھائی جائے۔	۴۲۷
(ض)			
۲۵	۱۲۰	فردت لاحقہ کے وقت فاصلہ بعیدہ سے کئی چینڈا منگوانا بے سود ہے۔	۴۲۸
۱۱۳	۴۳۷	ضعیف آدمی اپنے کو جوان نہیں بنا سکتا۔	۴۲۹
۱۰۲	۴۳۳	ضعیف جیب آگئی تو بچپنا چھوڑ دے۔	۴۳۰
۱۱۲	۴۳۵	ضعیفی میں جوانی کے مزے نہ دہوئو۔	۴۳۱
۱۱۳	۴۳۸	ضعیفی میں شادی کرنا باعث خجالت ہے۔	۴۳۲
(ط)			
۱۳۹	۶۲۰	طاقتور سے لڑنا ناوانی ہے۔	۴۳۳

صفحہ	تعلیق	خلاصہ مضمون	پا
۱۴۹	۶۱۹	ظالموں سے لڑنیوالا اپنے ہی ہلاکت کا معاون ہے -	۴۳۴
۱۳۰	۱۴۹	ظالموں سے مقابلہ کر جب تک کہ زمانہ اپنے موافق نہ ہو -	۴۳۵
۱۱۹	۴۹۱	طبع چھوڑ دے (اگر تو مرد ہے) ورنہ تسبیح کو پھیرنا بے سود ہے -	۴۳۶
(ظ)			
۱۹	۹۴	ظالم اور مردم آزار کا مرنا ہی بہتر ہے -	۴۳۷
۳۰	۱۴۶	ظالم تو ہمیشہ زندہ نہیں رہتا مگر لعنت ہمیشہ قائم رہتی ہے -	۴۳۸
۱۹	الف	ظالم کو اس بات کا خوف نہیں ہوتا کہ آئندہ خود ہاجز ہو جائے تو کون اس کی دستگیری کرے گا -	۴۳۹
۹۸	۴۱۹	ظالم کو کسی کی بے پروئی کا خیال نہیں ہوتا -	۴۴۰
۴۹	۲۴۴	ظالم کو نصیحت کرنا بے سود ہے -	۴۴۱
۱۹	۹۵	ظالمانہ زندگی سے مرنا ہی اچھا ہے -	۴۴۲
۴۲	۱۶۰	ظلم و زیادتی خلق اللہ پر نہ کرے -	۴۴۳
(ح)			
۴۱	۱۹۴	عابد جزائے طاعت اور رسوا اگر قیمت مال چاہتے ہیں -	۴۴۴
۱۵۸	۶۵۸	عابد جو خدا کی عبادت کرنے کے لئے گوشہ نشین نہ ہو	۴۴۵

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		اس کو کچھ بھی حاصل نہ ہوگا۔	
۱۵۸	۶۵۶	عابد روزہ دار سے سخی اچھا جو خود کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔	۴۴۶
۴۵	۲۱۰	عاجز سمجھ اپنے کو اگر خدا تجھے چشم بعیرت دے۔	۴۴۷
۱۶۲	۶۷۲	عاجز ہی عاجزوں کا حال جانتا ہے۔	۴۴۸
۱۴۸	۶۱۴	عاد توں سے جان سکتے ہیں کہ آدمی کی طبیعت کیسی ہے۔	۴۴۹
۴۲	۱۹۹	عارفوں کی علامت ظاہری ان کی گڈڑی ہے اور ان کی گڈڑی ہی دنیا کو دھوکا دینے کے لئے کافی ہے۔	۴۵۰
۳	۱۲	عاقبت کا سامان آپ ہی اپنی زندگی میں کر لے۔	۴۵۱
۱۶۵	۶۸۵	عالم بے عمل اور پریزگار بے علم مثل درخت پلے ٹرا اور خانہ بے در کے ہیں۔	۴۵۲
۱۵۶	۶۴۹	عالم جو جاہلوں میں ہو مثل اس معشوق کے ہے جو اندھوں میں ہو۔	۴۵۳
۵۷	۲۵۶	عالم جو خود ہی گمراہ ہو دوسروں کی رہنمائی کیا کرے گا۔	۴۵۴
۱۶۰	۶۶۵	عالم ناپریزگار سے جاہل پریشان حال اچھا۔	۴۵۵
۵۶	۲۶۵	عالم وہی ہے جو خود کوئی بُرا کام نکوسے اور دوسروں کو منع کرے۔	۴۵۶
۱۴۷	۵۲۱	عالم ہو کر اپنے من مانے کام کرنے والا مثل اندھے	۴۵۷

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		مشعلی کے ہے -	
۱۰۴	۴۴۱	عبادت الہی کوئی نکرنا اگر اس کے ساتھ خیرات بھی لازمی ہوتی -	۴۵۸
۱۱۹	۴۹۰	عبادت الہی میں وہی مشغول رہ سکتا ہے جس کا دل روزی کے لئے پر اگندہ نہ ہو -	۴۵۹
۱۷۴	۷۱۵	عبرت حاصل کرو اوروں کے مصیبتوں کو دیکھ کر -	۴۶۰
۸	۳۷	عدل کے باعث نوشیرواں کا نام زندہ ہے -	۴۶۱
۱۷۳	۷۱۴	عذاب آخرت میں مبتلا ہو گا اگر کوئی شخص دنیا میں ادب سیکھ کر اچھا راستہ اختیار نہیں کرے گا -	۴۶۲
۹۱	۳۸۹	عشق کرنے کے بعد پرہیزگاری باقی نہیں رہتی -	۴۶۳
۱۴۴	۵۸۴	عقل اور اولاد اپنی اپنی ہر ایک کو اچھی معلوم ہوتی ہے -	۴۶۴
۱۶۸	۶۹۳	عقل کے خلاف ہے دو اکا محض قیاس اور گمان پر کھالینا اور بغیر قافلہ کے نامعلوم راستہ چلنا -	۴۶۵
۸۷	۳۷۷	عقلند آدمی سخت کلام کے ساتھ نرمی سے پیش آتا ہے -	۴۶۶
۱۷۱	۷۰۳	عقلند آدمی سوال کئے بغیر جواب نہیں دیتا -	۴۶۷
۸۴	۳۶۵	عقلند آدمی کی تدبیر بھی بعض وقت کارگر نہیں ہوتی -	۴۶۸
۷۶	۳۳۴	عقلند آدمی کی قدرشل سونے کے ہر جگہ ہوتی ہے -	۴۶۹
۹	۳۹	عقلند چھوٹا ہی کیوں نہ ہو بڑے بیوقوف سے بہتر ہے -	۴۷۰
۱۷۷	۷۲۷	عقلند علمدہ ہو جاتا ہے جب دو شخصوں میں لڑائی دیکھتا ہے -	۴۷۱

صفحہ نمبر	تذکرہ	فلامہ مضمون	صفحہ نمبر
		اور ٹہر جاتا ہے جب صلح دیکھتا ہے۔	
۱۴۸	۶۱۷	عقلندوں کا کام نہیں ہے شیر سے لڑنا اور تلوار پر مکا مارنا۔	۴۷۲
۱۵۶	۶۳۸	عقلندہ مثل صندوقہ عطار کے ہے۔ خاموش اور ہنرنا مانا دان مثل	۴۷۳
		دھول کے ہے۔ آواز تو بند کرتا ہے مگر اندر سے غالی۔	
۹۵	۴۰۳	عقلندوں کو بے وقوفوں سے اور بے وقوفوں کو عقلندوں سے نفرت رہتی ہے۔	۴۷۴
۸۷	۳۷۶	عقلندوں میں باہمی عداوت نہیں ہوتی۔	۴۷۵
۱۱	۵۳۰	عقلندی سے بعید ہے سانپ کو مار کر اس کے بچوں کو پالنا۔	۴۷۶
۱۳۲	۵۳۳	عقلندی نہیں ہے چغندر ری کر کے دو آدمیوں میں لڑائی لگانا۔	۴۷۷
۱۵۷	۶۵۲	عقل بنفس کے پنجہ میں اس طرح پھنسی ہوئی ہے جس طرح کہ عاجز مرد حیلہ باز عورت کے ہاتھ میں۔	۴۷۸
۱۰۹	۴۵۷	عقل و ادب سیکھو۔ کھیل کو دھچوڑو۔ ورنہ آئندہ پتلا وگے۔	۴۷۹
۱۲۶	۶۰۷	علم بڑھ کر جو اس پر عمل نکرتا ہو وہ مثل اس شخص کے ہے جس نے ہل چلایا مگر تخم نہ بویا۔	۴۸۰
۱۲۷	۵۱۹	علم کا پڑھنا دین کے نگہبانی کے لئے ہے نہ شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے۔	۴۸۱

صفحہ نمبر	تعداد	غلافہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۷	۵۱۸	علم کا پڑھنا بے سود ہے جبکہ اس پر عمل نہ ہو۔	۴۸۲
۱۲۷	۵۲۰	علم کو معاذ نہ لیکر پڑھانا اور پارسلانی نمائش کے لئے کرنا گویا اپنے خرمین کو جلانا ہے۔	۴۸۳
۳	۹	عمار میں کس کا ساتھ نہیں دیتیں۔	۴۸۴
۱۲۸	۵۲۲	عمر کو زانیگیاں کرنیوالاش اس شخص کے ہے جس نے روپیہ دیا مگر خرید کچھ نہیں۔	۴۸۵
۴۳	۲۰۰	عمل کرنے کی کوشش کر پھر جو چاہے بہن۔	۴۸۶
۵۳	۲۲۲	عورت اگر گھر میں برہو تو یہ دنیا ہی دشوہر کے خم میں ادوز ہے۔	۴۸۷
۱۰۳	۴۳۹	عورت جو جوان ہو اس کو زریور مرغوب نہیں ہوتا بلکہ مردان مرغوب ہوتا ہے۔	۴۸۸
۱۰۱	۴۲۹	عورت جو جوان ہو وہ اپنے پیہوں میں تیر کا لگنا پسند کرتی ہے مگر بوڑھے مرد کا بیٹھا پسند نہیں کرتی۔	۴۸۹
۵۲	۲۴۳	عیالدار آدمی کو بے فکری نہیں رہتی۔	۴۹۰
۳	۸	عیب جس کو بادشاہ پسند کرتا ہے ہنر ہی سمجھا جاتا ہو۔	۴۹۱
۹۹	۴۲۳	عیب جوئی نگرہ۔	۴۹۲
۴۲	۱۹۶	عیب کو جب دوسروں کے عیوب تیرے رد و بیان کرے گا تو فرد وہ تیرے عیوب دوسروں سے کہے گا۔	۴۹۳

صفحہ نمبر	تفسیر	خلاصہ مضمون	پہ
۵۱	۲۳۲	عیب نہیں چھپ سکتے۔ انسان نہ دیکھ کے تو خدا دیکھتا ہے۔	۴۹۴
۸۹	۳۸۳	عیوب ذاتی ہنر زری معلوم ہوتے ہیں جب تک کہ دوسرے لوگ ظاہر نہ کریں۔	۴۹۵
۱۴۶	۶۰۶	عیوب مخفی کسی کے فاش نہ کرے۔	۴۹۶
(خ)			
۳۶	۱۷۷	عرضندوں کے کام نکال۔	۴۹۷
۶	۲۶	غور کا انجام ذلت ہے۔	۴۹۸
۱۳۷	۵۶۸	غور کرنا اچھا نہیں ہے۔	۴۹۹
۷۶	۳۳۳	غریب آدمی وطن میں بھی مثل مسافر کے تکلیف میں مبتلا رہتا ہے۔	۵۰۰
۳۶	۱۷۳	غریب کی لائی ہوئی چھاجھ میں پانی دو حصہ ہوگا اور ایک حصہ ہی۔	۵۰۱
۱۶۲	۶۷۴	غریب ہمایہ کے گھر سے آگ تک نہ مانگ۔	۵۰۲
۱۱۲	۴۶۶	غلافِ کعبہ کی عظمت اس وجہ سے ہے کہ وہ چند روز بزرگ کی صحبت میں رہا تھا۔	۵۰۳
۹۱	۳۸۸	غلام ایسا ہونا چاہئے جو مضبوط اور نشتی ہو۔	۵۰۴
۱۱۵	۴۷۸	غلام پر زیادہ سختی نہ کر کیونکہ اسے تو نے خریدنا ہے مگر اپنی قدرت سے پیدا نہیں کیا۔	۵۰۵

صفحہ نمبر	تقریب	خلاصہ معنوں	صفحہ نمبر
۱۷۵	۷۱۹	غم وہی اچھا جس کے بعد خوشی حاصل ہو۔	۵۰۶
۱۷۷	۷۲۱	غیب داں خلقت ہوتی تو کوئی بھی آرام نہیں پاتا۔	۵۰۷
<h2>(ف)</h2>			
۱۱۷	۴۸۴	فائدہ کینچے ہوئے شخص کو موت سہل معلوم ہوگی مگر آسودہ حال کو مشکل۔	۵۰۸
۱۴	۷۳	فرمانبردار پر مہربانی کیا کر اگر تو اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہے۔	۵۰۹
۳۳	$\frac{158}{159}$	فرمانبردار ہی میں سرداری ہے۔	۵۱۰
۸۱	۳۵۲	فساد اور جھگڑے کا موقع دکھائی دے تو صبر اور نرمی اختیار کر۔	۵۱۱
۱۰۲	۴۳۶	فصل کے کاٹنے کا وقت آپہنچنے کے بعد کھیت میں سنبھو نہیں لہنا سکتا۔	۵۱۲
۲۰	۱۰۰	فضول خرچی جلد منظرس بنا دے گی۔	۵۱۳
۱۰	۴۹	فقیر آدمی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدمی دوسرے فقیروں کو بخش دیتا ہے۔	۵۱۴
۴۵	۲۱۲	فقیر اگر ہمیشہ ایک حالت پر رہتا تو کسی کی پرواہ نہ کرتا۔	۵۱۵
۱۴۲	۵۸۷	فقیر قانع مالدار سے اچھا ہے۔	۵۱۶
۵۲	۲۳۸	فقیر کا مبر سخی کے خیرات سے اچھا۔	۵۱۷
۳۶	۱۶۹	فقیر کسی کی پرواہ نہ کرتا اگر امید نہ ہوتی۔	۵۱۸

صفحہ نمبر	تعداد	علاصہ معنون	پہ
۸۰	۳۴۸	فقیر کو جہاں رات سا ہوسی وہی مقام اس کا سرا ہے۔	۵۱۹
۵۵	۲۳۷	فقیر لنگر خانے کے روٹی کا خواہاں نہیں ہوتا۔	۵۲۰
۵۸	۲۶۱	فقیروں کا جذبہ صبر و تحمل ہے اگر یہ صفت نہ ہو تو جبہ کا پہننا مکارتی ہے۔	۵۲۱
۶۱	۲۷۵	فقیروں کے طریقوں کی تفصیل	۵۲۲
۱۰۷	۴۵۰	فقیروں کے ناپسندیدہ حرکات کسی کو نہیں معلوم ہوتے۔	۵۲۳
(ق)			
۱۷۹	۷۳۵	قاعی کے دانت شیرینی سے گندھوتے ہیں۔	۵۱۴
۳۵	۱۶۷	قبر میں اعیان اور غویب نہیں پہچانے جاتے۔	۵۲۵
۱۶۲	۴۷۵	قسط کی تکلیف پہچتا ہے تو تکلیف زدہ کے ساتھ کچھ سلوک بھی کر۔	۵۲۶
۱۴۴	۵۹۵	قدر اسی چیز کی ہوتی ہے جو شکل سے ملتی ہے جیسے (عل)	۵۲۷
۱۴۷	۶۱۱	قدر نہ ہوتی شب قدر کی اگر سب راتیں شب قدر ہی ہوتیں۔	۵۲۸
۱۶۱	۴۶۹	فرض ایسے شخص کو نہ جو ناز نہ پڑھا ہو۔	۵۲۹
۷۹	۳۴۵	قسمت اگرچہ مقدم ہے مگر تدبیر کا کرنا بھی شرط ہے۔	۵۳۰
۶۶	۲۹۳	قصابوں کے تقاضے سے گوشت کی تمنایں مرنا اچھا۔	۵۳۱
۱۶۳	۶۷۸	قضا کبھی نہیں ٹلتی کتنی ہی آہ و زاری کر دو۔	۵۳۲

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فلاصیح معنوں	صفحہ نمبر
۱۵۹	۶۵۹	قطروں سے ہی دریا بنتا ہے۔	۵۳۳
۵۲	۲۳۷	قناعت اختیار کر اگر خوش گوار دولت کا خواہاں ہے۔	۵۳۴
۶۳	۲۷۹	قناعت سے زیادہ اور کوئی نعمت نہیں ہے۔	۵۳۵
۶۸	۳۰۴	قوت بازو سے روٹی کما نیوالا کسی کا احسان نہیں اٹھاتا۔	۵۳۶
۱۷۶	۷۲۵	قوت دار بازو رکھنے والے کے لئے یہ فرد نہیں ہے کہ وہ اپنی جو انہروی عاجزوں پر تلائے۔	۵۳۷
۴۳	۲۰۲	قوم کی بے ابروئی ہو جاتی ہے اگر اس میں کا ایک شخص ہی بیوقوفی کرتا ہے۔	۵۳۸
۱۱۳	۴۶۷	قیامت کے دن اعمال پوچھے جائیں گے جب و نسیب نہیں	۵۳۹
۱۱۶	۴۷۹	قیامت کے دن بڑی حسرت ہوگی جب نیکبنت غلام بہشت میں اور بدکار آقا دوزخ میں بھیجا جائے گا۔	۵۴۰
۱۴۷	۶۱۲	قیمت نسل اور پتھر کی ایک ہوتی۔ اگر بدخشاں کے سب پتھر اہل ہوتے۔	۵۴۱
(ک)			
۲۶	۱۲۵	کار مفوضہ کے کرنے میں نہ گھبرا۔	۵۴۲
۱۷۲	۷۱۰	کتا احسان فراموش نہیں ہوتا۔	۵۴۳
۱۴۲	۵۸۵	کتے (دو) ایک مردار پر لڑ مارتے ہیں۔ مگر دس آدمی	۵۴۴

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		ایک دسترخوان پر کھاتے ہیں۔	
۱۲۱	۵۰۰	کتے کو اگر ڈھیلا مارو تو ہڈی بھمک کر خوش ہوتا ہے۔	۵۴۵
۱۰۵	۴۴۴	کتے کو کتنا ہی دھو دپسید کا پسیدہ رہے گا۔	۵۴۶
۱۲۱	۵۰۲	کتے کو گوشت بلجائے تو وہ تیز نہیں کرتا کہ وہ اونٹ کا ہے یا گدھے کا۔	۵۴۷
۴	۱۳	کچے کھیت کو جو شخص کھا ڈالے گا۔ اس کو کھلے کی بوقت خوشی پہننا پڑے گا	۵۴۸
۱۲	۵۸	کتے نے آدمی کا مرتبہ پایا (نیووں کے ساتھ رہنے سے)	۵۴۹
۱۳۳	۵۴۸	کسی کام کو کرنے میں تشویش پیدا ہو تو وہ یہی اختیار کر جو باک فرار کے انجام پائے۔	۵۵۰
۱۷۶	۷۲۶	گمراہوں کو نہ سنا۔	۵۵۱
۲۱	۱۰۵	کینہ اور بے ایمان ہے وہ شخص جو اپنے مالک پر قدم کے تھوڑے سے تغیر پر قدیمی حقوق کو بھول جائے۔	۵۵۲
۶۹	۳۰۶	کینہ دو متمند ہو جانے کے بعد چاٹنی کھانے کی حاجت ہو جاتا ہے۔	۵۵۳
۱۵۰	۶۲۲	کینہ جب کسی ہنرمیں سر پر نہیں ہوتا تو غیبت کرنے لگتا ہے۔	۵۵۴
۷۳	۳۲۲	کینہ کے دروازہ میں سونے کے سنجیں بھی جڑھی ہوتی ہیں وہ شریف نہیں کہا جاسکتا۔	۵۵۵

صفحہ نمبر	تقریب	فلاصہ معنوں	صفحہ
۱۶۰	۶۶۳	کینڈے ساتھ نرمی سے پیش آنے سے اس کا غور و بڑھ جاتا ہے۔	۵۵۶
۱	۵۶	کینڈے کی صحبت سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔	۵۵۷
۱۱۵	۴۷۷	کینڈے کو بڑے بڑے خدمات عقل مند لوگ نہیں دیتے۔	۵۵۸
۶۹	۳۰۶	کینڈے ہے جو اپنی قوت سے ناتوان کا ہاتھ مروڑے۔	۵۵۹
۶۵	$\frac{۲۸۸}{۲۸۹}$	کھانا زیادہ کھا بجا ہے تو وہ نقصان کرے گا۔	۵۶۰
۶۴	۲۸۵	کھانا (غذا) صرف زندہ رہنے اور عبادت کرنے کیلئے	۵۶۱
۶۵	۲۸۷	کھانا متوسط مقدار میں کھانا چاہئے۔	۵۶۲
۱۱۸	۴۸۶	کھانا کم کھانے سے آدمی فرشتہ نہلت بنتا ہے۔	۵۶۳
۱۵۰	۶۶۶	کھانا کھانے میں (داناؤں - عابدوں - جوانوں - بوڑھوں اور زندوں کے) فرق ہے۔	۵۶۴
۶۴	۴۸۶	کھانا کم کھانے کی عادت بخنکی کو آسان کر دیتی ہے۔	۵۶۵
۴۴	۲۰۸	کھوئے سکوں کی طرح عیوب مخفی مصیبت کے دن کچھ کام نہ آئیں گے۔	۵۶۶
۹۷	۴۱۲	کیچڑ زیادہ ہو جاتا ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔	۵۶۷
		(گ)	
		گدھا اچھا شیر مردم خوار ہے۔	۵۶۸

صفحہ نمبر	تعداد	مضمون خلاصہ	صفحہ نمبر
۱۰۵	۴۴۵	گدھا گرگہ گوبھی جا کر اُسے تو گدھا ہی رہے گا۔	۵۶۹
۲۹	۱۴۰	گدھا صرف بوجہ اٹھانی کی وجہ سے عزیز ہے۔	۵۷۰
۱۶۳	۶۷۶	گدھے کا بوجہ زمیں پر گرا ہوا دیکھ پائے تو دل سے اُس پر مہربانی کر۔	۵۷۱
۲۶	۱۲۶	گردشس زمانہ سے ریغیدہ مت ہو۔ صبر کا ثمرہ شیریں ہوتا ہے۔	۵۷۲
۹۶	۴۱۱	گردشس زمانہ نے اچھے اچھے عیش کئے ہوئے لوگوں کی قبروں کے اطراف میں بھی کانٹے اگادئے۔	۵۷۳
۱۶۰	۶۶۴	گناہ بڑا ہے خصوصاً عالم کیلئے تو بہت ہی بُرا۔	۵۷۴
۴۱	۱۹۳	گنہگار تو یہ کرتے ہیں عارف بخشش چاہتے ہیں۔	۵۷۵
۵۷	۲۶۰	گنہگاروں کو بھی شفقت کی نظر سے دیکھو۔	۵۷۶
۲۲	۱۰۸	گوشہ عاقبت اختیار کرنے سے کوئی عیب جوئی اور حرف گیری نہیں کر سکتا۔	۵۷۷
۸۰	۳۴۷	گم چھوڑ نیکے بعد کل دنیا اپنی ہی جگہ ہے۔	۵۷۸
۱۰۰	۴۲۵	گم تو گرنے کو ہے اور صاحب مکان اُس کے نقش و نگار وغیرہ کی فکر میں ہے۔	۵۷۹
۹	۴۱	گھوڑا دُبلایا کیوں نہ ہو گدھے سے اچھا۔	۵۸۰
۹	۴۴	گھوڑا ہی لڑائی میں کام آتا ہے (دُبلایوں نہ ہو) بیل کام نہیں آتا۔	۵۸۱

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فلاصلہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۲	۶۷۳	گھوڑے سوار کو کپڑے میں دھسے ہوئے گدھے کا خیال بھی ضرور ہے۔	۵۸۲
<h1>دل</h1>			
۸۴	۳۶۷	لاطیع کی گردن اونچی ہوا کرتی ہے۔	۵۸۲
۱۰۱	۵۹۶	لاپٹی ایک جہان لیکر بھی بھوکا ہی رہتا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہوتا ہے۔	۵۸۴
۱۲۱	۴۹۹	لاپٹی کی سیری کبھی نہ ہوگی۔	۵۸۵
۱۲۱	۵۰۱	لاپٹی انش کو بھی دسترخوان بچھتا ہے۔	۵۸۶
۲۱	۱۰۲	لاپٹی کا دروازہ اپنے اوپر کھولنے کے بعد پراسس کو سختی سے بند کر دینا چاہئے۔	۵۸۷
۶۵	۲۹۰	لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں جب معدہ بھرا ہوتا ہے۔	۵۸۸
۱۳۲	۵۴۲	لڑائی جو دو شخصوں میں ہوتی ہے وہ مثل آگ کے ہے اور چغلیوں اور اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہوتا ہے۔	۵۸۹
۸۱	۳۵۴	لڑائی کا موقع دکھائی دے تو نرمی اختیار کر۔	۵۹۰
۳۳	۲۰۲	لڑائی کے تیار نامردوں کے جسم پر بے سود ہیں۔	۵۹۱
۱۳۹	۶۱۸	لڑائی نکرست ہاتھی سے۔	۵۹۲
۱۳۸	۶۱۶	لڑائی (نینڈھے سے) کر چکا تو جلد اپنا سر ٹوٹا ہوا دیکھے گا۔	۵۹۳

صفحہ نمبر	تعداد	فلامہ مضمون	صفحہ نمبر
۷۷	۳۳۸	رنگ میں نرمی اور دلیری کی صفت ہو تو اس کو کوئی اندیشہ نہیں ہے۔	۵۹۲
۱۳۴	۵۵۰	لڑائی نکر اس سے جو صلح چاہے۔	۵۹۵
۱۴۷	۶۰۹	لڑنے میں ہوجیت نہی وہ معاملہ کا بھی ٹھیک نہ ہوگا۔	۵۹۷
۵	۱۸	لڑتو ایسے شخص سے جس پر غالب آسکویا اپنے کو بچا سکو۔	۵۹۷
۱۵۷	۶۵۱	عمل کو (جو چہرے مگر برسوں کے بعد عمل بتاتا ہے) دم بھر میں نہ توڑ۔	۵۹۸
۱۰۸	۶۵۲	لکڑی روکھ جانے کے بعد موڑی نہیں جاسکتی۔	۵۹۹
۴۸	۶۲۰	لنگڑا اگر صاف منزل طے کر جاتا ہے اور تیز گھوڑا رکھتا ہے	۶۰۰
۱۰۵	۴۴۲	لوہے کا جو ہر ہی اچھا نہ ہو تو کوئی صیقل گراؤ اس کو اچھا نہیں بنا سکتا۔	۶۰۱
۱۱۵	۶۷۵	لیاقت دولت کے جمع کرنے میں نہیں ہے بلکہ لوگوں کے دلوں کو اپنے قبضہ میں لانے میں لیاقت ہے۔	۶۰۲
۹۷	۴۱۲	لیلیٰ کو مجنون کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اس کے دیکھنے کا مجید تجربہ کھلے گا۔ (م)	۶۰۳
۹۲	۳۹۲	نارے میں جو انرد دشمن کو زور ہے اور مستحق عاشق کو محبت ہے (م)	۶۰۴
۱۲۵	۵۱۰	مال آرام کے لئے ہے نہ کہ زندگی مال جمع کرنے کے لئے	۶۰۵

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فلاصلہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۷	۸۷	مالدار (افرونی مال کے) زیادہ تر محتاج ہیں۔	۶۰۶
۶۳	۲۸۲	مانگ لاکرنے کپڑے پہنے سے پراسنے کپڑے پہننا بہتر ہے۔	۶۰۷
۶۷	۲۹۷	مانگنے کی ذلت سے منطقی اچھی۔	۶۰۸
۸۴	۳۶۶	مانگنے والا ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔	۶۰۹
۶۴	۱۱۷	محاسبہ کا ڈر نہیں ہوتا محسب کا حساب پاک ہے۔	۶۱۰
۶۹	۲۲۷	محتاج بجالت زار کچھ مانگے تو (خوشی سے) دے۔	۶۱۱
۸۰	۳۵۰	محتاج کسی پر زور چلا نہیں سکتا۔	۶۱۲
۶۹	۲۲۶	محتاج اور مصیبت زدوں کی مدد کر جب تیرا زمانہ عروج پر ہو	۶۱۳
۶۲	۱۵۵	محسن سے اتفاقیہ طور پر تکلیف بھی پہنچے تو تو اس کو معاف کر۔	۶۱۴
۶۴	$\frac{۲۰۶}{۲۰۷}$	محفل کی محفل آزر وہ ہو جاتی ہے اگر اس میں کوئی ڈاؤن ہو	۶۱۵
۱۶۷	۶۹۲	محنت سے پیدا کیا ہوا ساگ اور سرکہ۔ گاؤں کے چودھری کے حلوے سے اچھا۔	۶۱۶
۵۷	۲۵۸	مدعی کا بیان صحیح نہیں سمجھا جاسکتا۔	۶۱۷
۶۳	۱۱۱	مذاق اور سخراپن چھوڑ اور اپنے مرتبہ پر قائم رہو۔	۶۱۸
۶۱	۲۷۴	مرنے وقت بجز کفن کے اور کچھ رہا تو نہیں لیجاتے	۶۱۹

صفحہ نمبر	تقریب	فلاں مضمون	صفحہ نمبر
		امیر ہوں یا خویب -	
۱۶۶	۶۸۷	مرد بے مروت مثل عورت کے ہے۔ اور ملاچی پر ہنگامہ	۶۲۰
		مثل کُیرے کے۔	
۱۰۱	۴۳۱	مرد کی زینت مرد مٹی ہے اور عورتوں کی زینت خوب روٹی	۶۲۱
		اور خوش لباسی۔	
۱۶۶	۶۸۶	مردم آزار فقیر سے نیک خوش پایا ہی اچھا۔	۶۲۲
۱۴۲	۵۹۱	مردم آزار کا مددگار معیبت کے دن کوئی نہیں ہوگا۔	۶۲۳
۲۹	۱۴۱	مردم آزار انسان سے گدے اور بیل اچھے ہیں۔	۶۲۴
۹	۴۵	مردوں کو کوشش کرنا چاہئے۔	۶۲۵
۱۰۰	۴۲۷	مرض جب بڑھتا ہے تو گنڈا اور تعویذ کچھ کام نہیں آتے۔	۶۲۶
۸	۳۶	مرنا تخت پر ہو یا زمین پر یکساں ہے۔	۶۲۷
۱۰۰	۴۲۶	مرنیوالا تو مر رہا ہے اور اس کی عورت اس کو صندل	۶۲۸
		مل رہی ہے۔	
۶۹	۳۱۰	مسافر کی کمر میں بھوک کے وقت اشرفی اور ٹھیکری یکساں	۶۲۹
۴۶	۲۱۵	مسافر کو جان کی امید چھوڑ دینی چاہئے اگر وہ رات کے وقت	۶۳۰
		جنگل میں سو جائے۔	
۹۴	۴۹۹	شفاق رکھنا نیرار کر دینے سے اچھا ہے۔	۶۳۱
۱۵۶	۶۴۷	شک وہ ہے جو خود ہی خوشبودے تک عطار اس کو	۶۳۲

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ مضمون	صفحہ نمبر
		بیان کرے -	
۱۵۱	۶۲۸	مشورہ عورتوں سے اور سخاوت مفردوں کے ساتھ کرنا چاہیے	۶۳۳
۱۴	۷۲	مصیبت کے زمانہ میں فریاد رسی چاہتا ہے تو بخشش کیا کر۔	۶۳۴
۴۲	۱۹۸	مضمون خط کا وہی جانے جس نے اس کو لکھا ہے۔	۶۳۵
۲۹	۱۳۹	مطلوب کے آہ کا اثر جتنی ہوئی آگ سے بھی تیز ہوتا ہے۔	۶۳۶
۵۰	۲۳۰	معرفت کی روشنی دیکھا جاتا ہے تو پیٹ کو کھانے سے زبردستی روک دیتا ہے۔	۶۳۷
۹۴	۴۰۲	معتوق سے ملنے کے اشتیاق میں مزنا ہی شہر طاعت ہے۔	۶۳۸
۹۴	۴۰۱	معتوق کو اپنا دل دنیا گویا اپنی دائرہ اس کے حوالہ کرنا ہی ہے۔	۶۳۹
۱۶۹	۴۹۶	معلوم ہو جانے والی بات کے پوچھنے میں جلدی نہ کر۔	۶۴۰
۴۵	۲۰۹	مفرد اپنے سوا اور کسی کو نہیں دیکھتا۔	۶۴۱
۵۸	۲۶۴	مفرد رہنے کے بل کرے گا۔	۶۴۲
۱۳۵	۵۵۵	مفرد ہر ٹہری میں ہے اور آدمی ہر لباس میں۔	۶۴۳
۱۲۱	۴۹۸	مفلوسوں کی (حرم کی) آنکھ کا بھرا محال ہے اگر جنگل کی ریٹی موتی بھی بن جائے۔	۶۴۴
۱۲۰	۴۹۳	مفلس ہے درحقیقت وہ شخص جو خدا کی اطاعت و عبادت میں کم اور دولت میں اوروں سے بڑا ہوا ہو۔	۶۴۵
۶۶۱	۶۶۸	مقابلہ نہیں کر سکتا شیطان خدا کے خاص بندوں کا اور بادشاہ مفلوسوں کا۔	۶۴۶

صفحہ نمبر	تعداد	خلاصہ معنوں	صفحہ نمبر
۷۲	۳۲۱	مفسوم بغیر شکار اور قضا کے بغیر موت نہیں آتی۔	۶۴۷
۵۳	۲۲۰	ملا مت اپنے اوپر کرتا رہے گا تو کسی کی جھڑکی توڑنے سے گا۔	۶۴۸
۱۳۷	۵۶۵	ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بادشاہ بے علم اور زاہد بے علم۔	۶۴۹
۱۵۸	۶۵۵	ملک رانی کے قبل۔ تمیز۔ تدبیر۔ اور عقل ضرور ہے۔	۶۵۰
۱۲۸	۵۲۳	ملک کی رونق اور دین کی ترقی۔ عقل مندوں اور پرہیزگاروں سے ہوتی ہے۔	۶۵۱
۶۳	۲۸۳	منت ہمایہ اٹھا کر بہشت میں جانا اور دوزخ کا عذاب سہنا دونوں برابر ہے۔	۶۵۲
۳۵	۱۶۷	موت آنے کے بعد بادشاہ اور فقیر میں تمیز باقی نہیں رہتی۔	۶۵۳
۷۹	۳۳۶	موت آئے بغیر آدمی نہیں مرتا پھر بھی آدمی اڑدے کے منہ میں عداوت جانا چاہئے۔	۶۵۴
۷۳	۳۲۲	موت جب آپہنچتی ہے تو جھاگنے والے کے پاؤں کو بھی بانڈھ دیتی ہے۔	۶۵۵
۱۶۳	۶۷۷	موت سے پہلے مرنا اور مفسوم سے بڑھ کر کھانا بعد از عقل ہے۔	۶۵۶
۱۶۴	۶۸۱	موت کے آئے بغیر شیر بھی نہیں کھائے گا۔	۶۵۷
۷۸	۳۳۹	موتی جو اچھا ہوتا ہے ہر شخص اس کا خریدار ہوتا ہے۔	۶۵۸
۱۵۵	۶۴۱	موتی کی نفارت نہیں جاتی مگر وہ کپڑے میں بھی گر پڑے۔	۶۵۹

صفحہ نمبر	تاریخ	علاحدہ مضمون	صفحہ نمبر
۱۷۸	۷۳۱	موعد کی شناخت یہی ہے کہ اس کو نہ دولت کی پرواہ ہو نہ تلوار کا خوف۔	۶۶۰
۴۵	۲۱۱	مور باد وجود خوبصورت ہونے کے اپنے پاؤں کے برے ہونے سے شرمندہ رہتا ہے۔	۶۶۱
۱۷۰	۷۰۰	مہربانی کرے کوئی شخص تو تو اس کے پاؤں کی خاک بن	۶۶۲
۲۱	۱۰۳	میٹھا پانی جہاں ہو گا وہیں آدمی جانور اور چیونٹیاں جمع ہونگے۔	۶۶۳
(ن)			
۱۱	۵۳	نااہل کو تربیت کرنا بے سود ہے۔	۶۶۴
۱۲	۶۳	نااہل کو تربیت کرنے سے بھی آدمی نہیں بن سکتا۔	۶۶۵
۶۸	۳۰۳	نااہل کے جسم پر جامہ زربفت و سیاہی سے جیسے دیوار پر سنہری کام۔	۶۶۶
۳۰	۱۴۷	نااہل ہے مگر نجات و رتو اس کی تعظیم کر۔	۶۶۷
۱۱۵	۴۷۷	نا تجربہ کار آدمی سے کام لینے کے بعد شرمندگی حاصل ہوگی۔	۶۶۸
۱۸	۸۹	نا توانوں سے مقابلہ کرنا بیجا ہے۔	۶۶۹
۱۶۹	۴۹۸	نادانی کا دعبہ ضرور لگے گا اگر نادانوں کی صحبت اختیار کر لے گا۔	۶۷۰
۱۶۹	۵۹۸	نادان کے لئے خاموشی اچھی۔	۶۷۱

صفحہ نمبر	تقریب	ملاحدہ مضمون	صفحہ نمبر
۸۴	۳۶۵	نادان لڑکے سے بھی بعض وقت نشانہ لگاتا ہے۔	۶۷۲
۱۵۳	۶۳۵	نادان سے لڑنیوالے قطعہ کو۔ اپنی عزت کی امید نہ رکھنی چاہئے۔	۶۷۳
۱۴۹	۶۲۰	نازک آدمی کی مجال تمہیں کہ بہادر سے لڑے۔	۶۷۴
۱۴۲	۵۸۳	نازکرا اپنی خوش بیانی۔ نادانوں کی خوشامد اور اپنے غرور پر۔	۶۷۵
۱۷۲	۷۰۹	ناشکر گزار انسان سے شکر گزار کتا اچھا۔	۶۷۶
۹۹	۴۲۱	ناعاقبت اندیش آخر پر نقصان اٹھاتا ہے۔	۶۷۷
۱۱۳	۴۶۸	نالائقی اولاد کے پیدا ہونے سے سانپ کا پیدا ہونا۔	۶۷۸
۹	۴۶	نالائقی عقلمندوں پر سبقت نہیں لیجا سکتے۔	۶۷۹
۱۵۵	۶۴۲	نالائقیوں کو تعلیم و تربیت کرنا بیفائدہ ہے۔	۶۸۰
۱۶۱	۶۷۰	نام افسس شخص کا مرنے کے بعد نہیں لیا جاتا جس سے کچھ فائدہ نہ پہنچا ہو۔	۶۸۱
۱۶۸	۶۹۵	نامعلوم بات کے پوچھنے میں مشرم نکرنا و انانی کی علامت ہے۔	۶۸۲
۸	۳۷	نشان کسی کا زمین کے اوپر باقی نہیں رہا کتنے ہی اچھے اسمے نامور ہو گزرے۔	۶۸۳
۹۵	۴۰۸	نشہ اس شخص کا جو کسی کے حسن بر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو روز قیامت کے صبح کو اترے گا۔	۶۸۴

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	فلامہ مضمون	صفحہ نمبر
۵۶	۲۵۲ ۲۵۴	نصیحت اثر نہیں کرتی ایسے شخصوں کی جو دوسروں کو ترک دنیا کی نصیحت کریں اور آپ روپیہ جمع کریں۔	۶۸۵
۵۰	۲۲۹	نصیحت کے باتیں نادانوں کو مذاق معلوم دیتے ہیں۔	۶۸۶
۱۳۵	۵۵۹	نصیحت کو دشمن کے سنار و اسے مگر اُس پر عمل کرنا خطا ہے۔	۶۸۷
۵۷	۲۵۷	نصیحت کو دل سے ستوا اگرچہ نامح کا عمل برعکس کیوں نہ ہو۔	۶۸۸
۵۷	۲۵۹	نصیحت کو دل سے ستنا چاہئے۔	۶۸۹
۱۱۰	۴۵۹	نصیحت کے جا کوئی گھنے یا نہ گھنے۔	۶۹۰
۱۴۹	۶۲۲	نصیحت نہیں ستنا تو ملامت کرنے پر چپ رہ۔	۶۹۱
۱۴۹	۶۲۱	نصیحت نہ گھنے والا گویا ملامت ستنا چاہتا ہے۔	۶۹۲
۹۵	۴۰۴	نفرت رہتی ہے عقلمندوں کو بے وقوفوں سے اور بے وقوفوں کو عقلمندوں سے۔	۶۹۳
۱۷۳	۷۱۱	نفس پرور کو نہ ہنر اے گا۔ نہ بے ہنر سرداری کے لائق ہوگا۔	۶۹۴
۱۱۷	۴۸۵	نفس کی جتنی خاطر داری کی جائے گی اتنی ہی وہ زیادہ دشمنی کریگا۔	۶۹۵
۱۱۸	۴۸۷	نفس کی خواہش پوری کرنے سے وہ اور زیادہ سرکشی کرتا ہے۔	۶۹۶
۱۲۵	۵۱۲	نماز نہ پڑھ اُس شخص کے جنازہ پر جس نے عمر بھر مال جمع کیا اور کچھ خرچ نہیں کیا۔	۶۹۷
۹۱	۳۸۷	نوکر سے ہنسی مذاق کیا جائے گا تو کوئی عجب نہیں کہ وہ مالک پر بھی حکومت کرنے لگے۔	۶۹۸

صفحہ	تیسرا	علاقہ مضمون	صفحہ
۱۱۶	۴۸۰	نوکروں پر بیجا خفگی نہ کرنی چاہئے۔	۶۹۹
۲۷	۱۷۸	نوگری کو کے سنہری پٹکے باندھے رہنے سے جوگی روٹی پر بس کرنا اچھا	۷۰۰
۲۲	۱۰۷	نوگری کرنے سے بے کار رہنا اچھا۔	۷۰۱
۱۲۵	۵۱۱	فیکجوت وہی ہے جس نے کھایا اور فائدہ اٹھایا اور بدبخت وہ ہے جس نے جمع کیا اور مر گیا۔	۷۰۲
۵۱	۲۳۳	نیک روش اختیار کرنا کہ دشمن تیرے عیوب نہ بیان کر سکے۔	۷۰۳
۲۸	۱۳۵	نیک شخص کا نام ہمیشہ زندہ رہتا ہے مثل نوشیروان عادل کے	۷۰۴
۴۰	۱۹۱	نیک نامی کو گزشتہ لوگوں کے نہ مٹا۔	۷۰۵
۱۴۳	۵۹۰	نیکی جو مردہ الحالی میں نہیں کرتا وہ مغلی کے زمانہ میں سختی اٹھائیگا۔	۷۰۶
۸	۳۸	نیکی کچھ نہ کچھ اپنے مرنے کے قبل ہی کر لے۔	۷۰۷
۲۹	۱۴۳	نیکی کر اگر خدا کی مہربانی چاہتا ہے۔	۷۰۸
۶۲	۲۷۶	نیکی کے باعث ہی حاتم کا نام مشہور ہے۔	۷۰۹
(۶)			
۳۶	۱۷۰	وزیر فرشتہ بنجاتا اگر خدا سے بھی اتنا ہی ڈرتا جتنا کہ وہ اپنے بادشاہ سے خوف گرتا ہے۔	۷۱۰
۳۸	۱۸۱	وزیر مثل طیب کے ہوتا ہے۔	۷۱۱
(۷)			

صفحہ نمبر	تفسیر	علامہ مضمون	صفحہ نمبر
۳۷	۱۷۹	ہاتھ باندھ کر امیروں کے سامنے کھڑا رہنے سے تیلیوں میں چونا پکانا اچھا۔	۷۱۲
۷۴	۳۲۵	ہاتھ پھیلا کر رتی بھر ماندی مانگنے سے اس ہاتھ کا کاٹنا اچھا	۷۱۳
۳۱	۱۵۰	ہاتھی کے پاؤں کے نیچے تیرا بھی وہی حال ہو گا جو حال ایک چیونٹی کا تیرے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے۔	۷۱۴
۳۰	۱۲۵	ہڈی کا ٹکٹنا آسان ہے مگر وہ پیٹ پھاڑے بغیر نہیں رہے گی۔	۷۱۵
۹۲	۳۹۴	ہرن کی آزادی باقی نہیں رہتی جب اس کے گلے میں رسی پڑ جاتی ہے۔	۷۱۶
۵۹	۲۶۸	ہم سفر نہیں جو سفر میں تھکو جلدی کر کے چوڑوینا چاہے۔	۷۱۷
۱۵۶	۶۴۶	ہنر اگر تجربہ میں موجود ہو تو ذات بتلانا بے سود ہے۔	۷۱۸
۱۰۵	۴۴۶	ہنر سیکھ (کیونکہ) اس سے بڑھ کر کوئی دولت پایدار نہیں ہے۔	۷۱۹
۸۰	۳۴۹	ہنر مند کی قسمت جب ناموافق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا ہے جہاں اس کا نام تک کوئی نہ جانتا ہو۔	۷۲۰
۶۷	۲۹۶	ہنس ٹکھ جا اگر کسی کے پاس حاجت لیجانا ہو۔	۷۲۱
۵۳	۲۴۱	ہوا کو نہ روک جب وہ پیٹ میں تھلینے دینے لگے۔	۷۲۲

صفحہ	نمبر	علاقہ مضمون	نمبر
۱۶۴	۶۷۹	ہوا کے فرشتے کو چراغ بیوہ کے بجھنے کا غم نہیں ہوتا۔	۷۲۳
۴۰	۱۹۰	ایچ میں تخت۔ بخت اور حکومت وغیرہ (کیونکہ ان کو) اثبات نہیں۔	۷۲۴
		(د)	
۵۲	۲۳۵	یکساں حالت کبھی کسی کی نہیں رہتی۔	۷۲۵

اللہ

الحمد للہ العظیم

کلمہ

اقوال

ترجمہ و جمل

کلمہ

ویسا چہ
بیت

از دست و زبان کہ برآید
کز چہرہ شکرش برآید

قطعہ

بندہ ہماں بہ کہ ز تعقیب خویش
عذر بدرگاہِ خدائے آورد
ور نہ سزاوار خداوندیش
کس نہ تواند کہ بجائے آورد

پرودہ ناموس بندگان بگناہِ فاحش نہ
وژود و طیفہ روزی بہ خطائے منکر
نہ بٹرو۔

قطعہ

اے کریمے کہ از خزانہ غیب

ویسا چہ
بیت

کس کی زبان اور کس کا قلم ہے
جو اُس کے (خداوند کریم کے) شکر یہ
کالحق ادا کر کے۔

قطعہ

بندہ وہی اچھا جو اپنے گناہوں کی دگاہ
ایندی میں معافی پا ہے ورنہ کس کی
قدرت ہے کہ اُس کی خداوندی کے
لائق (خدمات) بجلا سکے۔

بندوں کے گناہوں کے شرمناک
پرودہ کو فاش نہیں کرتا۔ اور خطائی
بد کے سرزد ہونے پر کسی کی روزی
بند نہیں کرتا۔

قطعہ

اے کریم جیکہ نصاریٰ اور آتش پرستوں

بیٹے	اقوال	ترجمہ حاصل	ترجمہ حاصل
۴	گہر تر سا وظیفہ خورداری دوستان را کجا کنی مسروم تو کہ بادشمنان نظر داری	کو بھی تو اپنے خزانہ غیب سے رزق پہونچاتا ہے۔ اور دشمن پر نظر عنایت رکھتا ہے تو اپنے دوستوں کو کیونکر ناامید کرے گا۔	دیا ہے
۵	ابرو با دو مہ و خورشید و فلکے رکازند تا تو نالے بکف آرمی و بغفلت خوئی ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرماں نباشی	ابر۔ ہوا۔ آفتاب۔ ماہتاب اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں تاکہ تجھے آب و دانہ میسر ہو۔ اور تو ان کو غفلت کے ساتھ (خدا کی یاد کے بغیر) نہ کھائے (جبکہ وہ سب تیرے لئے سرگرداں اور خدا کے فرماں بردار ہیں تو انصاف سے بعید ہے کہ تو خدا کا حکم بجا نہ لائے۔	قطعہ
۶	کرم میں و لطف خداوندگار گنہ بندہ کرمست و او شرمسار	خداوند کریم کے مہربانیوں اور بخششوں کو دیکھ (کہ) گناہ تو بندہ کرتا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا ہے۔	بیٹ
۷	کانرا کہ خبر شد خبرے بازیناد	جن کو اصل حال معلوم ہو گیا ان کو اس	از قطعہ

تعداد	ترجمہ و حاصل	اقوال	تعداد
دبیاچہ	طرف کا خیال ہی نہیں رہتا۔		
	ازرباعی	ازرباعی	
۸	ہر عجیب جس کو بادشاہ پسند کرے ہنس رہے	ہر عجیب کہ سلطان بہ پسند ہنس رہتا	۸
	نظم	نظم	
۹	جو آیا اس نے نئی عمارت بنائی	ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	۹
۱۰	مر گیا اور عمارت دوسروں کے لئے	رفت و منزل بدیگرے پرداخت	۱۰
۱۱	خالی کر رکھا۔ اس دوسرے نے ابھی	واں دگر پخت پھینیں ہوئے	۱۱
۱۲	ایسی ہی ہوس کی (مگر یہ عمارت کسی	دیں عمارت بس نہر دیکھے	۱۲
۱۳	ساتھ نہیں گئی۔		۱۳
۱۴	جو دوست دوستی پر قائم نہیں رہتا اس	یار ناپائدار دوست مدار	۱۴
۱۵	سے دوستی نہ رکھ۔ یہ بے وفادار دوستی کے	دوستی را نشاید این غدار	۱۵
۱۶	لائق نہیں ہوتا۔		۱۶
۱۷	نیگ اور بد دونوں کو بھی آخر مرنا ہے	نیک و بد چوں ہی بہ باید مرؤ	۱۷
۱۸	دگر خوش نصیب وہی ہے جو نیکی	خنگ آن کس کہ گوئے نیکی بڑ	۱۸
۱۹	کی بازی لے گیا۔		۱۹
۲۰	اپنی قبور عیش و آرام کا سامان آپ	برگ عیش بگور خویش فرست	۲۰
۲۱	ہی پہلے بھیج۔ تیرے بعد تیرے لئے	کس نیار وز پس ز پیش فرست	۲۱
۲۲	وہاں کوئی نہیں بھیجے گا۔		۲۲

کلمہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
	<p>جس شخص نے کہ اپنی کچی کھیتی کھالی کھلا کے وقت اس کو خوشے چٹا پڑے گا قطعہ</p>	<p>ہر کہ مزرع خود خورد بخوید وقت خرمش خوشہ باید چید قطعہ</p>	۱۳
دیاچہ	<p>اب کہ تجکوبات کرنیکی قدرت ہے اے بھالی لطف و خوشی سے باتیں کر دکیونکہ جب کل موت کا پیام پہنچے گا تو خود بخود زبان بند رہے گی۔ قطعہ</p>	<p>کونست کہ امکان گفتار هست بگو اے برادر با لطف و خوشی کہ فردا چو یک اجل در رسد بکلم ضرورت زباں در کشی قطعہ</p>	۱۴
	<p>حقلند کے منہ میں زبان کیا ہے دگویا افزانہ صاحب ہنر کے دروازہ کی کنجی ہے۔ جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ جو اہر فروش ہے یا باطلی۔ قطعہ</p>	<p>زباں درد بان خرد مند پیت کلید در کنج صاحب ہنر چو در بستہ باشد چہ داند کے کہ جو ہر فروش است یا پیلور قطعہ</p>	۱۵
	<p>اگرچہ خاموش رہنا حقلند کے پاس اوجے دگر مصلحت کے وقت یہی بہتر ہے کہ بات کرنے کی کوشش کی جائے۔</p>	<p>اگرچہ پیش خرد مند خامشی است بوقت مصلحت اس بہ کہ در سخن کوشی</p>	۱۶

بیگ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیگ
۱۷	دو چیز طرہ عقل است دم فرو بستن بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی	دو باتیں عقل کے خلاف ہیں۔ بات کرنے کے وقت خاموش رہنا۔ اور خاموش رہنے کے وقت بات کرنا۔	ویا چہ
۱۸	چو جنگ آوری باکے برستیز	بیت	بیت
۱۹	کہ ازوے گزیرت بودیا گزیز ہرچہ نیاید و بستگی را نشاید۔	جب لڑنا ہے تو ایسے شخص سے لڑ کہ تو اُس پر غالب آسکے یا ہماگ جا جو چیز کہ بہت دن نکلے والی نہو اُس پر دل نہ لگانا چاہئے۔	بیت
۲۰	از قطعہ دولت جاوید یافت ہر کہ نکونام کز عقبش ذکر خیز زندہ کند نام را	از قطعہ جس شخص نے کہ اپنی زندگی نیک نامی سے بسر کی اُس نے دولت جاوید پائی کیونکہ اُس کے مرنے کے بعد ذکر خیر اُس کے نام کو زندہ کرتا رہیگا	از قطعہ
۲۱	حاجت مشاطہ نیت روئے وللا	دل کو فرحت بخشنے والی حین عورت کے لئے مشاطہ کی ضرورت نہیں ہے	از قطعہ
۲۲	مثنوی سخنداں پروردہ پیسہ کہن بندیشد انکہ گوید سخن	مثنوی جو شخص کہ گفتگو مناسب و نامناسب کو جاتا ہو جس کی ساری عمر تقریر کرنے	مثنوی

تجزیہ و حاصل	اقوال	تجزیہ
<p>میں گزری ہو اور زمانہ دیدہ ہو وہ سوچنے دیا چہ کے بعد بات کرتا ہے۔</p> <p>از لفظ</p> <p>بے سوچے سمجھے بات نکر۔ ویر سے بولے تو مفایقہ نہیں مگر اچھی طرح۔</p> <p>سوچ اور اس کے بعد بولنے پر آمادہ ہو اور بس کر کہنے کے قبل ہی ختم کر۔</p> <p>گویائی کے سبب سے ہی آدمی کو حیوان پر شرف ہے اگر تو اچھے بات نکرے تو تجھ سے حیوان اچھا۔</p> <p>از لفظ</p> <p>جو شخص کہ غور سے گردن اٹھاتا ہے وہ اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔</p> <p>پہلے سوچنا بعد بولنا چاہئے۔ کیونکہ پایہ تیار کرنے کے بعد ہی دیوار اٹھائی جاتی ہے۔</p> <p>از قطعہ</p> <p>چوہوں کے پکڑنے میں بلی شیر ہے</p>	<p>از لفظ</p> <p>مزن بے آمل بگفتار دم فلو گوئے گردیر گوئی چہ غم</p> <p>بیدیش و انگہ بر آور نفس وزاں پیش بس کن کہ گویند بس</p> <p>منطق آدمی بہتر است از دو اب دو اب از تو بہ گنگوئے مو اب</p> <p>از لفظ</p> <p>ہر کہ گردن بد جوئی افسار زد خویش تن را بگردن اندازد</p> <p>اول اندیشہ آنگے گفتار پائے بست آمدت و پس دیوار</p> <p>از قطعہ</p> <p>گر بہ شیرست در گرفتن موش</p>	<p>۲۳</p> <p>۲۴</p> <p>۲۵</p> <p>۲۶</p> <p>۲۷</p> <p>۲۸</p>

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
دیباچہ	لیکن چیتے کے مقابلہ میں وہ مثل چوہے کے ہے۔	لیک موش ست در مصاف پتنگ	۲۸
..	<p>مصرع</p> <p>اپنی مرومی کو آزما پھر شادی کر۔</p> <p>پہلا باب</p> <p>بادشاہوں کے خصلتوں کے مذکور میں</p>	<p>مصرع</p> <p>مردیت بیاز مانے وانگہ زن کن</p> <p>باب اول</p> <p>در سیرت بادشاہان</p>	۲۹
باب ح ۱	جو شخص کہ اپنی جان سے ناامید ہوتا ہے وہ جو کچھ دل میں آئے بک دیتا ہے	ہر کہ دست از جاں بشوید۔ ہر چہ در دل دارو بگوید۔	۳۰
..	<p>بیت</p> <p>جب ضرورت کے وقت بھاگنے کا موقع نہیں ملتا۔ تو تیز شمشیر کے سر کو (پسپلا) ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے۔</p>	<p>بیت</p> <p>وقت ضرورت چو نمنا ند گریز دست بگیرد شمشیر تیز</p>	۳۱
..	مصلحت آمیز جھوٹا فتنہ انگیز راستی سے بہتر ہے۔	دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔	۳۲
..	<p>بیت</p> <p>بادشاہ جس کے کہنے کے مطابق عمل کرتا ہوا اس کو نیکی کے سوا کوئی بات کہنا لازم نہیں۔</p>	<p>بیت</p> <p>ہر کہ شاہ آن کند کہ او گوید حیف باشد کہ جز نگو گوید</p>	۳۳

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۷	<p style="text-align: center;">نظم</p> <p>اے بھائی دنیا کسی کا ساتھ نہیں دیتی ہے اس لئے خدا سے ہی دل لگا اور بس سلطنت اور دنیا پر اعتبار نکر اس کو پشت پناہ نہ بنا۔ کیونکہ اُس نے تجھ جیسے بہتوں کو پرورش کیا اور مار بھی ڈالا۔</p>	<p style="text-align: center;">نظم</p> <p>جہاں اے برادر نماںد بکس دل اندر جہاں آفریں بند و بس مکن تکیہ بر مالک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوں تو پرور و پشت</p>	۳۴
"	<p>جب رُوح جائیکا قصد کر لیتی ہے تخت پر یا زمین پر مرنایکساں۔ ہے</p>	<p>چو آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر روئے خاک</p>	۳۶
"	<p style="text-align: center;">قطعہ</p> <p>بہت سے نامور زمین میں دفن کئے گئے گئے ہیں جن کی ہستی کا کوئی نشان زمین پر باقی نہیں رہا۔ اگرچہ نوشیرواں کو مگر بہت زمانہ گزرا۔ مگر صرف نیکی کی وجہ سے اُس کا مبارک نام اب تک زندہ ہے</p>	<p style="text-align: center;">قطعہ</p> <p>بس نامور بزمیر زمین دفن کردہ اند کر ہستیش بر وے زمین یک نشان زندت نام فرخ نوشیرواں بعدل گرچہ بے گزشت کہ نوشیرواں نما</p>	۳۷
"	<p>اے بھلے آدمی۔ نیکی کئے جا اور عمر کو غنیمت جان۔ قبل اس کے کہ کسی کے مرنے کی آواز سننے میں آئے۔</p>	<p>خیر کس اے غلاں و غنیمت نما زاں پیشتر کہ بانگ بر آید غلاں نما</p>	۳۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۳	ٹھینگنا عقل مند لیے احمق سے اچھا۔	کو تاہ خرومند بہ از نادان بلند۔	۳۹
۳	جو چیز قدم میں چھوٹی ہے وہ قیمت میں بڑی ہوتی ہے۔	ہر چیز بقامت کہتر بقیمت بہتر۔	۴۰
	از قطعہ	از قطعہ	
۳	عربی گھوڑا اگر دُبلای بھی ہو دُتب بھی (طویل) کے گد ہوں سے اچھا۔	اسپ تازی اگر کضعیف بود ہچساں از طویلہ خسر بہ	۴۱
	رباعی	رباعی	
۳	جب تک کہ آدمی بات چیت نہیں کرتا اُس کی بھلائی اور بُرائی جیسی ہوتی ہے	تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش ہفتہ باشد	۴۲
۳	ہر جنگل کے نسبت خیال نہ کر کہ خالی ہے	ہر بندیشہ گماں میر کہ غالبیت شاید کہ پلنگ خفتہ باشد	۴۳
	از قطعہ	از قطعہ	
۳	لڑائی کے دن دُبلای گھوڑا ہی کام آتا ہے	اسپ لاغرمیاں بکار آید	۴۴
۳	موٹا سیل کام نہیں آتا۔	روز میدان نہ گاؤ پرواری	
۳	بہادر و کوشش کرو۔ ہرگز عورتوں کے	اے مرداں بکوشید۔ تا جامہ زناں پہنید	۴۵
	ایسے کپڑے نہ پہنو۔		
۳	مشکل ہے کہ ہنر مند مر جائیں اور بے	محالت کہ ہنر منداں بمیرند و بے	۴۶
	ہنر ان کے بانٹیں ہوں۔	ہنراں جائے ایشاں بگیزند۔	

سورہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	سورہ
۴۷	بیت کس نیاید بہ زیر سایہ بوم در ہما از جہاں شود معدوم	بیت ہما۔ اگر جہاں سے ناپید بھی ہو جائے تو اٹو کے سایہ کے نیچے کوئی نہیں آئے گا۔	باب ح ۳
۴۸	دہ درویش در گلیمے بچند و دو بادشاہ در اقلیمے نگبند۔	دس فقیر ایک کمل میں سو رہیں گے مگر دو بادشاہ ایک ملک میں نہیں رہ سکتے	۴۸
۴۹	نیم نانے گر خورد مرد خدائے بزل درویشاں کند نیمے دگر	فقیر اگر آدمی روٹی آپ کھاتا ہے تو دوسری آدمی محتاجوں کو دیدیتا ہے	۴۹
۵۰	ہفت اقلیم ار بگیدر بادشاہ ہچماں در بند اقلیمے دگر	دگر، بادشاہ ساتوں ولایتیں بھی لے لیتا ہے۔ تو پھر بھی اور ولایت لینے کی فکر میں رہتا ہے۔	۵۰
۵۱	دہنتے کہ انوں گرفت ست پائے بہ نیروسے شخصے بر آیدز جائے دگر چہناں روزگارے ہلے بگردونش از پنج برنگلے	جس درخت نے کہ ابھی جڑ پکڑی ہے وہ ایک شخص کے طاقت سے اکھڑ سکتا ہے اگر اس کو اسی طرح چند روز چھوڑ دیا جائے تو آئندہ چرخ سے بھی اس کو تو جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا۔	باب ح ۴

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
۵۲	سہ چشمہ شاید گرفتن بہ میل چو پر شد نشاید گزشتن بہ میل	چشمہ کی سوت کو سلائی سے بند کر سکتے ہیں۔ جب وہ بھر گیا تو ہاتھی (کو آڑ میں رکھنے) سے بھی نرو کا جا سکے گا۔	باب ح ۴
۵۳	پر تو نیکیاں نگیرو آنکہ بنیادش بہت ترہیت نا اہل را چوں گردگان بہ گیند	جس کی بنیاد ہی بد ہے وہ نیکیوں سے فیض نہیں پاسکتا۔ نا اہل کو ترہیت کرنا گویا گیند کو گیند پر رکھنا ہے۔	
۵۴	آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگہداشتن کار خرد منداں نیت۔	آگ بجھا کر چنگاری کو چھوڑ دینا سانپ کو مار کر اس کے بچہ کو پالنا عقل مندوں کا کام نہیں ہے۔	
۵۵	ابر گر آب زندگی بارو ہرگز از شاخ بید بر نخوری	ابر اگر آب حیات بھی برسائے تو ہرگز بید کے درخت سے پھل نہیں کھائے گا۔	
۵۶	بافر و مایہ روزگار بسر کز نے بوریاشکر نخوری	کینے کے ساتھ اپنی اوقات ضائع نہ کر کیونکہ بانس یا نر گل سے شکر نہیں کھائے گا۔	
	قطعہ	قطعہ	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب خ ۴	نوح علیہ السلام کا بیٹا بدوں کی صحبت میں بیٹھا تو اس کے نبوت کا خاندان گم ہو گیا۔	۵۷ پسر نوح با بدران بہ نشست خاندان نبوتش گم شد	
"	اصحاب کہف کا گنا چند دن نیکوں کے ساتھ رہا تو اس نے آدمی کا مرتبہ پایا۔	۵۸ سب اصحاب کہف روزے چند پئے نیکان گرفت مردم شد	
"	از نظر دشمن کی وضعیف اور ناتواں نہ سمجھنا چاہئے اکثر دیکھا گیا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب بڑھ گیا تو اونٹ کو بوجہ سمیت بہا لے گیا۔	از نظر دشمن نتواں حقیر و بچارہ ستورد دیدیم بسے کہ آب سر چشمہ خورد چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد	۵۹ ۶۰
"	بیت آدمی کی محبت میں رہ کر بڑا کیوں نہ ہوا ہو۔ بھیرے کا بچہ بھیرا ہی ہو گا۔	بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود	۶۱
"	قطعہ برے لوہے سے کوئی اچھی تلوار کیسے بنا سکے گا۔	قطعہ شمشیر نیک زابن بدچوں کند کے	۶۲
"	اے عقلمند تعلیم اور تربیت سے نا اہل	ناکس بہ تربیت نشود اے حکیم کس	۶۳

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۴	لائق نہیں ہو سکتا۔ بارش کے طبعی پانی کی لطافت میں کوئی اختلاف نہیں ہے (مگر) باغ میں لالہ اداگتا ہے اور کھاری زمین میں گھاس۔	باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیت در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس	۶۴
	قطعہ	قطعہ	
باب ۵	کھاری زمین میں سنبل نہیں پیدا ہوگا اس لئے اس میں تخم امید بکریاں نکر بدوں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے جیسا نیکیوں کے ساتھ بدی۔	زمین شورہ سنبل بر نیار و در تخم عمل ضالیج گمراہ نگوی بابدان کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں	۶۵ ۶۶
باب ۵	تو نگری بہر سے ہے مال سے نہیں نیرنگی عقل سے ہے بڑی عمر ہونے سے نہیں۔	تو نگری بہ ہنرست نہ بمال۔ و بزرگی بہ عقل است نہ بسال۔	۶۷
	مصرع	مصرع	
	جب خدا مہربان ہوتا ہے تو دشمن کیا کر سکتا ہے۔	دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست	۶۸
	از قطعہ	از قطعہ	
	یہ میرے اختیار میں ہے کہ کسی کے دل کو آزرہ نکروں۔ لیکن بیوجہ دشمنی	تو آنم آنگہ نیاز ارم اندرون کے حد و راجہ کنم کو ز خود برنج درست	۶۹

پہلو	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلو
		کرنے والے کو کیا کروں کہ وہ اپنے آپ سے جلا بھنا جاتا ہے۔ قطعہ	
۷۰	شور و تجناں بہ آرزو خواہند مقبلاں راز و ال نعمت و جاہ	بدبخت لوگ اقبال مندوں کی دولت اور مرتبہ گھٹ جائیگی بڑی آرزو کرتے ہیں۔	باب خ ۵
۷۱	گر نہ بیند بروز شپہ چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ راست خواہی ہزار چشم چنان کو رہتہ کہ آفتاب سیاہ	اگر دن میں جب گاڑ کی آنکھ کو کچھ نظر نہیں آتا تو سورج کے چشمہ کا کیا قصور اگر سچ پوچھو تو ایسے ہزار آنکھیں سورج کے سیاہ ہو جانے سے اندھے رہنا اچھا ہے۔ قطعہ	باب خ ۶
۷۲	ہر گہ فریاد رس روز مصیبت خواہد گود را یام سلامت بجاں مردی کوش	جو کوئی یہ چاہے کہ مصیبت کے دن میری کوئی فریاد سنے (اُس سے کہو) کہ آسودگی کے زمانہ میں بخشش کرنی کی کوشش کرے۔	باب خ ۶
۷۳	بندہ حلقہ بگوش از نوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ شو حلقہ بگوش	اگر فرماں بردار غلام پر تو مہربانی نہیں کرے گا۔ تو وہ نخل جا لیکلا پس ایسی مہربانی	

پہلا	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلا
	اور محبت کر کہ غمیر بھی فرماں بردار بچاؤ		
	بیت	بیت	
باب ۶۷	یہی اچھا ہے کہ تو لشکر کو جان کے برابر پالے کیونکہ بادشاہ لشکر ہی کے زور سے بادشاہت کرتا ہے۔	۷۴	ہاں بہ کد لشکر بہ جاں پروری کہ سلطان بہ لشکر کند سروری
	بادشاہ کو بخشش کرنی چاہئے تاکہ لوگ اُس کے آس پاس جمع ہو جائیں اور رحم کرنا چاہئے تاکہ اُس کے دولت کے سایہ میں بیفکر رہیں۔	۷۵	بادشاہ را کرم باید تا بدو گرو آئند و حجت تا ورنہ پناہ و دولتش امین نشیند۔
	نظم	نظم	
۷۶	ظلم و زیادتی کرنے والا بادشاہی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ بھڑے سے چروانی کا کام نہیں ہو سکتا۔	۷۶	نکند جو رہ پیشہ سلطانی کہ نیاید ز گرگ چو پانی
۷۷	جس بادشاہ نے ظلم کی بنیاد ڈالی (گویا) اُس نے اپنے ملک کی دیوار کی چھڑا کھاڑ دی۔	۷۷	بادشاہ ہے کہ طرح ظلم نکند پائے دیوار ملک خویش بکند
	قطعہ	قطعہ	
۷۸	جو بادشاہ کہ غریب پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہو	۷۸	بادشاہ ہے کور و ادار و ستم برزید

صفحہ نمبر	ترجمہ و ما حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۶	اس کے دوست بھی مصیبت کے دن زبردست دشمن ہو جاتے ہیں۔	دوستدارش روزِ سختی دشمنِ روزِ اورست	
۶۲	رعیت سے ملکر رہ اور دشمن کے دلہنی سے بے فکر بیٹھ کیونکہ بادشاہ منصف کی رعیت ہی شکر ہے۔	بار رعیت صلح کن و در جنگِ ختمِ نفسین زانکہ شاہِ عادل را رعیت شکر است	۷۹
	بیت	بیت	
۶۳	ہمیشہ زیر دستوں کی ٹنگساری کرا اور زلف کی گردش سے ڈرتا رہ۔	غمِ زیر دستاں بخور زینہار بترس از زبردستی روزگار	۸۰
۶۴	آرام کی قدر دہی شخص جانتا ہے جو کسی بلا میں گرفتار ہوا ہو۔	قدر عافیت کسے دانند کہ بہ مصیبت گرفتار آید۔	۸۱
	قطعہ	قطعہ	
۶۵	اُسے آسودہ تھک جو کی روٹی پسند نہیں آتی مگر مجھے وہی اچھی ہے جو کہ تیرے نزدیک بُری ہے۔	اُسے سیر ترانان جو جس خوش نہ نماید معتوق من بہت آنکہ بہ نزدیک ترشت	۸۲
۶۶	بہشت کے حوروں کو اعراف و وزخ معلوم ہوتا ہے۔ مگر دونوں سے بچ کر کہ ان کے حق میں اعراف ہی بہشت ہے جو شخص کہ عاجز و ناتوان پر رحم نہیں کرتا	حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت	۸۳
۶۷		تیرے آنکہ بر آفتادگان نہ بخشاید	۸۴

ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر اس عاجز ہو جاؤنگا۔ تو میری بھی کوئی دستگیری نہ کریگا۔	کہ گزر پائے در آید کسکش نگیر دست	
از قطعہ	از قطعہ	
امید نہیں کہ گذری ہوئی عمر پھر واپس آئے	امید نیست کہ عمر گذشته باز آید	۸۵
قطعہ	قطعہ	
اسے حکیم ۹ جو کوئی تجھ سے ڈرے	انراں کز تو ترسد بترس ائے حکیم	۸۶
تو بھی اُس سے ڈر۔ اگرچہ اُس کے جیسے ستود آدمیوں پر تو ترس لائی میں تھا	وگر باچنوں صد بر آئی بہ جنگ	
کیوں نہ آسکتا ہو۔		
سانپ چرواہے کے پاؤں پر اسی خوف سے کاٹتا ہے کہ وہ اُس کے سر کو پتھر سے کچل ڈالے گا۔	ازاں مار بر پائے راعی زند	
کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے۔ تو وہ چنگل سے تیندوے کی آنکھ نکال لیتی ہے	کہ ترسد سرش را بکو بد بترنگ	
از مہیت	از مہیت	
جو لوگ کہ زیادہ امیر ہیں وہی دوبر	آنکہ غنی ترند محتاج ترند	۸۷

صفحہ نمبر	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>حقیقت (زیادہ محتاج ہیں۔ غریب رحمت پر رحم کرتا کہ تو زور آور دشمن سے تکلیف نہ اٹھا سکے۔</p>	<p>۸۸ بر رحمت ضعیف رحمت کن تا از دشمن قوی ز رحمت نہ بینی۔</p>	
<p>باب ح ۱۰</p>	<p>از نظم زور دار بازوؤں اور پنجہ کی طاقت سے غریب کمزور کا پنجہ توڑنا بیجا ہے۔ جس شخص نے کہ بُرائی کا بیج بو کر بھلائی امید رکھی۔ اُس نے (دگو یا) فضول بھر کی اور جوٹا خیال باندھا۔</p>	<p>از نظم بیازوان تو انا و قوت سرودت خطاست پنجہ سکین نا تو ان شکست ہر آنکہ تم بری کشت چشم نیکی دشت دماغیہ بودہ پخت و خیال باطل بست</p>	<p>۸۹</p> <p>۹۰</p>
<p>ر ر</p>	<p>کانوں سے غفلت کی روئی نکال اور خلق اللہ کا انصاف کر۔ اگر تو داری نکرے گا تو انصاف کا دن تو مقرر ہی ہے</p>	<p>۹۱ زگوش پنبہ بروں آرد و دای خلق بدہ دگر تو می ندوی و اور و زوادی ہست</p>	
<p>ر ر</p>	<p>مثنوی آدم کی اولاد ایک دوسرے کے جوڑ ہیں اس واسطے کہ ابن کی پیدائش ایک ہی اصل سے ہے۔ جب زمانہ کسی جوڑ کو تکلیف دیتا ہے تو اور جوڑوں کو بھی چین نہیں رہتا۔</p>	<p>مثنوی بنی آدم اعضاءے یکدیگر گیرند کہ در آفرینش زیک جوہر اند جو عضوئے بدرو آور در روزگار دگر عضوہا را نماز قسار</p>	<p>۹۲</p>

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
۹۳	تو کہ محنت دیگران بے غمی نہ شاید کہ نامت ہند آدمی مثنوی	تو اوروں کی تکلیف سے بے فکر ہے اس لئے جھکو آدمی کہنا زیبا نہیں۔ مثنوی	باب ح ۱۰
۹۴	اے زبردست زبردست آزار گرم تا کے بماند میں بازار بچہ کار آیدت جہان داری مردنت بہ کہ مردم آزاری	اے زبردستوں کو ستا نیوالے زور آور یہ بازار کب تک گرم رہیگا۔ تیری بادشاہی کس کام آئے گی۔ تیرا تو مرنا ہی بہتر ہے کیونکہ تو لوگوں کو ستاتا ہے۔ از قطعہ	باب ح ۱۱
۹۵	وانکہ خوابش بہتر از بیداریست آپنماں بد زندگانے مردہ بہ بیت	جس شخص کا سو رہنا جاگنے سے اچھا ہے ایسی بڑی زندگی سے مرنا ہی بہتر ہے بیت	باب ح ۱۲
۹۶	قرار در کف آزادگان نگیر و مال نہ مبرور دل عاشق نہ آب و نظر مال	جس طرح کہ عاشق کے دل میں مبرا چھلنی میں پانی نہیں ٹھرتا۔ اسی طرح آزادوں کے ہاتھ میں مال نہیں ہو سکتا۔	باب ح ۱۳
۹۷	از قدرت و مصلحت بادشاہاں پُر مذرباید بودن کہ غالب ہمت لیشل	بادشاہوں کے تیز مزاجی اور دبدب سے خوفناک رہنا چاہئے کیونکہ اکثر اچھا دل	~ ~

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>بادشاہت کے اہم کاموں میں لگا رہنا ہے اور عام لوگوں کے ہجوم کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔</p>	<p>بعظمت امور مملکت متعلق باشند و تمہیں از دعام عوام نکنند۔</p>	
	<p>شٹومی</p>	<p>شٹومی</p>	
باب ۱۳	<p>اس شخص کو بادشاہ کی وی ہوئی نہتہ حرام ہو جاتی ہے جو فرست کے وقت کو نہ پہچانے۔</p>	<p>۹۸ حرامش بود نہت بادشاہ کہ ہنگام فرست ندارد نگاہ</p>	
۱۱	<p>جب تک کہ توبات کرنے کا موقع نہ پائے</p>	<p>۹۹ مجال سخن تابہ یعنی ز پیش بہ ہودہ گفتن مبر قدر خویش</p>	
۱۲	<p>یہ ہودہ گفتگو سے اپنی عزت کو خراب نہ کر</p>	<p>فرو</p>	
۱۳	<p>جو یہوقوف کہ روز روشن میں کانوری شمع جلائیگا۔ تو دیکھے گا کہ اس کو چند روز میں رات کو چراغ روشن کرنے کے لئے تیل بھی میسر نہ ہوگا۔</p>	<p>۱۰۰ ابہے کو روز روشن شمع کانوری نہد زوومیں کرش بشب روشن نہ ماند و چراغ</p>	
۱۴	<p>اصحاب ہمت کے لئے مناسب نہیں ہے کہ کسی کو مہربانی کا امیدوار بنا کر پھر ناامیدی سے اس کا دل آزد کریں۔</p>	<p>۱۰۱ مناسب ارباب ہمت نہت کہ یکے را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنو میدی خستہ کردن۔</p>	

بیہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیہ
۱۰۲	بیہ برو کے خود در مطاع باز نتوان کرد چو باز شد بدوشتی فراز نتوان کرد	بیہ اپنے اوپر لالچی کا دروازہ نہ کھولنا چاہئے۔ جب کھول دیا تو پھر سستی سے بند نہ کرنا چاہئے۔	باب ۱۳ ح
۱۰۳	از قطعہ ہر کجا چشمہ بود شیریں مردم و مرغ و مور گرد آیند	از قطعہ جہاں کہیں میٹھا پانی ہوتا ہے۔ آدمی پرندے اور چوہے نیاں جمع ہو جاتے ہیں	۔۔
۱۰۴	مثنوی چو دار نمکج از سپاہی درینج مدیغ آیدش دست برون بہ تیغ	مثنوی جب سپاہی کو روپیہ کے دینے میں دریغ کیا جائیگا۔ تو اس کو بھی تلوار پر ہاتھ رکھنے میں تامل ہوگا۔	باب ۱۴ ح
۱۰۵	دولت و بے پاس و سفہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال۔ از مخدوم قدیم برگردد۔ و حقوق نعمت سالیان در نورود۔	(وہ شخص) لڑائی کے میدان میں کیا بہادری کریگا۔ جس کا ہاتھ روپیہ سے سے خالی ہو۔	۔۔
		دوہ آدمی) کینہ اور ناشکر اور رقیل ناحق شناس ہے۔ جو تھوڑی سی حالت کے بد لئے پر مالکِ قدیم سے پھرے اور برسوں کے نعمت کے حقوق کو	۔۔

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل
۱۰۶	زردہ مرد سپاہی راتا سر بدہر وگرش زرنہ ہی سر بندہ عالم	بھول جائے۔ فردو تو سپاہی کو روپیہ دے تاکہ وہ بھی تیرے واسطے سر روئے۔ اگر تو اسے روپیہ نہیں دے گا تو وہ بھاگ نکلیگا۔
۱۰۷	مغرولی بہ کہ مشغولی۔	لوگری کرنے سے بیکاری بہتر ہے۔
۱۰۸	رباعی آنا تکہ کینج عافیت بنشتند دندان سگ و دہان مردم بستند کاغذ بدریدند و قلم بکشتند وز دست و زبان حرف گیران بستند	رباعی جو لوگ کہ گوشہ عافیت میں بیٹھ گئے ہیں۔ انہوں نے گویا کتوں کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دئے۔ کاغذ پھاڑ دئے قلم توڑ دئے اور عیب گیروں کے ہاتھ اور زبان سے نجات پائے۔
۱۰۹	بیت ہمائی برہم مرغان ازاں شرف دارد کہ استخوان خور و طائرے نیاز دارد	بیت سب پرندوں میں ہمارا کو اسی سبب سے شرف حاصل ہے کہ وہ ہڈی کھاتا ہے اور کسی جانور کو تکلیف نہیں دیتا۔
	بیت	بیت

بیت	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
باب ۱۵	اگر آتش پرست سیکڑوں برس آتش پرستی کرے۔ اور دم بھر کے لئے وہ اس میں گرے تو بھی وہ آگ اس کو جلا ہی دے گی۔	اگر صد سال گبر آتش فرزند چو یکدم امدان اُنتد بسوزد	۱۱۰
	بیت تو اپنے عزت و مرتبہ پر قائم رہ کیل اور سخراپن بادشاہ کے ہم نشینوں کے واسطے چھوڑ دے۔	بیت تو برسر قدر خویش تن باش و وقار بازی و ظرافت بندیاں بگذار	۱۱۱
باب ۱۶	قطعہ اس بیچا کو دیکھنا۔ کبھی اس کو آرام حاصل ہو گا۔ جو خاص اپنے لئے تو آرام اور اور عیش اختیار کرے۔ اور جو رو اور بال بچوں کو تکلیف میں چھوڑے اے بھائی۔ بادشاہ کے خدمت کرنے میں دو باتیں ہوتی ہیں۔ روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ غمخندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ روٹی کی امید پر جان کو خطرہ میں ڈالنا ہے	قطعہ میں آں بے حمت را کہ ہرگز نخواہد و بد روئے نیک بختی کہ آسانی گزیند خویش تن را زن و فرزند بگذار دہ سختی ۱۳ عمل بادشاہ۔ اے برادر۔ و و طرف دارد۔ امیدست و بیم۔ یعنی امید نان و بیم جان۔ و خلاف رائے خرد منداں باشد بہ امید نان و بیم جان اتقادن۔	۱۱۲

ترجمہ و حاصل	اقوال	شعر
جو شخص کہ چوری کرتا ہے اُس کے ہاتھ خوف سے کانپتے ہیں۔	ہر کہ نیاست عدد زود دستف از جہانت بلرزو۔	۱۱۴
میت	میت	
راستی رفائے الہی کا باعث ہے	راستی موجب رفائے خداست	۱۱۵
میں کسی کو سیدھے راستے سے بھٹکتے ہوئے نہیں دیکھا۔	کس ندیدم کہ گم شد از روہت	
چار آدمی چار شخصوں سے بہت بخیرہ رہتے ہیں۔ محصول دینے والا بادشاہ سے۔ چور چوکیدار سے۔ بد معاش جعفریوں سے۔ اور بدکار عورت محنت سے	چہا کس از چہا کس بجاں برنجند خراجی از سلطان۔ و دزد از پاسبان و فاسق از نماز۔ و روسپی از محنت	۱۱۶
جس کا حساب پاک ہے اُسے	آنرا کہ حساب پاک است از محاسب	۱۱۷
حلب کے دینے سے کیا ڈر	چہ باک۔	
قطعہ	قطعہ	
اگر تو جاہتا ہے کہ تیرے عروج کے وقت تیرے دشمن کی طاقت گھٹ جائے تو اپنے کاموں میں مدد سے تجاوز نہ کر۔	مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی کہ روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ	۱۱۸

ترجمہ و حاصل	اقوال	بیان
ابے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے خوف نہ کر اس واسطے کہ دھوبی ناپاک کپڑے ہی کو پتھر پر پٹکتے ہیں۔	توپاک باش برادر مدار انکس پاک زندقامہ ناپاک گا ذراں برنگ	۱۱۹
اعراق سے زہر مہرہ لانے تک سانپ کا کاٹا ہوا مری جائیگا۔	تاتریاق از اعراق آورده شو و مارگزیدہ مرده بود۔	۱۲۰
بیت	بیت	
دریا میں جانے سے فائدے تو بہت سے ہیں لیکن سلامتی چاہتا ہے تو کنارہ ہی پر ہے۔	بدریا در منافع بے شمار است اگر خواہی سلامت بر کنار است	۱۲۱
دستر خوان پر تو سارے دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔ مگر سچے دوست جیلخانہ (یعنی مصیبت) میں کام آتے ہیں۔	دوستان در زنداں بکار آیند کہ بر سفر ہمہ دشمنان دوست نمایند۔	۱۲۲
قطعہ	قطعہ	
اس شخص کو دوست نہ سمجھ جو مرنہ الحالی میں دوستی اور بھائی بندی کی شنی جھکار	دوست شمار آنکہ در نعمت زند لاف یاری و برآورد خواندگی۔	۱۲۳
دوست وہی ہے جو مصیبت اور تنگی کے وقت دوست کی دستگیری کرے	دوست آن باشد کہ گیر دوست دوست و در پیشان حالی و در ماندگی	۱۲۴
فرد	فرد	

صفحہ نمبر	ترجمہ واصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۶۷	جو کام متعلق ہے اس سے نہ گھبرا اور دل کو رنجیدہ نہ کر اس واسطے کہ آب حیات کا چشمہ اندھیرے میں ہے۔	رنگار بستہ میندیش و دل شگتہ ہار کہ آب چشمہ حیوان درون تاریکی است	۱۲۵
"	زمانہ کی گردش سے آزرہ نہ ہو کیونکہ ایلو اگر چیر تلخ ہوتا ہے۔ لیکن انجام میں پہل میٹھا دیتا ہے یعنی نفع بخشا ہے۔ قطعہ	فرد منشین ترش از گردش ایام کہ صبر تلخ است ولیکن رشیریں داد قطعہ	۱۲۶
"	کیا تو نہیں دیکھتا کہ صاحب اقبال کے آگے سب لوگ تعریفیں کرتے ہوئے سلام کرتے ہیں۔ مگر جب زمانہ کی گردش سے وہ گرجا نا ہے تو سارے لوگ اس کے سر پر پاؤں رکتے ہیں۔	ذہب کہ پیش خداوند جاہ ستایش کنایں دست بربر نہند اگر در زنگارش در آرزو پائے ہمہ مالش پائے بر سر نہند	۱۲۷
"	بادشاہوں کے کاروبار سفر دریا کے مانند فائدہ مند اور خوفناک ہیں یا تو تجھے خزانہ مل جائے گا یا تمہیں میں آگر ہلاک ہو گا۔	عمل بادشاہاں چون سفر دریا است خطرناک و سود مند یا گنج برگیری یا در تلاطم ہمیری۔	۱۲۸

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
۱۲۹	از قطعہ مکن انگشت در سوراخ کتر دم قطعہ	از قطعہ تو بچھو کے بل میں انگلی نہ ڈال۔ قطعہ	باب خ ۱۶
۱۳۰	از قطعہ در میر و وزیر و سلطان را بے وسیت مگر دیر امن۔ سگت در باں چو یافتند غریب ایں گریاں گرفت و آں دامن قطعہ	بلا وسیلے کے امیر۔ وزیر۔ اور بادشاہ کے دروازہ پر نہ جا۔ (کیونکہ جب کٹے اور دربان غریب کو دیکھتے ہیں تو یہ گریاں پکڑ لینا ہے اور وہ دامن قطعہ	باب خ ۱۷
۱۳۱	از قطعہ خدا کے راست مسلم بزرگی و کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد	بڑائی اور مہربانی خداوند کریم ہی کو سزا ہے جو خطا دیکھتا ہے اور روزی برقرار رکھتا ہے۔ از قطعہ	باب خ ۱۸
۱۳۲	از قطعہ ایچ کس نہ زند بر درخت بلے بر از قطعہ	بے پھل کے درخت پر کوئی پتھر نہیں مارتا از قطعہ	باب خ ۱۸
۱۳۳	از قطعہ بزرگی بایدت بخشدگی کن کہ دانہ تانیفشان زوید از قطعہ	اگر تجھے سرداری چاہے تو بخشش کن کیونکہ جب تک بیج نہ بویگانہ اُدگے گا از قطعہ	باب خ ۱۸
۱۳۴	از قطعہ اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش	اگر تو نے مال جمع کیا ہے تو لوگوں کو از قطعہ	باب خ ۱۸

بیت	اقوال	ترجمہ و حاصل
	دندہ ہر گدائے را بر بنی	دیا کرتا کہ ہر ایک محتاج کو ایک ایک چانول کا دانہ پہنچے۔
۱۳۵	بیت قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گرج و نوشیروان نمرود کہ نام نگو گذشت	بیت قارون جو چالیس کوٹھے خزانہ کے رکھتا تھا مر گیا۔ مگر نوشیروان (ابنک) نہیں مرا کیونکہ اپنا نام نیک دنیا میں چھوڑ گیا۔
۱۳۶	قطعہ اگر زبلیغ رعیت ملک خورد بیست بر آوردن غلامان او درخت از بیخ	قطعہ اگر ایک سبب بھی بادشاہ رعیت کے بانغ سے کھائیگا تو اس کے غلام درخت کو جڑ پیر سے اٹکھاڑ ڈالینگے۔
۱۳۷	بہ نینم بیغہ کہ سلطان ستم روادارد زندگشکر یانش ہزار مرغ بسنج	اگر آدھا نڈا بھی ظلم سے لینا بادشاہ جائز رکھیگا تو اس کے نوکر ہزاروں مرغ بھون ڈالینگے۔
۱۳۸	ہر کہ خلق خدا را بیازار و نادل سلطان برست آرد خداے تعالیٰ ہماں خلق را بروگمار و نادنا راز نہا داؤ بر آرد	جو شخص کہ بادشاہ کا دل اپنے قبضہ میں لانے کے لئے خلق خدا کو اذیت پہنچاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر انہیں لوگوں کو مقرر کر دیتا ہے تاکہ وہ اس سے

بیحد	اقوال	ترجمہ و حاصل	پرت جگہ
		بدل لیں۔	
۱۳۹	بیت آتش سوزاں نکند باسپند انچہ کند و ودل در و مند	بیت جلتی ہوئی آگ را بجی کے دانہ پڑانا اثر نہیں کرتی جتنا کہ در و مند کی آہ کا دھواں اتر کر تا ہے۔	باب ح ۳۰
۱۴۰	مثنوی مسکین خراگر چہ بے تمیز است چوں بارہمی برد عزیز است	مثنوی غریب گدھا اگر چہ بے تمیز ہے لیکن وہ بوجہ اٹھا تا ہے اس لئے عزیز ہے۔	”
۱۴۱	گداؤں و خدانِ بار بردار بہ ز آد میان مردم آزار	گداؤں و بیل اور گدھے۔ ظالم لوگوں سے اپنے ہیں۔	”
۱۴۲	ماصل نہ شود رفاے سلطان تا خاطر بندگاں بخوی۔	قطعہ بادشاہ کی خوشنودی اس وقت تک حاصل نہ ہوگی۔ جب تک تو لوگوں کو خوش نہ رکھے گا۔	”
۱۴۳	خواہی کہ فدائے بر تو بخشد بخساق فدائے کن نکوی	اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تیرے اوپر رحم کرے تو۔ تو خدا کے بندوں کے اچھا سلوک کر۔	”

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
<p>قطعہ</p> <p>جو شخص کہ قوت بازو اور حکومت رکھتا ہے ہو اس کو مناسب نہیں ہے کہ وہ زبردستی سے لوگوں کا مال کھائے۔ سمت ہڈی کو صلق میں نکل سکتے ہیں لیکن وہ ناف میں اٹک جاتی ہے تو پیٹ پھاڑ ڈالتی ہے۔</p>	<p>قطعہ</p> <p>نہ ہر کہ قوت بازو سے منصبے وارو بہ سلطنت بخور و مال مرد ماں بگرا تو اں بخلق فر و برون استخوان درشت وے شکم بدر و چوں گیر داند ز ناف</p>	۱۴۳
<p>بیت</p> <p>ظالم و بدکار تو نہیں رہنا مگر لوگوں کی لعنت ملامت اُس پر قائم رہتی ہے۔</p>	<p>بیت</p> <p>نماند ستمکار بد روزگار بماند بر لعنت پاندار</p>	۱۴۴
<p>مثنوی</p> <p>اگر کسی نالائق کو نصیب ور دیکھے تو (تو اُس کو سلام کرم) اس واسطے کہ عقل مندوں نے سلام کرنا اختیار کیا ہے۔ جب تو تیز اور پھاڑنے والے ناخن نہیں رکھتے تو یہی بہتر ہے کہ بد لوگوں سے لڑائی نہ کرے۔</p>	<p>مثنوی</p> <p>ناسزاے راکہ مینی بختار عافاں تسلیم کردند اختیار</p>	۱۴۵
<p>جس شخص نے طاقتور آدمی سے پیچھے</p>	<p>چوں نداری ناخن درندہ تیز بابداں اں یہ کہ کم گیری ستیز</p>	۱۴۸
	<p>ہر کہ بافولا و بازو پیچہ گرد</p>	۱۴۹

بیبہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیبہ
	<p>لڑایا۔ اُس نے گویا اپنے نازک کھائی گود دکھایا۔ جس کے جب تک کہ زمانہ اُسے (طافور کو) مجبور کر دے پھر دوستوں کے مقصد کے موافق ہوگا بھیجا نکال۔</p>	<p>ساعدا سیمین خود را رنجہ کرد باش تا دستش بہ بند و درونگار پس بکام دوستان مغرزش برآر</p>	
	<p>از قطعہ</p>	<p>از قطعہ</p>	
باب ۲۲ ح	<p>اگر تو خوب غور کرے گی تو معایتیر سے خیال ہیں آج ایسا کہ جو حالت چہونٹی کی تیر سے پیر کے تلے ہوگی وہی تیر کی حالت ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوگی۔</p>	<p>زیر پابت گردانی حال مور ہمچو حال نت زیر پائے پیل</p>	۱۵۰
	<p>قطعہ</p>	<p>قطعہ</p>	
باب ۲۳ ح	<p>تو ڈھیل پھینکنے والے سے کیا لڑا گویا اپنے سر کو تو نے بیوقوفی سے توڑ دیا۔</p>	<p>چو گردی بالکلوخ انداز پیکار سر خود را بناوانی شکستی</p>	۱۵۱
	<p>قطعہ</p>	<p>قطعہ</p>	
باب ۲۴ ح	<p>اگر تو دشمن کی طرف تیر پھینکے گا تو سمجھ کہ تو اسی کے نشانہ پر پشیمان ہوا ہے۔</p>	<p>چو تیر انداختی بر روی دشمن چناں داں کا ندر آماجش نشستی</p>	۱۵۲
	<p>قطعہ</p>	<p>قطعہ</p>	
باب ۲۴ ح	<p>اگر تو دشمن سے ملے جا رہا ہے تو اگر</p>	<p>صلح با دشمن اگر خواہی ہر گز کہ ترا</p>	۱۵۳

تہجد و حاصل	اقوال	تہجد
<p>وہ بیٹھ پیچھے تیری شکایت بھی کرے تو تو اس کے روبرو اس کی تعریف کر۔</p> <p>باب ۲۳ ح ۲۳</p> <p>بڑے باتیں موزی ہی کے زبان سے نکلا کرتے ہیں۔ اس لئے اگر تو چاہتا ہے کہ اس کے منہ سے ایسے باتیں نہ سنے تو اس کے منہ کو میٹھا کر۔</p> <p>بیت</p> <p>جو شخص کہ ہمیشہ تجھ پر مہربانی کرتا رہا ہو اگر وہ ساری عمر میں ایک آدھ وقت ظلم بھی کرے تو اسے معاف کر۔</p> <p>مثنوی</p> <p>اگر خلیق کے طرف سے تجھے نقصان پہنچے تو آزرہ نہ ہو اس واسطے کہ خلیق سے نہ تو راحت ملتی ہے اور نہ سزا۔</p> <p>دوست اور دشمن کی مخالفت کو خدا کے طرف سے سمجھ کیونکہ دونوں کا</p>	<p>در قعایب کند در نظرش تمسک کن</p> <p>سخن آخریہ وہاں میگزرد موزی را</p> <p>سخنش تلخ نہ خواہی و دانش شیرین کن</p> <p>بیت</p> <p>آنرا کہ بجائے تست ہر دم کرے عذرش بنے ار کند لبرے سے</p> <p>مثنوی</p> <p>گم گزندت رسد ز خلق مرغ کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ مرغ</p> <p>از خدا اول خلاف دشمن و دوست کہ دل ہر دو در طرف اوست</p>	<p>۱۵۴</p> <p>۱۵۵</p> <p>۱۵۶</p>

باب	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
باب ۲۴ ح	<p>دل اسی کے قبض میں ہے۔</p> <p>اگرچہ تیر کسان ہی سے نکلتا ہے</p> <p>لیکن عقلمند جانتا ہے کہ حقیقت میں</p> <p>اس کا چھوڑنیو اٹا کسان نہیں ہے</p> <p>بلکہ شانہ انداز ہے۔</p>	<p>گوجہ تیسرا زکماں ہی گرزو</p> <p>از کساندار بینداہل خود</p>	
باب ۲۵ ح	<p>بیت</p> <p>اگر کوئی شخص دور وز میح کو بادشاہ</p> <p>کی خدمت بجاہ کے تو وہ تیسرے</p> <p>دن فرور اس پر مہربانی سے توجہ کرے گا۔</p> <p>قطبہ</p>	<p>بیت</p> <p>دو باہر اگر آید کسی بہ خدمت شاہ</p> <p>سوم ہر آئینہ دروئے کند بلطف نگاہ</p> <p>قطبہ</p>	۱۵۷
" "	<p>سرداری حکم کے ماننے میں ہے</p> <p>اور حکم کا نہ ماننا کہ نفسی کی دلیل ہے</p> <p>جو شخص کہ سچوں کی ایسی نشانی رکھتا ہو</p> <p>(دیکھنا چاہئے کہ) وہ اطاعت و فرمانبرداری</p> <p>بجالاتا ہے۔</p>	<p>مہتری در قبول فسرمان است</p> <p>ترک فرماں دلیل مرمان است</p> <p>ہر کہ سیمائے ماستان وارد</p> <p>سر خدمت بر آستان وارد</p>	۱۵۸ ۱۵۹
" "	<p>قبر اول سے عبادت کر سنے والوں کو</p> <p>اسیود ہے کہ خدا کے نعالی کے درگاہ</p> <p>سے نایب نہ ہوں گے</p>	<p>ایبست پرستندگان مخلص را</p> <p>کہ نایب نگر و ندو آستان الہ</p>	

ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
از قطعہ دنیا کے لوگوں پر ظلم جبر نہ کرنا کہ (ان کی) بددعا آسمان پر نہ پہنچ جائے۔	از قطعہ زور مندی مکن براہل زمین تا دعائے برآسماں نرود	۱۶۰
قطعہ زخمی دلوں کے آہ کے، وہیں سے ڈراس واسطے کہ آخر دل کا زخم اُتر جائے۔	قطعہ خدر کن زور دور و نہائے ریش کہ ریش و روں عاقبت سر نکند	۱۶۱
جہاں تک ہو سکے کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایک آہ دنیا کو اُلٹ پلٹ کر دیتی ہے	بہم بر مکن تا تو انی دلے کہ آپے جہا نے بہم بر کند	۱۶۲
دوست کو اتنا اختیار نہ دے کہ اگر دشمن بن جائے تو غالب آسکے۔	دوست را چندان قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند۔	۱۶۳
خدمت کی امید اسی شخص سے رکھی جاتی ہے جس کی دولت سے کچھ حصہ ملنے کی توقع ہوتی ہے۔	توقع خدمت از کسے وارد کہ توقع نیست او وارو۔	۱۶۴
بادشاہ رعیت کی نگہبانی کرنے کے واسطے ہیں نہ کہ رعیت بادشاہ کی خدمت کیلئے۔	ملوک از بہر پاس رعیت اندر نہ است از بہر طاعت ملوک۔	۱۶۵
از قطعہ	از قطعہ	

بیت	ترجمہ حاصل	اقوال	بیت
باب ۲۸۷	بگری پروا ہے کیلئے نہیں ہے بلکہ پروا ہا اسکے حفاظت کیلئے ہے قطعہ	گو سپند از برائے چوپان نیت بلکہ چوپان برائے خدمت اوست قطعہ	۱۶۵
	اگر کو کسی شخص کو آسودہ حال اور مالدار اور کسی کو محنت سے رنجیدہ دل دیکھے تو چند روز صبر کرتا کہ مال دار کے دماغ کو میٹھی کھالے۔	گر کیے رات تو کامراں بیسی دیگرے رادل لڑ مجاہدہ ریش روز کے چند باشش تا بخورد خاک مغز سر خیال اندیش	۱۶۶
	جب کبھی ہوئی قضا آگئی تو بادشاہ اور غلامی فرق نہیں رہتا۔ اگر کوئی قبر کھود کر مردے کو دیکھے تو نہیں پہچانا جاسکتا کہ وہ امیر ہے یا غریب۔	فرق شاہی و بندگی برخواست چوں قضا کے نبشتہ آمد پیش گر کے خاک مردہ بار کند نشناسد تو انگر از درویش	۱۶۷
	بیت جو دولت کہ اب ترے قابو میں ہے اُس سے نیکی کر لے۔ اس لئے کہ یہ دولت اور ملک ہاتھوں ہاتھ چلے جائیں گے۔ قطعہ	بیت دریاب کنوں کہ نعمت بہت بدست کیں دولت و ملک میرود دست بدست قطعہ	۱۶۸

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	ردیف
باب ۲۹ ح	اگر شکہ اور دکھ کی امید نہ ہوتی تو فخر کا پانوں آسمان پر ہوتا۔	مگر تیرے امید و راحت و رنج پائے درویش بزرگ بودے	۱۶۹
،،	اگر وزیر خدا سے اسی طرح ڈرتا۔	گردیزیر از خدا بہ ترسیدے	۱۷۰
،،	جیسا کہ بادشاہ سے ڈرتا ہے تو وہ میرشد بن جاتا۔	ہچمان کنز ملک ملک بودے	
	شہنوی	شہنوی	
باب ۳۱ ح	بادشاہ کے مرضی کے خلاف رائے دنیا گویا اپنے خون میں ہاتھ دھونا ہے	خلاف رائے سلطان رائے جتن بہ خون خویش باشد دست شستن	۱۷۱
،،	اگر بادشاہ دن کو کہے کہ رات ہے تو کہنا چاہئے کہ چاند اور ستارے بھی نکلے ہیں۔	اگر شاہ روز را گوید شب است ہی بیاید گفت ایک ماہ و پر دیں	۱۷۲
	از قطعہ	از قطعہ	
باب ۳۲ ح	اگر کوئی غریب تیرے پاس چلا جائے تو اس میں دو حصے پانی کے ہونگے اور بچہ بھر دی۔	غریب گرت ماست پیش آورد دو پیمانہ آب است و یک چھو دیغ	۱۷۳
	از قطعہ	از قطعہ	
،،	جہاں کا پیرا ہوا (سیاح) شخص بہت جھوٹ بولا کرتا ہے۔	جہان دیدہ بسیار گوید و دروغ	۱۷۴

سبب	اقوال	ترجمہ حاصل	سبب
۱۷۵	نہ مروت اُن نزدیکِ خرد مند کہ باپیلِ دماں پیکار جوید بلے مرد آں کس است از روئے تیقن کہ چون خشم پیدایش باطل نگوید	عقل مند کے نزدیک دشمن جو انہوں نہیں ہے مروت ہاتھی سے لڑے بلکہ سچ پوچھو تو جو انہوں ہی سے ہے کہ جب اُسے غصہ آئے تو یہی وہ نہ بکے۔	باب ۳۳۷
۱۷۶	تا قولی درون کس عجز اش کاندہریں را در خار ہا باشد	جہاں تک ہو سکے تو کسی کے دل کو نہ دکھا اس واسطے کہ ایسے رستے میں بہت سے کانٹے یعنی عذاب ہوتے ہیں۔	باب ۳۳۸
۱۷۷	کار و رویش مستند بر آر کہ ترانیز کار ہا باشد	عزیم اور غرض مندوں کا کام نکال کیونکہ تجھ کو بھی بہت سے کام ہوں گے۔	۱۷۷
۱۷۸	مان جو خوردن و نشستن بہ کہ کمر زین بخدمت بستن۔	سنہری پنگہ کر پر باندھ کر خدمت کرتے رہنے سے جو کی روٹی کھاؤ اور بیٹھ کر بیٹھا بہتر ہے۔	۱۷۸
۱۷۹	بر دست اہک تفتہ کردن خمید بہا زدست بر شید پیش ہیر	کسی یا میر کے روبرو ہاتھ باندھے کھڑے رہنے سے بہتر ہے کہ	۱۷۹

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
	<p>اُس ہاتھ میں چوڑے کو پکایا جائے۔</p> <p>ہیت</p> <p>اگر دشمن مر جائے تو کوئی خوشی کا مقام نہیں ہے کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔</p>	<p>ہیت</p> <p>اگر کمر بڑھو جائے شادمانی نیت کہ زندگی مائیز جاودانی نیت</p>	۱۸۰
باب ۳۶ع	<p>وزرا بہتر لہ طیبوں کے ہیں اور طیب سوا بیمار کے دو اکسی کو نہیں دیتا۔</p> <p>مثنوی</p>	<p>وزرا بہر مثال البانڈو طیب دار و نید ہر مگر بہ سقیم۔</p> <p>مثنوی</p>	۱۸۱
باب ۳۸ع	<p>اگر محض عقل ہی سے روزی زیادہ ملتی تو احمق سے زیادہ کوئی شخص رخصت کا محتاج نہ ہوتا۔</p>	<p>اگر روزی بدانش بر خود کے زناواں تنگ تر روزی بود</p>	۱۸۲
	<p>دکارگنن قضا و قدر نامدانوں کو ایسی روزی پہنچاتے ہیں کہ عقل مند لوگ ان کو دیکھ کر حیران رہتے ہیں۔</p> <p>مثنوی</p>	<p>بناواں آن چناں روزی رسانند کہ و انایاں در آن حیراں بماسند</p> <p>مثنوی</p>	
	<p>دولت اور قسمت کا ہونا لیاقت پر نہیں ہے اور سوائے آسمانی یعنی خدائی مدد کے حاصل نہیں ہوتی۔</p>	<p>بخت و دولت بکار دانی نیت جز بتائید آسمانی نیت</p>	۱۸۳

پہلے	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلے
	کیمیا گر لفظ ماندہ و رنج ابد اندر خرابہ یافت گنج	کیمیا گر غصہ اور رنج اٹھاتا رہا اور بے وقوف ویرانہ میں ہی خزانہ پایا۔	باب ۳۸
۱۸۴	افتادست در جہاں بسیار بے تمیز ارجمند و عاقل خوار	جہاں میں بہت سے دفعہ ایسا بھی اتفاق ہوا ہے کہ بے تمیز نصیبہ و رہنے اور دانا خوار رہے۔	۱۸۴
	قطعه	قطعه	
۱۸۵	تشنہ سوخته در چشمہ روشن چو سرد نومپندار کہ از پیل دمان اندیشد	جس شخص کی جان تشنگی سے جلا گیا ہو اگر ایسا شخص کسی صاف چشمہ پر بہنچ جائے تو نہ سمجھنا کہ وہ مست ہاتھی سے خوف کریگا۔	باب ۳۹
۱۸۶	نمہ گر سزد در خانہ خانی برخواں عقل باور نکند کز رمضان اندیشد	(اسی طرح) بھوکا فاسق کسی عالی مکان میں بھرا ہوا خواں پا جائے تو عقل باور نہیں کرتی کہ وہ رمضان کا خیال کریگا۔	۱۸۶
	قطعه	قطعه	
۱۸۷	ہرگز آن را بد دوستی مپسند کہ رو و دجامے ناپسندیدہ	ہرگز اس شخص کو دوستی کے لائق نہ سمجھو جو ناپسندیدہ مقام پر جایا۔	۱۸۷

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۳۹	<p>کرنا ہو۔ کسی پیاسے کا دل نہ چاہے گا گندہ دہن کے جوڑا کئے ہوئے پانی کو پئے۔</p>	<p>۱۸۸ ششہ را دل نخواهد آب زلال نیم خورده و بان گسندیده</p>	
باب ۴۰	<p>میت عقلزد لوگ اس شخص کو بزرگ نہیں سمجھتے جو بزرگوں کی شکایت کرنا ہو۔</p>	<p>۱۸۹ بزرگش نمونہ اندواہل خسرو کہ نام بزرگان بر نشستی برد</p>	
	<p>قطعہ جبکہ - خوش نصیبی اور تخت اور حکومت اور کرم و فرکونیاں نہیں ہے تو یہ سب چیزیں بیجا ہیں۔</p>	<p>قطعہ ایں آہ پیچت ہوں ہی گنہگار تخت و تخت و اسروئی و گنہگار</p>	۱۹۰
	<p>گندہ سے ہوئے لوگوں کے ایک نامی کو نہ خانا تاکہ تیرے بیگنامی بھی بزرگ ہو رہے۔</p>	<p>۱۹۱ نام نیک رفتگان ضایع میکن تا بماند نام نیکت پایدار</p>	

بیت	ترجمہ و ماحصل	اقوال	بیت
	<p>دوسرا باب</p> <p>فقیروں کے خصلتوں کے بیان</p> <p>قطع</p>	<p>باب دوم</p> <p>دراخلاق درویشاں</p> <p>قطع</p>	
<p>باب ۲</p> <p>ح ۱</p>	<p>جس شخص کا لباس پر ہیزگاروں کا سا</p> <p>دیکھے تو اس کو ہیزگار جان اور بھلائی</p> <p>خیال کر۔</p>	<p>۱۹۲</p> <p>ہر کہ را جامہ پارسا بیسنی</p> <p>پارسا دان و نیک مردانگار</p>	
<p>۲</p> <p>۲</p>	<p>ہو اگر تو اس کے دل کا مال نہیں</p> <p>جاننا تو کچھ نہ کہ۔ کیونکہ کو تو ال کو گھر کے</p> <p>اندرونی کاموں سے کیا مطلب۔</p>	<p>دردانی کہ در نہانش چیت</p> <p>معتب را دروں خانہ چہ کار</p>	
	<p>از قطع</p>	<p>از قطع</p>	
<p>باب ۲</p> <p>ح ۲</p>	<p>جو گناہ گار ہیں وہ گناہ سے توبہ کرتے</p> <p>ہیں۔ (مگر) عارف عبادت سے</p> <p>بخشش چاہتے ہیں۔</p>	<p>۱۹۳</p> <p>عاصیاں از گناہ توبہ کنند</p> <p>عارفان از عبادت استغفار</p>	
<p>۲</p> <p>۲</p>	<p>عبادت کرنیوالے اپنے بندگی کا</p> <p>معاوضہ چاہتے ہیں۔ اور سود اگر لوگ</p> <p>مال کی قیمت (مانگتے ہیں)۔</p>	<p>۱۹۴</p> <p>عابدان جزائے طاعت خواہند و</p> <p>بازرگانان بہائے بفاعت۔</p>	
<p>باب ۲</p> <p>ح ۲</p>	<p>حرف باطن لوگوں کی دوستی مافرو</p>	<p>۱۹۵</p> <p>موت اہل مصافہ در روئے و چہ در</p>	

بیاب	اقوال	ترجمہ و حاصل
	قائد چنانکہ در پشت عیب گیرند و در پشت بیزند۔	غائب میں یکساں ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ غائب میں تو تیری شکایت کریں اور رو بہ رو تجھ سے سنا رہوں۔
	نقطہ	نقطہ
۱۹۶	ہر کہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمرود بیگماں عیب تو پیش دگراں خواہد بود	جو شخص تجھ سے دوسروں کے عیب بیان کریگا و بیشک تیرے عیب بھی دوسروں سے کہیگا۔
۱۹۷	از کرم اخلاق بزرگاں بدیع ست روئے از مصاحبت درویشاں بگردانیدن و فائدہ در بیع داشتن۔	مسکینوں کی صحبت سے منہ پھیرنا اور ان کو فائدہ پہنچانے میں دریغ کرنا بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بعید ہے۔
	بیعت	بیعت
۱۹۸	چہ دانند مردم کہ در جامعہ کیت نویسنده و اندک در نامہ چیت	لوگ کیا جانیں کہ کپڑے میں کیا ہے لکھنے والا ہی جانتا ہے کہ خط میں کیا ہے۔
	نقطہ	نقطہ
۱۹۹	صورت عال عارفاں دلق است این قدر بس کہ روئے در خلق است	عارفوں کی ظاہری علامت گڈڑی ہے دنیا کو فریب دینے کے لئے صرف گڈڑی ہی کافی ہے۔

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلو
۲۰۰	در عمل کوشش ہر پہ خواہی پوش تاج بر سر نہی و علم بردوش	عمل کرنے میں کوشش کر اور جو تیراجی چاہے پہن خواہ تاج سر پر رکھ یا علم کا مذہب پر لئے رہ۔ یعنی سپاہی بن۔	باب ح ۵
۲۰۱	ترک دنیا شہوت ست دہوی پارسانی نہ ترک جامہ و بس	شہوت اور ہوس کا ترک کرنا ہی ترک دنیا ہے۔ محض جامہ کا ترک کرنا پارسانی نہیں ہے۔	..
۲۰۲	در قزاقند مرد باید بود بر محنت صلح جنگ چہ سود	چلتا۔ (پولیشی کپڑے کا ہوتا ہے) پہن نے کیلئے آدمی بھی جواں مرد ہونا چاہئے نامرد آدمی کے جسم پر سامان جنگ ہونے سے کیا فائدہ	..
۲۰۳	پارسا میں کہ حرقہ در بر کرد جامہ کعبہ را بیل غسر کرد	بیت بس نے جب پہن کر اپنے کو پارسا ظاہر کیا اس نے گویا کعبہ کے غلاف کو گدھے کی جھول بنایا۔	..
۲۰۴	چو از قوسے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ میر را	قوم میں کا ایک شخص بھی بیوقوفی کر جاتا ہے تو اس قوم میں کسی	باب ح ۵

نمبر	اقوال	نمبر و حاصل
۲۰۵	نبی مبینی کہ گاوے در علف خوار بیالاید ہر گاو این وہ را	عزت نہیں رہتی - کیا تو نہیں دیکھتا کہ اگر ایک بیل بھی سبز کھیت میں داخل ہو جاتا ہے تو گانوں کے کل بیلوں کو قصور و ٹھیراتا ہے -
۲۰۶	نظ بیک ناتراشیدہ در مجلس برنجید دل ہوشمندان سے	نظ ایک بے ادب کے سبب سے محل کے سب عقلمندوں کا دل آزردہ ہو جاتا ہے -
۲۰۷	اگر برکہ پڑگند از گلاب سگ دروے افسد کند منجلاب	اگر کسی حوض کو گلاب سے بھر دیں اور اس میں ایک کُتا گر جائے تو وہ اُسکو ناپاک کر دیتا ہے -
۲۰۸	قطع سے ہنر بانہادہ برکھن بہت عیب ہا بر گرفتہ زیر بغل	قطع اے شخص تو نے اپنے ہنروں کو تو ظاہر کیا ہے - لیکن عیبوں کو چھپایا ہے -
	تا چہ خواہی خریدن سے مغزور روز در مادیگی بسیم دخل	ایسی حالت میں - اے مغزور مصیبت کے وقت ان کھوٹے

بہارِ حیات	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
باب ۲ ح ۶	سکوں سے کیا خریدا چاہتا ہے قطع مغروراپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا کیونکہ اُس کے آگے غزور کا پردہ پڑا ہوا ہوتا ہے۔	قطع نہ بیند مدعی بجز خویشتن را کہ دارد پردہ پندار در پیش	۲۰۹
باب ۲ ح ۷	اگر خدا تجھ کو چشم بصیرت بخشے تو تو اپنے سے زیادہ عاجز کسی کو نہ دیکھے۔	گرت چشم خدا بینی بہ بخشد نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش	۲۱۰
	از قطع اُس نقش و نگار کے سبب جو مور پر ہے ظقت اُس کی تعریف کرتی ہے مگر وہ اپنے بڑے پاؤں سے شرمندہ ہے۔	از قطع طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ بہست خلق تسخین کنند دا و نجل از پائے دست غیش	۲۱۱
باب ۲ ح ۹	از نظم اگر فقیر ہمیشہ ایک ہی حالت پر رہتا ہے تو (وہ) دونوں جہان کا پرواہ نہ کرتا۔	از نظم اگر درویش بر حالے بماندے سہر دست از دو عالم بر فشاندے	۲۱۲
باب ۲ ح ۱۰	دور رہنے والے جو باخبر ہیں وہ	دوران باخبر در حضور و نزدیکیان	۲۱۳

بیاب	اقوال	ترجمہ و حاصل
	بے بصر دور۔	نزدیک ہیں۔ مگر نادان نزدیک رہنے پر بھی دور سمجھے جاتے ہیں
۲۱۳	از قطع فہم سخن چوں نہ کند مستمع توت طبع از متکلم جوئے	از قطع سامعین تقریر کے مطلب کو سمجھنے والے نہ ہوں تو تقریر کرنے والے سے امید نہ رکھ کہ وہ دل لگا کر تقریر کریگا۔
۲۱۵	بیت خوش است زیر منیلاں براہ باد خست شب خیل لے لے ترک جاں ببا بد گشت	بیت سافرت میں رات کو جنگل کی پکڑنڈی پر کانٹوں کے درخت کے نیچے سونا آرام تو معلوم دیتا ہے۔ مگر ایسے شخص کو اپنی جان کی امید نہ رکھنی چاہیے
۲۱۶	خانہ دوستان برو بے در دشمنان مکوب۔	دوستوں کے گھر صاف کر مگر دشمنوں کے دروازے کو نہ کھلگھٹا
۲۱۷	بیت چوں بنختی در پانی تن بجز اندر مدہ دشمنان با پوست برکن دوستان با پوستین	بیت اگر کوئی تکلیف آجائے تو عاجز ہو کر نہ بیٹھ۔ بلکہ دشمنوں کی کھال

بیت	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
<p>باب ۱۴</p>	<p>کھینچ (یعنی مقابلہ کر) اور دوستوں کے بہستین بنا (یعنی دوستوں سے سلوک کر)</p> <p>بیت</p> <p>خدا جس کو اپنے دروازے سے بکال دیتا ہے وہ ہر طرف بھٹکا پھرتا ہے۔ مگر جس کو وہ بلا لیتا ہے اُسے کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔</p>	<p>بیت</p> <p>۲۱۸ ہر سودو دآنکس زہد خوش بر اند دازا کہ بخواند بدر کس ند اوند</p>	<p>۲۱۸</p>
<p>باب ۱۵</p>	<p>قطع</p> <p>گو ڈری اور تسبیح اور صوفیانہ لباس تیرے کس کام آئیگا۔ اپنے آپ کو بڑے کاموں سے بچائے تو رکھ۔ در ویشونگی سی اونی ٹولی پینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ در ویشونگی اوصاف پیدا کر۔ اور تانا ریوں کی سی ٹولی بہن۔</p> <p>قطع</p>	<p>قطع</p> <p>۲۱۹ دلقت بچہ کار آید تسبیح و مرتع خود راز عملہائے نگو میدہ برٹی</p> <p>عاجت بکلاہ برکے دشتنت نیست در ویش صفت باش و کلاہ تر کا دا</p> <p>قطع</p>	<p>۲۱۹</p>

بیچہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیچہ
۲۲۰	<p>ایسے بسا اسپ تیز رو کہ بسا ند کہ خوننگ جان بمنزل بُرد</p> <p>اسکے در خاک تندوستان را دفن کردن دوزخم خورده نمرود</p> <p>از قطع</p>	<p>بہت دفعہ ایسا ہوا ہے کہ تیز گھوڑے تنک کر رہے گئے۔ اور لنگرے گدے بمنزل ملے کر گئے بہت سے زخمی لوگ تو بچ گئے اور ہٹے کئے قبر میں دفن کر دئے گئے۔</p> <p>از قطع</p>	<p>باب ۱۶ ج</p>
۲۲۱	<p>پارسا یا ن روئے در مخلوق پشت بر قبلہ می کنند نماز</p> <p>بیت</p>	<p>جس پارسا کا دل دنیا میں لگا ہوا وہ در حقیقت مثل ان لوگوں کے ہے۔ جو قبلے کی جانب پشت کر کے نماز پڑھتے ہیں۔</p> <p>بیت</p>	<p>باب ۱۷ ج</p>
۲۲۲	<p>چوں بندہ خدا سے خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند</p> <p>قطع</p>	<p>جب بندہ (پروردگار عالم کی) اپنا خدا سمجھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ خدا کے سوا اور کسی پر بھروسہ نکیرے۔</p> <p>قطع</p>	<p>باب ۱۷ ج</p>
۲۲۳	<p>آہنے را کہ مورچا نہ بخورد</p> <p>قطع</p>	<p>جس لوہے کو رنگ کا گیا ہو</p>	<p>باب ۱۸ ج</p>

پہلو	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
	اُس زنگ کو میقل سے بھی نہیں نکال سکتے ہیں۔	نتواں بردار زوبہ میقل زنگ	
باب ۱۸ ح	(اسی طرح) ظالم کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ پتھر میں لوہے کی میخ نہیں ہا سکتی۔	باسید دل چہ سود گفتن و عطا نرد و میخ آہنی در سنگ	۲۲۲
	اقبال اور حکومت و ملازمت کے زمانے میں دوستی کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ (مگر) ادبار اور بے روزگاری کے وقت اپنے دل کا درد دوستوں کے روبرو بیان کیا کرتے ہیں۔	دربزرگی و دار و گیر عمل تراشٹنایاں فراغتے وارند روز در ماندگی و مسزولی در دل پیش دوستان آرد	۲۲۵
	اپنے عروج کے زمانے میں مصیبت زدوں کی مدد کر کیونکہ محتاجوں کے دل کو خوش کرنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔	روزگار سلامت شکستگان دنیا کہ جبر خاطر مسکین بلا بگرداند	۲۲۶
باب ۱۸ ح	اگر کوئی محتاج آہ و زاری کرتا ہوا تجھ سے کچھ مانگے تو تو اس کو دے	چو سائل از تو بزار علی طلب کند چیز بده و گر بیستگم ز بربستاند	۲۲۷

بیت	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
باب ۱۹ ح	<p>ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے چھین لینگا از قطع سریلی آواز جو (معتوق) شیریں لکے منہ سے نکلتی ہے وہ خواہ گالے کی ہو یا نہ ہو دلفریب ہوتی ہے۔</p>	<p>از قطع آواز خوش از کام و دہان و شیریں گرفتہ کند و ز کند دل بفرسید</p>	۲۲۸
باب ۲۰ ح	<p>از قطع اگر نادان کے رو برو حکمت کے نشا باب بھی پڑے گا میں تو وہ اس کے کانوں کو بطور مذاق معلوم ہوں گے۔</p>	<p>از قطع اگر وہ باب حکمت پیش ناواں نہو آئند آید شش باز چہ در گوش</p>	۲۲۹
باب ۲۱ ح	<p>قطع پیٹ کو کھانے سے خالی رکھنا کہ تو اُس میں معرفت کی روشنی دیکھ سکے تو دانائی سے اس سبب سے خالی ہے کہ تیرا پیٹ کھانے سے تک تک بھرا ہوا ہے۔</p>	<p>قطع اندروں از طعام خالی وار تاورد نور معرفت بینی تھی از حکمتی بعلت آں۔ کہ پُری از طعام تا بینی۔</p>	۲۳۰
باب ۲۲ ح	<p>بیت عذر اور توبہ کر کے خدا کے غضب سے نجات پاسکتے ہیں۔ لیکن لوگوں کی</p>	<p>بیت بعذر توبہ توں رستن از غضاب خدا طیک می نتوان از زباں مردم است</p>	۲۳۱

بی	اقوال	ترجمہ و حاصل	بی
	<p>قطع</p> <p>در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگ ترند ما یرا۔</p> <p>در بستہ چہ سود عالم الغیب وانائے نہاں و آشکارا</p>	<p>زبان (بدگونی) سے چھوٹنا بہت مشکل ہے۔</p> <p>قطع</p> <p>لوگوں کو نہ معلوم ہونے کے لئے ہم دروازہ کے اندر اپنے عیبوں کو بند کر دیتے ہیں۔</p> <p>مگر دروازہ کے بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ عیب کا جاننے والا خدا ایسا ہے کہ وہ چھپی اور کھلی ہوی باتوں کو جانتا ہے۔</p>	<p>۲۳۲</p> <p>۲۳۳</p>
	<p>رباعی</p> <p>تو نیکو روش باشن تا بدنگال بہ نقص تو گفتن نیا بد بحال</p>	<p>رباعی</p> <p>تو اپنی روش نیک رکھے تو دشمن کو تیرے عیوب کے بیان کرنے کی طاقت نہ ہوگی۔</p>	<p>۲۳۳</p>
	<p>چو آہنگ بر لٹ بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گو شمال</p> <p>ہیت</p>	<p>اگر بر لٹ (باجہ) کی آواز ٹیک ہوگی تو بجانیولے کے ہاتھ سے وہ کیوں گو شمالی کھائے گا۔</p> <p>ہیت</p>	<p>۲۳۴</p>

ترجمہ و اصل	اقوال	ردیف
<p>پھولوں کی کلی کبھی تو کلی ہوی ہوتی ہے اور کبھی مرجانی ہوی۔ اسی طرح درخت بھی کبھی تو سرسبز رہتا ہے اور کبھی سوکھا ہوا۔</p> <p>مثنوی</p> <p>اگر دیکھا نہ ہو تو تم تکلیف میں رہتے ہیں۔ اور اگر ہو تو اس کے محبت میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں۔</p> <p>پس دنیا سے بڑھ کر تکلیف دینے والی اور کوئی شے نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہ ہے تو بھی تکلیف ہے اور نہیں ہے تو بھی تکلیف ہے۔</p> <p>از قطع</p> <p>اگر تو دولت مند ہی چاہتا ہے تو قناعت کے سوا اور کچھ نہ مانگ کیونکہ یہ دولت خوشگوار ہے۔</p> <p>فقیر کا صبر تو نگر سخی کی خیرات سے اچھا ہے۔</p>	<p>شکوہ گاہ شگفت است و گاہ نوشید درخت و گاہ برہنہ است و گاہ پوشیدہ</p> <p>مثنوی</p> <p>اگر دنیا نباشد درو مندیم وگر باشد ہمہ شش پائے بنیم ہائے زین جہاں آشوب نتریت کبرج خاطر است از بہت در گزیت</p> <p>از قطع</p> <p>مطلب گر تو نگری خواہی جز قناعت کہ دولتست ہی</p> <p>صبر درویشش بہ کہ بذل غنی۔</p>	<p>۲۳۵</p> <p>۲۳۶</p> <p>۲۳۷</p> <p>۲۳۸</p>

بیانات	اقوال	ترجمہ و اصل	بیانات
	قطع	قطع	
۲۳۹	بیدار مردوم شدن عیب نیت ولیکن نچندانکہ گویند بس۔	لوگوں سے ملنے کیلئے جانا برا نہیں ہے۔ مگر اتنا نہیں کہ وہ سزا ہو جائے	باب ۲۸ ح
۲۴۰	اگر خویشی را علامت کنی علامت نہ باید شنیدن کس	گو غفلت تجھے برا ہے مگر تو نیک رہ کیونکہ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو برا ہو اور لوگ تجھے بھلا کہیں۔	۲۸ ح
	از مشنوی	از مشنوی	
۲۴۱	چو باد اندر شکم پیچید فرویل کہ باد اندر شکم باریت برول	اگر ہوا پیٹ میں تکلیف دینے لگے تو اس کو نروک۔ کیونکہ جو ہوا پیٹ میں بند رہتی ہے وہ گویا ایک بار سہے دل پر۔	باب ۲۹ ح
	بیت	بیت	
	حریف گراں جانِ ناسا کار چو خواہد شدن دست پیشش مدار	جب یا مخالف جانا چاہے تو اس کے مانع مت ہو۔	۲۹ ح
	نظم	نظم	
۲۴۲	زن بد در سداے مرد و نکو ہمدریں عالم است و فرخ او زینہار ارقہیں بد ز نہار	نیک مرد کے گھر میں عورت بڑی ہوتی دو زرخ اسی دنیا میں ہے۔ بد عورت کے صحبت سے ہمیشہ	باب ۳۰ ح

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۳۱ ح ۳	خدا محفوظ رکھے۔ از مثنوی اے کنبہ کے نید میں پھنسے ہو آدمی بیفکری کا خیال پھر نہ کر۔ کیونکہ رولی کپڑا اور کھانا اور پچوڑ کی فکر عالم باطن کی سیر سے تجھے با رکھیں گے۔	دقتار بنا عذاب الناس از مثنوی اے گرفتار پائے بند خیال دیگر آزادگی بسند خیال غم فرزند و نان و جامہ فوت بازت آرد ز سیر در ملکوت	۲۲۳
باب ۳۲ ح ۳	عقل مندوں کے پاؤں کی زنجیر مستوقوں کی زلف ہے۔ اور جال ہو شیار پرندوں کی۔	زلف خواب زنجیر پائے عقلت و دام مرغ زیرک۔	۲۲۴
۲۲۵	خدا رسیدوں۔ تارک الدنیاؤں شامو یا پاک باطن نامحوں میں سے جس شخص نے اس دنیا کے دنی میں دل لگایا اس کی حالت اس کبھی کی ہوی جو شہد میں لت پت ہو گئی ہو۔	قطع ہر کہ بہت از فقیہ و پیر و مرید وز زباں اور ان پاک لفظ چوں بدنیائے دون فرود آمد بجس در بماند پائے گس	۲۲۵
۲۲۶	عالموں کے نام معاش مقرر کرتا کہ حوصلہ افزائی ہو اور دوسرے لوگ	علماء از برہہ تا دیگر بخوانند و نہ اہل را چہرے مرہ تا ز اہر بمانند۔	۲۲۶

سیرہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
	<p style="text-align: center;">قطع</p>	<p>بھی علم سیکھیں۔ مگر پرہیزگاروں اور زاہدوں کو کچھ مذمتے تاکہ وہ پرہیزگاری پر قائم رہیں۔</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	باب
۲۴۷	<p>خالقون خوبصورت پاکیزہ روئے را نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو بمباش ور ویش نیک سیرت فرخندہ رائے نان رباط و تقہ و ریوزہ گو بمباش</p>	<p>زیور اور مرصع انگشتری نہ بھی ہو تو حسین اور خوب و عورت خوبصورت ہی ہوتی ہے یہی کیفیت نیک خصلت اور خوشدل فقیر کی بھی ہے کہ لنگر خانہ کی روٹی اور خیرات وقت پر نہ بھی ملے تو نہ ہی۔</p>	باب ۳۲ ح
۲۴۸	<p>آگہ زاہد بہت نمی ستاند و آگہ سے ستاند زاہد نیت۔</p>	<p>جو سچا فقیر ہے وہ کسی سے کچھ نہیں لیتا۔ اور جو لوگوں سے لیتا ہے وہ فقیر نہیں ہے۔</p>	باب ۳۳ ح
۲۴۹	<p>اگر نان از بہر جمعیت خاطر و فراغ عبادت می ستاند حلال است و اگر از بہر نان می نشیند حرام۔</p>	<p>اگر محض دلجمعی اور عبادت کی واسطے روٹی لیتا ہے تو حلال ہے۔ اگر نان روٹی ملنے کے لئے لوگوں میں بیٹھا ہو تو حرام ہے۔</p>	باب ۳۴ ح
۲۵۰	<p style="text-align: center;">بیت</p> <p>نان از بر بے کچ عبادت گرفتہ اند</p>	<p style="text-align: center;">بیت</p> <p>عافوں نے خیرات کی روٹی لینا اس</p>	باب

بیچہ	اقوال	ترجمہ و حاصل
	<p>صاحب دلائل نہ کبھی عبادت برائے نان</p> <p>از سمیت</p>	<p>جانز رکھا ہے کہ ایک الگ جگہ بیٹھ کر عبادت کریں۔ مگر عبادت تنہائی میں روٹی کے لئے نہیں کرتے۔</p> <p>از سمیت</p>
۲۵۱	<p>کوفتہ راناں تہی کوفتہ است۔</p>	<p>تھکے ہوئے بھوکے مسافر کیواسطے</p>
۲۵۲	<p>ہر کہ درویشاں اندر میاشاں را داسے بدہ وانچہ تو نگر اندر آیشاں پیرے بخواہ کہ دیگر کیے گرد تو نگر وند</p> <p>از سمیت</p>	<p>روٹی روٹی ہی کوفتوں سے بڑھ کر ہے جو فقیر میں انہیں کو کچھ روپیہ دے (مگر) جو دولت مند میں ان سے کچھ نہ کچھ مانگ تاکہ ہر کوئی تیرے پاس نہ آئے</p>
۲۵۳	<p>ترک دنیا بزم آموزند خویش تن سیم دخل اندوزند</p>	<p>دنامح اوروں کو تو دنیا کی نصیحت کرتے ہیں۔ مگر خود روپیہ اور اناج جمع کیا کرتے ہیں۔</p>
۲۵۴	<p>عالمے را کہ گفت باشد و بس ہر چہ گوید نگیر داندر کس</p>	<p>جو عالم کہ لوگوں کو تو نصیحت کرے اور آپ اس کے موافق عمل نہ کرے اس کی نصیحت کا اثر کسی کے دل پر نہیں ہوتا۔</p>
۲۵۵	<p>عالم انگس بود کہ بزگنند</p>	<p>سچا نامح وہی ہے جو خود کو بڑا سمجھتا ہے۔</p>

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	کام نکرے اور دوسروں کو اس کے نہ کرنے کے لئے کہے اور خود بھی باز رہے۔	نہ گوید بخلق و خود نکند	
	بیت جو عالم کہ اپنے ہی نفع اور آسائش کا خیال رکھتا ہو وہ درحقیقت خود ہی گمراہ ہے دوسروں کی کیا رہنمائی کریگا۔	بیت عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خوشتن گم است گراہی کند	۲۵۶
	قطع عالم کی نصیحت کو دل سے سن اگرچہ اُس کا عمل نصیحت کے موافق نہ ہو جو کچھ مدعی کہتا ہے وہ غلط ہوتا ہے سوے ہوے کو سویا ہوا اُدی کیے جگا سکتا ہے۔	قطع گفت عالم بگوشش جاں بشنو در بہاند بہ گفتش کردار باطسل است آنچه مدعی گوید خفته را خفته کئے کند بیدار	۲۵۷ ۲۵۸
	نصیحت کو دل سے سنا چاہیے اگرچہ وہ نصیحت دیوار پر لکھی ہو ہی کیوں نہ ہو	مرو باید کہ گیرد اندر گوشش در بنشت است پذیر دیوار	۲۵۹
	از قطع اے پرہیزگار گنہگار کو دیکھ کر منہ نہ پیر بلکہ نظر شفقت سے اُس کو دیکھ	از قطع متاب اے پارسار دے از گنہگار ببخشانیدگی در دے نظر کن	۲۶۰

بیاب	اقوال	ترجمہ و حاصل
۲۶۱	حرقہ درویشاں جامعہ رفاست برکہ دریں کسوت تحمل بمیرادی کند برصیت و خرقہ برود حرام است	ہا مہر رضا (رفاے الہی) فقیروں کا لباس ہے۔ جو کوئی اس لباس میں رہ کر تحمل نہ کرے۔ وہ محض تکار ہے اور جبہ اس پر حرام ہے۔ قطع
۲۶۲	گرگز نذرت رسد تحمل کن۔ کہ بعفو از گناہ پاک شوی	اگر تکو کسی سے تکلیف پہنچے تو مہر کر کیونکہ بخشدینے کے سبب سے تو گناہ سے پاک ہو جائیگا۔ قطع
۲۶۳	اے برادر جو عاقبت خاک است خاک شو پیش از آنکہ خاک شوی	اے بھائی۔ جبکہ انسان کا انجام خاک میں ملتا ہے تو خاک ہونے سے پہلے ہی تو خاک ہو جا۔ از نظر
۲۶۴	ہر کہ پیہودہ گردن انسر ارد خویشتن را بگردن اندارو	غور سے جو شخص سر اٹھاتا ہے (وہ گویا) اپنے ہی کو منہ کے بل گراتا ہے۔ قطع
۲۶۵	لاف سونگی و دعویٰ مردی بگذار عاجز نفس فروماندہ چہ مردی چہ زنی	اپنے طاقت اور جوانمردی کی جھوٹی بیانی کرنا چھوڑ دے۔ کیونکہ نفس کے قطع

بیت	ترجمہ و مہمل	اقوال	بیت
	<p>تالیع رہنے کے بعد تو مرد رہا تو کیا تو عورت رہا تو کیا۔</p> <p>اگر تجھ سے ہو سکے تو لوگوں کا منہمہ پٹھا کریدو ان مردی اس میں نہیں ہے کہ تو کسی کے ہنہ پر لے دے۔</p> <p>از قطعہ</p>	<p>گرت از دست بر آید دہنہ خیر کن مردی آن نیست کہ چٹکے بزنی بردن</p> <p>از قطعہ</p>	
<p>باب ع ۲۲</p>	<p>اگر کسی میں باتھی کا سہ توڑے گی طاقت ہو دیگر، اُس میں آدمیت نہ ہو تو وہ انسان نہیں ہے۔</p>	<p>اگر خود برود پشانی ہیں نمرد دست آنکہ دروسے خردی</p>	<p>۲۴۶</p>
<p>باب ع ۲۳</p>	<p>بھائی جو اپنے ہی مطلب کے ٹکڑی میں ہو وہ نہ تو بھائی ہے نہ دوست</p>	<p>برادر کہ در بنو خویش است نہ برادر است و نہ خویش است۔</p>	<p>۲۴۷</p>
	<p>بیت</p> <p>اگر ہم سفر تنکو چور کر جائے گی جلدی کرے تو وہ ہمسفر ہی نہیں جس شخص کا دل تجھ سے محبت نکرے تو اپنا دل اُس سے نہ لگا۔</p> <p>شعر</p>	<p>بیت</p> <p>ہمراہ اگر نہ ہو تو نہایت دل در کے بہنہ کہ دل سے نہایت</p> <p>شعر</p>	<p>۲۴۸</p>
<p>باب ع ۲۴</p>	<p>اگر عزیز مل ایسا ندری اور پرینہ ندری</p>	<p>محل بود خویشی را دیانت و تقوی</p>	<p>۲۴۹</p>

بیت	ترجمہ و ماحول	اقوال	بیت
	<p>نہ ہو تو اُس کے ساتھ محبت اور دوستی رکھنے سے بہتر ہے کہ اُس سے قطع تعلق کیا جائے۔</p> <p>بیت</p>	<p>قطع رحم بہتر از مودت قرنی</p>	
باب ۲۳	<p>ایسے ہزار عزیزوں کو جو خدا سے بیگانہ ہوں ایک اجنبی پر قربان کرنا چاہئے جو خدا سے محبت رکھتا ہو۔</p> <p>از نظم</p>	<p>ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تن بیگانہ کا شنا باشد</p>	۲۷۰
۲۷۱	<p>جب کوئی بُری خصلت ایک بار دل میں جُم جاتی ہے تو وہ مرنے تک نہیں جاتی۔</p> <p>بیت</p>	<p>خوے بد در پیچتے کہ نشکت نرود جز بوقت مرگ از دست</p>	۲۷۱
باب ۲۵	<p>اگر تکلف اور اعلیٰ ریشی لباس بد صورت عورت کے جسم پر ہو تو اُس کو بھی عیب لگاتا ہے۔</p> <p>بیت</p>	<p>زشت باشد و بیٹھے دو بیا کہ بود بر عروس ناز بیا</p>	۲۷۲
۲۷۳	<p>بد شکل عورت کے لئے اندھا خاوند ہی بہتر ہے۔</p> <p>مثنوی</p>	<p>شوے زن زشت روئے نامینا</p>	۲۷۳
			مثنوی

پہلے	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلے
۲۴۴	<p>اگر کشور کشائے کامراں است و گرد رویش حاجتمندان است</p> <p>نہاں ساعت کہ خوانند این آواز نہ خوانند از جہاں پیش از کفن برآورد</p>	<p>اگرچہ بادشاہ اپنے ہر ایک مقصد میں کامیاب ہے۔ اور فقیر روٹی کا محتاج۔</p> <p>مگر جس وقت کہ یہ دونوں مر جائیں گے اُس وقت یہ دونوں کفن کے سوا اور کچھ دنیا سے نہ لیا جائیں گے۔</p>	۲۴۴
۲۴۵	<p>طریق درویشاں زگر است و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و فنا و توہید و توکل و تسلیم و تحمل۔</p> <p>ہر کہ بدیں صفیہا موصوف است بحقیقت درویش است۔ و اگر در قباست آماہرزہ گر و بے نماز ہو پارت ہو سس باز کہ روز ہا بہ شب آرد و ر بند شہوت و شب ہا روز کند و خواب غفلت۔ و بخورد ہر در میان آید و بگوید ہر ہر بزبان آید ز دوست۔</p>	<p>نقیروں کا طریقہ یہ ہے کہ خدا کی عبادت و اطاعت کریں۔ شکر و خدمت بجلائیں و عامانگیں جس حالت میں وہ رکھے اُس میں خوش رہیں اور جو ان صفیوں سے موصوف ہے وہی سچا فقیر ہے خواہ وہ دنیا داروں کے لباس میں کیوں نہ ہو۔ مگر جو شخص اپنے من مانے کام کرے تو نماز نہ پڑھے والا۔ چلیں ہوا پارت ہو۔ اور جو کہ تمام دن مثل رات کے شہوت پرستی میں بسر کرتا ہو اور جس کی رات خواب غفلت</p>	۲۴۵

میں بسر ہوتی ہو۔ اور جو کچھ ملے
وہ کھاتا ہو۔ اور جو زبان پر آئے
بکھریا ہو۔ وہ رند ہے۔ گود فقیرانہ
لباس پہننے ہوئے کیوں نہ ہو

قطع

اگرچہ ماتم طالی نہیں رہا، مگر نیکی کے
سبب سے نام نیک مشہور رہیگا۔
اپنے آمدنی کا کچھ حصہ بلور خیرات
دیتا رہے کیونکہ جب بانی بہت
پہلے ہوئے انگوڑے کے پیل کے
شاخوں کو کاٹ دیتا ہے تو انگوڑے
کا بار زیادہ آتا ہے۔

حیث

بہرام گور کے قبر پر لکھا ہوا ہے
کہ بازو کے زور سے بخشش کا
ہاتھ بہتر ہے۔

قطع

۲۷۶ نمائند ماتم طالی ولیکے تا بہ ابد
بماند نام بندش بہ نیکی مشہور
۲۷۷ زکوٰۃ مال بدرکن کہ فصل زرا
چو باغبان نبرند بیشتر دہد انگور

حیث

۲۷۸ بنشت است بر گور بہرام گور
کہ دست کریم بہ کہ بازو گور

پہلو	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
	<h2 style="text-align: center;">تیسرا باب</h2> <p style="text-align: center;">قناعت کی فضیلت کیلئے قطع</p>	<h2 style="text-align: center;">باب سوم</h2> <p style="text-align: center;">در فضیلت قناعت قطع</p>	
	<p>اے قناعت مجھے تو نگر کر دو تمہارا بنادے، کتبے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔</p>	<p>اے قناعت تو نگر مگرداں کہ در اے تو ہیج حکمت نیت</p>	۲۷۹
	<p>میر کا گوشہ لقمان نے اختیار کیا ہے پس جس میں میر نہیں حقیقت اُس میں عقلمندی ہی نہیں ہے۔</p>	<p>کنج میر اختیار لقمان ست ہر کر امیر نیت حکمت نیت</p>	۲۸۰
	<p>کسی کے پاس اپنی حاجت لیجانے سے جو کام نا بہتر ہے۔</p>	<p>دوستی مردن بہ کہ عاقت پیش کے بردن۔</p>	۲۸۱
	<p>گپڑوں کے واسطے اوروں کو خط لکھی سے پیوند پر پیوند لگانا اور میر کے گوشہ میں ایمان سے بیٹھا بہتر ہے۔</p>	<p>ہم رقعہ و متن بہ و الزام کنج میر کو بہ جامہ برخواستہ جلال نشت</p>	۲۸۲
	<p>خدا کی قسم نہ ہسارے کے مد سے بہشت میں جانا ہی دوزخ کے خدا سے</p>	<p>حقا کہ باعقوبت و دوزخ برابر است رفتن بہ پاسے مردی ہسارے و بہشت</p>	۲۸۳

بیت	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
	<p>(تکلیف) کے برابر ہے۔</p> <p>نظر</p> <p>عقل مند آدمی اس وقت بولتا ہے</p> <p>یا کھانے کے طرف اس وقت ہاتھ</p> <p>پھیلاتا ہے جبکہ اس کے نہ بولنے</p> <p>سے خلل پیدا ہوتا ہو۔ یا نہ کھانے</p> <p>سے ہلاک ہوتا ہو۔ اس لئے اس کا</p> <p>بولنا عقل مندی کا ہوتا ہے اور اس کا</p> <p>کھانا ترہ تندرستی بخشتا ہے۔</p>	<p>نظر</p> <p>سخن انکہ کند حکیم آغاز</p> <p>یا سنگت سوئے لغتہ دراز</p> <p>کہ زنا گفتش خلل زاید</p> <p>یا زنا خوردنش بجا آید</p> <p>لاجرم حکمتش بود گفتار</p> <p>خوردنش تندرستی آرد بار</p>	۲۸۴
<p>بیت</p> <p>۵۷</p>	<p>بیت</p> <p>غذا کا کھانا زندہ رہنے اور خدا کی یاد</p> <p>کرنے کے لئے ہے۔ مگر تیرا عقیدہ</p> <p>تو یہ ہے کہ زندگی کھانے ہی کے لئے</p> <p>ہے۔</p>	<p>بیت</p> <p>خوردن برائے زیستن و ذکر و است</p> <p>تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن است</p>	۲۸۵
<p>بیت</p> <p>۶۷</p>	<p>قطع</p> <p>جب کسی کی عادت کم کھانے کی ہوگی</p> <p>ہو اور اسے کسی وقت سختی پیش</p> <p>آجائے تو وہ آسانی سے اس کو کاٹ دیتا۔</p>	<p>قطع</p> <p>چونکہ خوردن طبیعت شد کے را</p> <p>چون سختی پیشش آید سہل گیرد</p>	۲۸۶

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۶۷	اگر وہ آسودگی کے زمانہ میں تن پرورد رہا ہو اور اس کو کسی وقت کھانا نہ ملے تو وہ بھوک کی تکلیف سے مر جائیگا۔	وگرتن پروردست اندر فراسخے چوتنگی مینداز ستمی بمیسرد	
باب ۶۷	نہ تو اتنا زیادہ کھا کہ مہنہ سے نکل پڑے اور نہ اتنا کم کھا کہ ناتوانی سے جان بھل جائے۔	نچندان نخور کرد بانست برآید نچندانکہ از ضعف جانست برآید	۲۸۷
	غذا کے کھانے سے جسم اور دل کو آرام اور راحت ہوتی ہے تاہم جو غذا مقدار سے زائد کھائی گئی ہوگی وہ تکلیف پیدا کر دے گی۔	با آنکہ در وجود طعامست خطافس ریخ آورد طعام کہ بیش از قدر بود	۲۸۸
	گھلقتند کیوں نہ ہو انداز سے زیادہ کھالیکھا تو نقصان کرے گا۔ اور اگر سوکھی ہی روٹی تو دیر سے کھالیکھا تو وہ گھلقتند کا فائدہ دیگی۔	گر گل مشکور خوری بتکلف زیان کند ورنانه خشک دیر خوری گل مشکور بود	۲۸۹
باب ۸۷	جب معدہ کے خوب بھر جانے	معدہ چو کر گرفت و شکم در ذمات	۲۹۰

ردیف	ذبحہ و حاصل	اقوال	ردیف
	<p>سے پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے تو سب اچھے اچھے مفید اور لذیذ چیزیں بھی فائدہ نہیں دیتیں۔ نفس کے ساتھ کھانے کا وعدہ کرنا کھینچنے کو روپیہ دینے کا وعدہ کرنے سے آسان تر ہے۔</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	<p>سود نداد و سبب اسباب رست نفس را و وعدہ دادن بطعام آسان تر است کہ بقال را بدرم۔</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	۲۹۱
<p>بیت خ ۹</p>	<p>کسی تو نگر کے دربانوں کی زیادتی برداشت کرنے سے بہتر ہے کہ اُس کا احسان ہی نہ لیا جاوے۔</p>	<p>ترک احسانِ خواجہ اولیٰ تر کا احتمالِ جفا کے بوجہ آبان</p>	۲۹۲
<p>بیت خ ۱۰</p>	<p>گوشت کی آرزو میں مرجانا قصابوں کے سنت تقاضے سے بہتر ہے</p> <p style="text-align: center;">سیت</p>	<p>بہتر ہے گوشت مردن بہ کہ تقاضائے زنت قصابان</p> <p style="text-align: center;">سیت</p>	۲۹۳
<p>بیت خ ۱۰</p>	<p>ترشہ رو کے ہاتھ کی میٹھی کھانے سے خوش رو کے ہاتھ سے اندر اُن کا پھل کھانا بہتر ہے۔</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	<p>اگر حنظل خوری از دستِ خوش رو بہ از شیرینی از دستِ ترش رو</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	۲۹۴
<p>بیت خ ۱۱</p>	<p>سچے دوست کے پاس بھی بد نصیبی</p>	<p>زینتِ روسے ترش کردہ پیش یا زینت</p>	۲۹۵

پہلو	اقوال	ترجمہ و مہمل	باب
	مروکہ عیش بر وزیر تلخ گردانی	باعث ترشرو و بکر نہ جا۔ کیونکہ اُس سے اُس کا بھی عیش تلخ کرے گا۔	
۲۹۶	بکارتے کہ روی تازہ رو سے و خندان فرد بند و کار کشا وہ پیشانی	اگر تجھ کو اپنا کوئی کام نکال لینے کے غرض سے جانا ہو تو ہنس مکہ جا کیونکہ خندہ رو شخص کی درخواست بے سود نہیں جاتی۔	باب ح ۱۱
۲۹۷	ازہیت بینوا کی یہ از مذلت خواست	ازہیت مانگنے کی ذلت سے مفلسی بہتر ہے	
۲۹۸	میر حاجت بہ نزدیک ترش رو کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی	بدمزاج آدمی کے پاس اپنی فروتنی نہ لیجا کیونکہ اُس کی بدمزاجی سے تجھے بچ ہوگا۔	باب ح ۱۲
۲۹۹	اگر حاجت بری نرد کے بر کہ از رویش بہ نقد آسودہ گری	اگر غرض لیجانا ہے تو ایسے شخص کے پاس لیجا جس کی صورت دیکھنے سے کم از کم تشفی تو ہو جائے۔	
۳۰۰	مخورد شیر نیم خوردہ سنگ	بھوک کی سختی سے غار کے اندر	باب ح ۱۳

پہلو	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
	جان بھی نکلا رہی ہو تو برداشت کریگا مگر شیر کتے کا جھوٹا کبھی نہیں کھائےگا	گر بہ سختی بمیسرو اندر غار	
بات ح ۱۳	افلاس اور بھوک کی تکلیف برداشت کر مگر کینہ کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا۔	تن بیچارگی و گرسنگی - بنہ دوست پیش رفتدار	۳۰۱
--	اگر کوئی بیوقوف دولت و حکومت میں فریدوں بھی بن جائے تو اس کو بزرگ نہ سمجھ۔	گرفریدوں شود بہ نعمت و ملک بے ہنر را بہ هیچ کس شمار	۳۰۲
--	نالائق کے جسم پر جامہ زر لغت و حریر ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ دیوار پر لاجورد اور سنہری کام ہوتا ہے	پرنیان و نیچ برنا اہل - لاجورد و طلاست بردیوار	۳۰۳
	بیت	بیت	
بات ح ۱۴	جو شخص کہ اپنے قوت بازو سے پیدا کی ہوئی روٹی کھاتا ہے وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا۔	ہر کہ نان از عمل خویش خورد منت حاتم طائی نبرد	۳۰۴
	بیت	بیت	
بات ح ۱۵	اگر مکاری تہی کو پر ہوتے تو وہ چڑیا کا نام تک دنیا میں نہ رہنے دیتی۔	گر تہ سکیں اگر پر داشتے تعم کنبشک از جہاں برداشتے	۳۰۵
	بیت	بیت	

صفحہ نمبر	اقوال	ترجمہ و ماحصل	صفحہ نمبر
۳۰۶	عاجز باشد کہ دست قوت یابد برخیزد دست عاجز را بر تابد	کمینوں کو حکومت لمباے اور موقع ہاتھ آئے تو وہ غریبوں کا ہاتھ مروڑنے لگتے ہیں۔	باب ۳ ۱۵ ح
	از ربا عی	از ربا عی	
	سفلہ چوہا آمد و سیم وزرش سیلے خواهد بفرودت سرش	کمینہ کو دولت شہمت سونا اور چاندی لمبائی ہے تو اس کا سر مرد را یکبار دھول کھانے کا تحتاج بن جاتا ہے۔	ر ر
۳۰۷	مورسماں بہ کہ نباشد پیش	وہی چیونٹی اچھی جس کو پر نہوں۔	ر ر
	بیت	بیت	
۳۰۸	آنکس کہ تو انکرت نئے گرداند او مصلحت تو از تو بہتر داند	جو شخص کہ تجھے امیر مالدار نہیں بناتا وہ تیری بہتری کو تجھ سے زیادہ جاتا ہے۔	ر ر
	قطع	قطع	
۳۰۹	در بیابان خشک وریگ رواں تشنہ را در وہاں چہ ڈر چہ مدرف	سوکھے جنگل اور اگرونیوالی ریتی میں پیاسے کے مہنہ میں موتی اور سیپ برابر ہیں۔	باب ۳ ۱۶ ح
۳۱۰	مرد بے توشہ کا و قدا از پائے	جس کے پاس کھانے کے چیزیں	ر ر

سیدہ	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلی
	در کمر بند اوچہ زچہ خرف	نہ ہوں اور تھکا ماندہ ہو۔ ایسے مسافر کے کمر بند میں اشتہافیاں اور ٹھیکریاں برابری ہیں۔	باب ۳ ح ۶
۳۱۱	گرمہ زر جعفری وارد مردے تو شہ برنگیرو کام	آدمی کے پاس کتنا ہی خالص اور عمدہ سونا ہو تو بھی اس کو بدوں تو شہ وزاد راہ کے قدم نہ اٹھانا چاہئے	باب ۱۶ ح ۱۶
۳۱۲	در سیاہاں فقیر سوختہ را شلمم پختہ بہ زلفقرہ خام	تھکے ہوئے اور بھوک سے تیار شدہ مسافر کو بہ نسبت خالص پانڈی کے پکا ہوا شلمم بہتر ہے۔	باب ۱۷ ح ۱۷
۳۱۳	مرغ بریاں چشم مردم سیر گھتر باز برگ ترہ برخوان ست	پیت بھرے ہوئے لوگوں کے ساتھ جٹنا ہو مرغ ساگ سے بھی کم ہے۔	باب ۱۸ ح ۱۸
	زانگہ را دستگاہ و قدرت غیرت شلمم پختہ مرغ بریاں ست	مگر جس کو کھانا ہی میسر نہ ہو اس کے حق میں پکا ہوا شلمم ہی جُمنے ہوئے مرغ سے بڑھ کر ہے۔	باب ۱۹ ح ۱۹
	نظم	نظم	

پہلو	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
باب ۲۰ ح ۲۰	جب نرمی سے کام نہیں چلتا تو مجبوراً (آدمی) بے غرتی کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔	بد لطافت چو بر نیاید کار سر سے لے دیتی کشد ناچار	۳۱۴
باب ۲۰ ح ۲۰	جو شخص کہ اپنے پر رحم نہ کرے اس کو اگر کوئی دوسرا شخص رحم نہ کرے تو بجا ہے۔	ہر کہ بر خویش تن نہ بخشاید گر نہ بخشد بر د کے شاید	۳۱۵
باب ۲۱ ح ۲۱	غور کے جنگل میں جب ایک ریل کا اسباب چو پایہ پر سے گر پڑا۔ تو کہنے لگا کہ دنیا دار کی حر لیں کچھ کو یا تو قناعت بھر دیتی ہے یا قبر کی مٹی۔	آن شنید سے کہ در صحرائے غور بار سالائے بیفتاد از ستور گفت چشم تنگ و نیادار را یا قناعت پر کند یا خاک گور	۳۱۶
باب ۲۲ ح ۲۲	جو شخص کہ غرض کے وقت بارگاہ ایزدی میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتا ہو۔ اور جس وقت خدا کا فضل اس پر ہو اس وقت اپنے ہاتھوں کو بغل میں داب لیتا ہوا ایسے	دست تفرع چہ سود بندہ محتاج را وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل	۳۱۷

۳۱۸

اقوال

قطع

از زرو سیم راستے بریاں
خوشتن ہم تھے برگیر

وانکہ میں فاندکرتو خواہد ماند
خستے از سیم و خستے از زر گیر

۳۱۸

بیت

بخورائے نیک سیرت سر مرد
کال فرود مایہ گرد کرد و بخورد

۳۱۹

بیت

میاد نہ ہر بار شغالے ہر د

۳۲۰

ترجمہ و حاصل

شخص کو دو عامانگے سے کیا فائدہ
ہوگا۔

قطع

جو سونا اور چاندی کے تیرے پاس
ہے اُس سے اوروں کو آرام
پہنچا اور خود بھی فائدہ اٹھا۔

جس وقت تو اس مکان خالی کو چھوڑ دیا
اُس وقت یہ سمجھ لے کہ جن اینٹوں
سے وہ مکان بنایا گیا تھا اُس
میں ایک ایک اینٹ سونے
کی تھی اور ایک ایک چاندی کی۔

بیت

اے نیک مرد دولتِ مجتہ سے
فائدہ اٹھا اگلے کہ بد نصیب
ہے وہ شخص جو جمع تو کیا مگر اُس
سے حظ نہیں اٹھایا۔

بیت

شکاری ہمیشہ ہی شکار کو نہیں لاتا۔

۳۲۰

۳۱۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>کسی روز تو دیکھے گا کہ چیتا اس کو پھاڑتا ہے۔</p> <p>حکمت</p>	<p>یک روز برہمی کہ پلنگش بخورد</p> <p>حکمت</p>	
<p>باب ۲۳ خ</p>	<p>جس کے مقوم میں کچھ ملنے کا نہ ہو ایسے شکاری کو دجلہ میں بھی کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اور جس کی قفسار نہ اُنی ہو ایسی مچھلی خشک زمین پر بھی نہیں مرتی۔</p> <p>نظم</p>	<p>میاد بے روزی درد جلد گیرد دماہی بے اہل بر خشکی نمیرد</p> <p>نظم</p>	<p>۳۲۱</p>
<p>باب ۲۴ ح</p>	<p>جب جان کا سینے والا دشمن دوڑتے ہوئے آتا ہے تو اس وقت بھاگ جانے والے کے پاؤں کو بھی موت باندھ دالتی ہے۔</p> <p>نظم</p>	<p>چو آید ز پے دشمن جاں ستان بہ بند و اہل پا کے مرو دوں</p>	<p>۳۲۲</p>
<p>باب ۲۵ خ</p>	<p>ایک اچھی شکل ہزار قیمتی لباسوں کے بیشتر قطع</p>	<p>یک طلعت زیبا بہ از ہزار طلعتِ زیبا</p> <p>قطع</p>	<p>۳۲۳</p>
<p>۲۶</p>	<p>کسی شریف آدمی کے منگ دست ہو جانے سے یہ نہ سمجھا کہ اس کا</p>	<p>شریف اگر متعین شود خیال مہند کہ پاینگاہ بلندش منیع خواہ شد</p>	<p>۳۲۴</p>

ردیف	ترجمہ و ماصل	اقوال	صفحہ
باب ۳ ۲۵ ح	<p>مرتبہ گھٹ گیا یا کوئی یہودی اپنے مکان کے چاندی کے دہلیز میں سونے کے کیلیں جڑ دے تو اس کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرنا کہ وہ شریف ہو جائیگا۔</p>	<p>در آستانہ بسیمین بہ بیخ زر بزند گمان میر کہ یہودی شریف خواهد شد</p>	
باب ۳ ۲۶ ح	<p>ایک رتی بھر چاندی کے واسطے ہاتھ پھیلا نا اس سے اچھا ہے کہ چہ رتی کے عیوض ہاتھ کاٹ دیں</p>	<p>دست دراز از پے یک جبہ بسیم بد کہ شیر ند بدانگے دو نسیم</p>	۳۶۵
باب ۳ ۲۷ ح	<p>فصل اور ہنر کا ہونا بے فائدہ ہے جب تک کہ لوگوں میں ظاہر نہ کریں۔ اسی طرح جب تک کہ خود کو آگ پر نہ لھیں اور مشک کو نہ پیسے۔ دولت کو شناس کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔ اس کے لئے افراط کم کرنا ہی اس کا علاج ہے۔</p>	<p>فصل و ہنر فایعت تا شنایند عود بر آتش نہند و مشک بسایند</p>	۳۶۶
	<p>دولت کو شناس کرنے سے ہاتھ نہیں آتی۔ اس کے لئے افراط کم کرنا ہی اس کا علاج ہے۔</p>	<p>دولت نہ بکشیدنت چارہ کم جوشیدنت۔</p>	۳۶۷
۳۶۸	<p>جس طرح کہ اندھے کہ ابرو پر سونہ</p>	<p>کس نتواند گرفت دامن دولت بزور</p>	۳۶۸

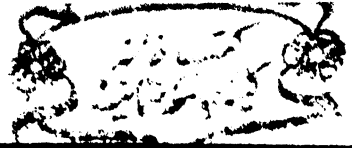
پہلو	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
	<p>لگانے کے سود ہے۔ اسی طرح ہر قسمت آدمی کا دولت کو قوت بازو سے پیدا کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ سود۔</p>	<p>کوشش بیفایدست و سہ برابر و کوکورد</p>	
	<p>بیت اگر تیرے ہر ایک بال میں دو دو بات سو ہنر ہوں تو بھی جب زیر انیسب ہی برآستے تو کوئی ہنر کام نہیں آتا سفر کے فوائد بہت ہیں (مثلاً) دل کی تازگی۔ نفع کا حاصل کرنا عجایبات کا دیکھنا۔ نارے باتوں کا سنا۔ شہروں کی سیر۔ دیکھنا کی محبت۔ علم و ادب و مرتبہ کا حاصل کرنا۔ مال و مقدر کا بڑھانا یاروں کی شناخت اور زمانہ کی آزمائش۔</p>	<p>بیت اگر ہر سیر ہویت دو صد ہنر باشد ہنر بہ کار نیاید چہ بخت بد باشد ۳۲۹ ۳۳۰ فوائد سفر بسیار است از نزهت خاطر و جز منافع و دیدن عجائب و شنیدن غرائب۔ و تفریح بلدان و مجاورت خلایق و تحصیل جاہ و ادب و مزید مال و مکتب و معرفت یاران و تجربت روزگار۔</p>	
	<p>قطر اسے نا تجربہ کارہ جب تک کہ</p>	<p>قطر تابہ و گمان خانہ در گروی</p>	

ترجمہ و ماحصل	اقوال	تفسیر
<p>تو اپنے ہی کنبہ اور دوکان میں کھول رہے گا۔ ہرگز آدمی نہ ہوگا۔ یعنی کامل نبی ہے گا۔ اس کے سفر آخرت کرنے سے پہلے تو دنیا میں پھر اور سفر و سفر کر۔</p>	<p>ہرگز اے خام آدمی نہ شوی برو آند جہاں نفرت کن پیش از آن روز کہ جہاں بروئی</p>	<p>۳۳۲</p>
<p>امیر آدمی پیار۔ جنگل اور بیابان جہاں کہیں جائے وہ اس کو مسافر نہیں معلوم ہوتی کیونکہ وہ جہاں جائے گا وہاں خیمہ نصب کر کے خوابگاہ اور مقام آسائش بنائے گا۔ مگر جس کو دنیا کے ضروری سامان ہی کے مہیا کرنے کا مقدر نہیں ہے وہ اپنے وطن میں بھی مسافر اور اجنبی ہی ہے۔</p>	<p>منعم بگو و دشت بیابان غریبیت ہر جا کہ رفت خیمہ زد و خوابگاہ ساخت</p> <p>و انرا کہ بر مراد جہاں نیست دسترس در زاد بوم خویش غریب است و ناخوش</p>	<p>۳۳۳</p>
<p>عقلند آدمی کا وجود مشن کھوے سونے کے ہے اس لئے کہ جہاں جاتا ہے</p>	<p>وجود مردم دانا مثال زربلاست کہ ہر جا کہ رود قدر و قیمتش دانند</p>	<p>۳۳۴</p>

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	لوگ اس کی قیمت اور قدر جان لیتے ہیں۔		
باب ۲۷	مگر نادان آدمی وہ شریف زادہ ہی کیوں نہ ہو مثل (شہروا) یعنی چرمی سکے کے ہے جس کو غیر مقامات میں مفت بھی کوئی نہیں لیتا	بزرگ زادہ نادان بشہروا ماند کہ درو یا رغبش بیچ بستاند	
۱۱	بہت سارے مال سے تھوڑی سی خوبصورتی اچھی۔	اندر کی جمال بہ از بسیار کے مال	۳۳۵
۱۲	خوبصورت چہرہ خستہ دلوں کا مرہم اور بند دروازہ کی کوئی ہے	روکے زیبا مرہم دلباسے خستہ است و کلید در باسے بستہ۔	۳۳۶
	از قطعہ خوبرد جہاں جا میگا وہاں اس کی عزت اور حرمت ہوگی اگرچہ اس کے ماں باپ اس کو عقہہ نکال دے ہوں۔	از قطعہ شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند در بر آئند بقبرش بدرو مادر خویش	۳۳۷
۱۳	از قطعہ جب لڑکے میں نرمی اور دلیری ہو اور باپ اس سے ناراض	از قطعہ چوں در سپر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیت گر پندازد سے بری بود	۳۳۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>ہو جائے تو کوئی اندیشہ کی بات نہیں ہے۔ دریکیتا کا ہر شخص خریدار ہوتا ہے از قطعہ</p>	<p>۳۳۹ دُر تیرم را ہمہ کس مشتری بود از قطعہ</p>	
<p>باب ۲۷۷</p>	<p>خوبصورت چہرہ سے خوش آواری اچھی دیکھو (کہ) وہ حفظ نفس ہے اور یہ قوت روح۔ قطعہ</p>	<p>۳۴۰ ہا ارنہ سے زیبات آواز خوش کہ این خط نفس سبت و آن قوت روح قطعہ</p>	
<p>۳۴۱</p>	<p>اگر گدڑی سینے والا اپنے شہر سے تک بغیر میں بطور مسافر جائے تو وہ سختی اور تکلیف نہیں اٹھائے گا۔ لیکن اگر بادشاہ اپنے ملک سے جا کر کسی ویرانہ میں جا پڑے تو وہ بھوکا سوئے گا۔ قطعہ</p>	<p>۳۴۱ گر لغز ہے رود از شہر خویش سختی و محنت نہ بردینہ روز در بحر آبلے قنار ملک خویش گر سز خفتد ملک نیم روز قطعہ</p>	
<p>۳۴۲</p>	<p>جب زمانہ کی گردش کسی کے ساتھ دشمنی کرنے پر آمادہ ہو جاتی ہے</p>	<p>۳۴۲ ہر آنکہ گردش گیتی بکین او بر جوت بغیر مصلحتش رہبری کند ایام</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>تو وہ اس کو بڑے باتوں کی طرف رہبری کرتی ہے۔</p> <p>جس آشیانہ سے نکلا تھا پھر اس آشیانہ میں جانا جس کو تر کے قسمت میں نہ ہو قضا اس کو دانہ اور جال کے طرف لیجاتی ہے۔</p>	<p>کہوترے کو درگ آشیاں خواہد دید قضا ہی بردش تا بسوے دانہ و دم</p>	۳۲۳
باب ۲۷	<p>روزمی اگرچہ قسمت سے ملتی ہے لیکن اس کے حاصل کرنیکی تدبیر کرنا شرط عقل ہے۔</p> <p>بلا اگرچہ مقدر سے آتی ہے مگر اس کے آنے کے راستوں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔</p>	<p>رزق اگرچہ مقسوم است اما بابا حصول آن تعلق شرط است و بلا اگرچہ مقدر است از ابواب دخول آن حذر کردن واجب۔</p>	۳۲۴
	<p>قطع</p> <p>رزق اگرچہ پہنچتا ہے مگر دروازہ پر جا کر دھونڈنا ہی شرط عقل ہے۔</p>	<p>قطع</p> <p>رزق ہر چند بیگیاں برسد شرط عقلت جستن از درہا</p>	۳۲۵
	<p>اگرچہ آدمی بلا موت آنے کے نہیں مرتا۔ تو بھی عمدہ اثر دے</p>	<p>اگرچہ کس بے اہل نخواہد مرد تو مرد در دہان اثر دہا</p>	۳۲۶



شعر	ترجمہ و مہمل	اقوال	شعر
	<p>کے ہنڈ میں نجا۔ قطع</p>	<p>چوں مرد بر قناد ز جائے و مقام لیش دیگر چہ غم خورد ہما آفاق جائے است</p>	۳۴۷
باب ۲۷۷	<p>جب آدمی اپنے جگہ اور مقام سے پہل نکلا تو پھر اس کو کیا فکر ہے کل دنیا اسی کی جگہ ہے۔</p>	<p>شب ہر تو انگرے بسرا ہے ہی رو دریش ہر کجا کہ شب آدسرا او است</p>	۳۴۸
	<p>تو انگر آدمی راتوں کو سراسر میں جا کر مقام کیا کرتے ہیں۔ مگر فقیر کو جہاں کہیں رات ہو جا وہی اس کی سر ا ہے</p>	<p>میت</p>	۳۴۹
	<p>جب ذی ہنر آدمی کی قسمت ناموفق ہو جاتی ہے تو وہ ایسے جگہ جاتا جہاں اس کا نام تک کوئی نہیں جانتا۔</p>	<p>ہنر و پرچہ بخش نباشد بکام جائے رود کس ندانند نام</p>	
	<p>فرد</p>	<p>فرد</p>	۳۵۰
	<p>جس کے پاس مال نہ ہو وہ کسی پر زور نہیں کر سکتا۔ اگر مال رکھتا ہو تو زور کی ضرورت نہیں ہے۔</p>	<p>بے زرتو اند کہ کند بر کس زور درد واری بزور محتاج نہ</p>	
	<p>میت</p>	<p>میت</p>	۳۵۱
	<p>حرف عقلند کی بھی ہم کلمہ سی دیتی ہے</p>	<p>بدوز و شرف دیدار ہو تمند</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>طع ہی چڑیوں اور پھلیوں کو جال میں پھنسا دیتی ہے۔</p> <p>لفظ</p> <p>جب جھگڑے کا موقع نظر آئے</p>	<p>درآرد طمع مرغ و ماہی بہ بند</p> <p>لفظ</p> <p>چو پر خاش مینی تحمل بیار</p>	
باب ۲۴	<p>تو برداشت کر کیونکہ نرمی جھگڑے کے دروازہ کو بند کر دیتی ہے۔</p> <p>ستیریں کلامی اور نرمی سے ہاتھی</p> <p>کو ایک بال سے کھینچ سکتا ہے</p> <p>جس جگہ تجھے لڑائی کا موقع نظر آئے</p> <p>تو نرمی سے کام لے۔ کیونکہ نرم ریشم کو تلوار نہیں کاٹتی۔</p>	<p>کہ سہلے بہ بند و درکارزار</p> <p>بشیریں زبانی و لطف و خوشی</p> <p>توانی کہ پیلے بموئے کشتی</p> <p>لطافت کن آنجا کہ مینی ستیز</p> <p>نمبرد قر نرم راتج تیسز</p>	۳۵۲
	<p>جس کسی کے دل کو تو نے آزر دو</p> <p>کیا ہوا اس کو اگر بعد میں سو قسم کے راحتیں بھی پہنچائے تو بھی تو اس</p> <p>ایک رنج کے بدلے سے</p> <p>بے خوف نہ رہے کیونکہ تیر زخم میں سے تو نکل آتا ہے مگر رنج دل میں رہ جاتا ہے۔</p>	<p>ہر گوار بنجے بدل رسانیدی اگر در</p> <p>عفتب آن صد راحت بزسانی از</p> <p>پاداشش آن یک رنجش ایمن</p> <p>مباشش۔ کہ پیکان از جراحت</p> <p>بدر آید و آزار در دل بماند۔</p>	۳۵۳
			۳۵۴
			۳۵۵

بیاب	اقوال	ترجمہ و حاصل
۳۵۶	مستوایمن کہ تنگ دل گروی چوں زد دست دے بہ تنگ آید	جب تیرے ہاتھ سے کسی کا دل دگم چکا ہو اُس سے بے فکر نہ رہ ورنہ تیرا دل بھی ویسا ہی دکھے گا۔
۳۵۷	سنگ پر بارہ عصارِ فن کہ بود کز عصارِ سنگ آید	قلعہ کے دیوار پر پتھر نہ پھینک کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ سے پتھر آئیں۔
۳۵۸	بشہ چو پیر شد بزرند پس را باہم سردی و صلابت کہ دوست	جب بہت سے پھر ایک جا ہو جاتے ہیں تو بڑے قوت دار ہاتھی کو بھی مار ڈالتے ہیں۔
۳۵۹	مور چنگاں را جو بود اتفاق شیر زبیاں را بود از بند پوست	جب بہت سے چوٹیاں متفق ہو جاتے ہیں تو خشناک شیر کے پوست کو بھی بھاڑ ڈالتے ہیں۔
۳۶۰	زخم دندان دشمنان تیز است کہ نماید پیشم مردم دوست	دشمنوں کے دانتوں کا زخم تیز ہوتا ہے۔ جو بظاہر لوگوں کے نظر میں دوست معلوم ہوتے ہیں۔

سورۃ	ترجمہ و حاصل	اقوال	سورۃ
سورۃ بقرہ	<p>بیت</p> <p>قسمت میں جتنا لکھا ہوا ہے اس سے زیادہ کوئی نہیں کھاتا۔ تاہم اس کی تلاش کرنے میں سستی نہ کرنی چاہئے۔</p>	<p>بیت</p> <p>گرچہ بیرون زر زق تو ان خورد در طلب کاہلی نباید کرد</p>	۳۶۱
سورۃ بقرہ	<p>بیت</p> <p>اگر غوطہ زن مگر بچہ کی صورت سے ڈرے گا تو ہرگز قیمتی موتی دریا کے اندر سے، اس کے ہاتھ نہ آئیں گے۔</p>	<p>بیت</p> <p>غواص اگر اندیشہ کند کام ہنگ ہرگز ننگند و رگر انما یہ بچنگ</p>	۳۶۲
سورۃ بقرہ	<p>چنگی کا نیچے والا پاٹ حرکت نہیں کرتا اس لئے اس کو بیماری بوجھ پہننا پڑتا ہے۔</p>	<p>آسیا زیریں متحرک نیت لاجرم تحس بارگراں میکند</p>	۳۶۳
سورۃ بقرہ	<p>بیت</p> <p>شکار سی کو بہر وقت شکار نہیں مگر ممکن ہے کہ ایک دن تیندو اس کو بچاؤ ڈالے۔</p>	<p>بیت</p> <p>میاد نہ ہر بار شقاعے برد باشد کہ یکے رو پلنگش خورد</p>	۳۶۴
	قطع	قطع	

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
بات ۲۷	کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے لائق اور ذی فہم لوگوں سے بھی کوئی تدبیر ٹھیک بن نہیں پڑتی۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نادان بچہ بھولے سے نشانہ کو تیرے اڑا دیتا ہے۔	کہ بود کر حکیم روشن رہے بیرناید دست تدبیرے گاہ باشد کہ گود کے نادان بغلط بریدف زند تیرے	۳۶۵
بات ۲۸	حس نے اپنے اوپر سوال کا ڈر کھول لیا وہ مرتے دم تک عاجز ہی رہتا ہے۔	ہر کہ بر خود سوال کشاد تا بیدر نیاز مسند بود	۳۶۶
بات ۲۸	حس چوڑ دے اور بادشاہی کر اس لئے کہ بے طمع کی گردن بلند ہوتی ہے۔	آنگذار بادشاہی کن گردن بے طمع بلند بود	۳۶۷
بات ۲۸	ممکن ہے کہ کان عمر بھروف جنگ اور بانسری کی آواز نہ سنے اور آنکھ باغ کی سیر کرنے سے اور رمان گلاب اور چنبیلی کی خوشبو کا	گوش تو اندک ہمہ عمر سے نشود آوازوف جنگ و نے دیدہ شکیدر تماشائے بان بے گل و نسریں بسر آرد ماغ	۳۶۸
	مثنوی	مثنوی	

بیت	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
	<p>حظ اٹھانے سے صبر اختیار کر کے</p> <p>اگر بیروں سے بھرا ہوا نرم تکلیف</p> <p>نہو تو تیرے کونے پتھر رکھ لے</p> <p>اور اگر معشوقہ محو ایہ رو برود نہ ہو</p> <p>تو بغل میں ہاتھ رکھ کر سو جائے۔</p> <p>مگر اس کج بخت پیٹ کو اتنا بستر نہیں</p> <p>کہ ادنی چیزوں کے ساتھ موافقت</p> <p>کرے۔</p>	<p>گر نہ ہو دبا لیش آگت ہ پتہ</p> <p>خواب تو ان کو دمج زیر سر</p> <p>در نہ ہو دلبر سخا ایہ پیش</p> <p>دست تو ان کو دبا خوش خویش</p> <p>دیں شکم بے ہنر پیچ پیچ</p> <p>میرزا روک بازو بہ پیچ</p>	

بیت

اقوال

ترجمہ و ماحصل

بیت

باب چہارم

چوتھا باب

در نواید خاموشی

خاموشی کے فایده و نکتے بیانیں

دشمن آن پر کہ نیکی نہ بیند

دشمن وہی اچھا جو نیکی نہ دیکھے

۳۶۹

باب
ع ۱

فسر و

فسر و

بہتر چشم عداوت بزرگتر عیب است
کفایت سعدی و لہجہ چشم دشمنان مار است

دشمنی کی نظر سے ہنر بہت بڑا عیب
معلوم ہوتا ہے۔ سعدی و حقیقت

۳۷۰

باب
ع ۲

مثل گلاب کے پھول کے بے

مگر دشمنوں کے نظر میں کانٹے کی طرح

کھٹکتا ہے۔

بیت

بیت

نورانی فسر و ز چشمہ ہو ر

آفتاب کا نور گل دنیا کو روشن کرنے

۳۷۱

باب
ع ۳

رشتہ اندر چشم ہونگ کو ر

والا ہے۔ مگر چونکہ در کے نظریں

وہ بہت بڑا معلوم ہوتا ہے۔

یک نقصان مایہ دیگر رشتہ ہمایہ

ایک تو مال کا نقصان دوسرے پڑوسی

۳۷۲

باب
ع ۴

کا ہنسی اُڑانا۔

بیت

بیت

ردیف	اقوال	ترجمہ و اصل	ردیف
۳۷۳	مگوانرہ خویش بادشمنان کہ لاجول گویند شادی کنان	اپنی تحلیف کو دشمن سے نہ کہہ کیونکہ وہ خوش ہوں گے۔	باب ۲۷
۳۷۴	میت گفتہ نمدار دگے باتو کار ولیکن چو گفتی دیشس بیار	کچھ کہے گا ہی نہیں تو کوئی تجھ سے سر و کار نہ رکے گا۔ مگر جب تو لے کہا تو دلیل پیش کر	باب ۳۷
۳۷۵	میت آنکس کہ بقرآن خبر زونرہی آنت جو ابش کہ جو ابش نہی	جس شخص کی تشفی قرآن یا حدیث کے دلیلوں سے کی جا سکتی ہو اُس کو جواب نہ دینا یہی اُس کا جواب ہے۔	باب ۳۸
۳۷۶	از لظہ دو عاقل را بنا شد کس و پیکار نہ دانانی ستیز و باسکار	از لظہ دو عقلمند آدمیوں میں عداوت اور فساد نہیں ہوتا نہ عقلمند آدمی بیوقوف سے لڑتا ہے۔	باب ۳۹
۳۷۷	میت اگر نادان بوخت سخت گوید خیزندش بہ نری دلی جوید	اگر نادان آدمی جہالت سے سخت کلامی کرے۔ عقلمند نری کے ساتھ اُس کی دلجوئی کرتا ہے۔	باب ۴۰

<p>۳۶۷</p>	<p>ترجمہ یا حاصل</p>	<p>اقوال</p>	<p>۳۶۸</p>
<p>بات ۳۵</p>	<p>اور اگر وہ ظنِ جاہل ہی ہوں تو اگر زنجب ہی تو وہ تو ہر ڈالیں گے</p>	<p>دگر در بہرہ وہ جانبِ جاہل باشد اگر زنجیر باشد بگسلانند</p>	<p>۳۶۸</p>
<p>بات ۳۶</p>	<p>اگر کوئی کلامِ دلپذیر یا شیریں یا لائقِ تقدیر و تحسین ہو تو بھی ایک کہنے کے بعد دوبارہ اس کو نہ کہو کیونکہ جب سٹھائی ایک بار کھائی جاتی ہے تو پھر اس کی خواہش نہیں رہتی۔</p>	<p>سخنِ گرچہ دامنِ شیریں بود سبز و آرا تقدیر و تحسین بود چو کبیا رفتی گلو باز پس کہ علمِ اچہ یکبار خوردند پس</p>	<p>۳۶۹</p>
<p>بات ۳۷</p>	<p>بات کی ہی ابتدا اور انتہا ہوا کرتی ہے اس لئے دوسرے سے بات چیت ہونے وقت اس میں دخل نہیے۔</p>	<p>سخنِ راسراست اسکو نہ دین میا در سخن در میان سخن</p>	<p>۳۷۰</p>
<p>بات ۳۸</p>	<p>عقل مند اور ہوشیار آدمی اس وقت تک بات نہیں کرتا جب تک کہ وہ غاموش نہیں پاتا۔</p>	<p>فدا دند بیدیر و فرہنگ ہوش نگوید سخن تا نہ بیند غموش</p>	<p>۳۷۱</p>
<p>بات ۳۸</p>	<p>بادشاہ کی زبان سے علیٰ ہوی بانو</p>	<p>بیت نہ ہر سخن کہ بر آید گوید اہل شناخت</p>	<p>۳۷۱</p>

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>کو عقلمند آدمی دوسروں سے نہیں کہتے اس لئے کہ بادشاہی راز کا ظاہر کرنا گویا اپنے سر کو دیرینہ بے</p> <p>میت</p>	<p>بہتر شاہ سرخویشق شاید باحت</p> <p>میت</p>	
<p>باب ۱۰</p>	<p>آدمی اوروں سے اپنے کو نفع پہنچنے کی امید رکھتا ہے مجھ سے بھلائی کی تو امید نہیں ہے مگر کم از کم نقصان تو بھی نہ پہنچا۔</p> <p>فسرو</p>	<p>امیدوار بود آدمی بخیر گسار مرا بخیر تو امید غیبت شد در سال</p> <p>فسرو</p>	<p>۳۸۲</p>
<p>باب ۱۲</p>	<p>ہر شخص اپنے عیب کو بے فوفی سے ہنر جانتا ہے جب تک کہ دوسرے اس عیب کو اس پر ظاہر نہ کریں۔</p>	<p>ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش ہنر دانند از جانی عیب خویش</p>	<p>۳۸۳</p>

پہلو	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ
	<h2 style="text-align: center;">پانچواں باب</h2> <p style="text-align: center;">جوانی کے عشق کے بیان میں</p>	<h2 style="text-align: center;">باب پنجم</h2> <p style="text-align: center;">در عشق جوانی</p>	
<p>باب ح ۱</p>	<p>جو دل کو پسنداتی ہے وہی زیادہ خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔</p>	<p>ہرچہ در دل فرو و آید در دیدہ نکونیا</p>	۳۸۴
<p>ح ۱</p>	<p style="text-align: center;">نظم</p> <p>جس شخص کو بادشاہ عزیز رستا ہو اُس سے کتنے ہی بڑے حرکات سرز رہوں تو بھی وہ اچھے ہی سمجھے جاتے ہیں۔ اور جس شخص کو بادشاہ نے نفا ہو کر گھر بٹھا دیا ہو۔ اُس کو اُس کے گھر کے آدمی بھی نہیں پوچھتے۔</p>	<p style="text-align: center;">نظم</p> <p>ہر کہ سلطان مرید او باشد گر ہم بد کند نیکو گوید دگر را پادشہ بیند اند کشش از خیل خانہ نواز د</p>	۳۸۵
<p>باب ح ۲</p>	<p>اُسے بھائی۔ جب تو نے کسی کو اپنا دوست بنانے کا اقرار کر لیا تو اب اُس کے ہاتھ سے اپنی تابعداری یسے کی امید نہ کر کیونکہ جہاں عاشقی</p>	<p>اُس کے برادر چوں اقرار دوستی کردی توقع خدمت مدار کہ چوں عاشقی دوستی در میان آمد مالکی و مملو کی برقا</p>	۳۸۶

پہلے	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلے
	<p>معتقونی کار شد پیدا ہوا ہاں غاری و مخدومی کے مراتب اٹھ جاتے ہیں۔ قطع</p>	<p>خوابہ بایں بندہ پیری و سار پزل در آید پیازے و خندہ پر شب کو چو خوابہ علم کند زیں نش بار ناماز چون بندہ</p>	<p>۳۸۷</p>
<p>باب ۲۷</p>	<p>مالک اپنے خوبصورت نوکر کے ساتھ ہنسنے کھیلنے اور محبت کرنے لگے تو کیا عجب ہے کہ وہ نوکر مالک کی طرح اس پر حکومت کرنا شروع کر دے اور وہ مالک اس نوکر کا ناز خادم کے طرح اٹھانے لگے۔</p>	<p>میت</p> <p>غلام (پانی کا کھینچنے والا اور رانٹوں کا بنانے والا) ہونا چاہئے کیونکہ نازک بین غلام پہلوں ہوتا ہے</p> <p>قطع</p>	<p>۳۸۸</p>
<p>باب ۳۷</p>	<p>سلطان عشق کی سواری جہاں میں جائے گی وہاں نہ ہر دیر میر گاری</p>	<p>میت</p> <p>غلام آکیش باید و خشت زن بود بندہ نازنین مشت زن</p> <p>قطع</p> <p>ہر کجا سلطان عشق آمد نماند توت بازوئے تقوی راحل</p>	<p>۳۸۹</p>

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	نقطہ
۳۹۰	پاکدامن چون زید بپیارہ اوقتا وہ ناگریبان دروعل	قوت کا بس نہیں چلتا۔ جو بچارہ گلے تک کپڑے میں پھنسا ہو وہ کیونکر پاک رہ سکتا ہے	باب ۳۷
۳۹۱	شہ سمودت نباشد بانڈیشہ جان دل از مہربانان بر گرفتن۔	اپنی جان کے خوف سے معشوق کے محبت سے دل پھیر لینا شرط دوستی سے بعید ہے۔	باب ۳۷
	از قطع	از قطع	
۳۹۲	بنگ جویاں بروز بخت کف دشمنان را کشد و خواب دوست	جو انہرہ لوگ اپنے بچہ کے زور سے دشمنوں کو مار رہے ہیں اور معشوق اپنے عاشق کو محبت کے زور سے بہ نسبت معشوق کے زدیکنے کے سختیوں کا جھیلاؤ آسان	باب ۳۷
۳۹۳	دل بر مجاہدہ نہادن آسان تر است کہ چشم از شہادت فروگفتن	تر ہے۔ از نظر	باب ۳۷
	از نظر	از نظر	
۳۹۴	ہو پالہنگ در گردن نخواہد بخویشتم رفتن	جس ہرن کے گلے میں پتی بندھی ہوئی ہو وہ جہاں چاہے وہاں پھر نہیں سکتا۔	باب ۳۷
	بیت	بیت	

صفحہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	تفسیر
۳۹۵	شب پرہ گروصل آفتاب نخواہد رونق بازار آفتاب نخواہد	اگر چمکا ڈر آفتاب سے نہ ملنا چاہو تو آفتاب کی غلٹ گھٹ نہیں جائیگی۔	بابت ح ۱۰
۳۹۶	از شنوی پندر خرامی و کبسر کنی دولت پارینہ تصور کنی	از شنوی یہ شیخی اور بکر تو کب تک کریگا اپنی پھلی دولت حسن کا خیال کر۔	بابت ح ۱۰
۳۹۷	بیت شاید پس کار خویش تن بہ نشستن لیکن تو او زبان مردم لبستن	بیت یہ ممکن ہے کہ (کوئی شخص) اپنے بد اعمالیوں سے توبہ کر کے۔ (غضب الہی) سے نجات پا سکے لیکن زبان خلائق کا بند کرنا اس سے ہمکن ہے۔	بابت ح ۱۲
۳۹۸	قطع امروانکہ کہ خوب و شیرین است تلخ گفتار و تند خوئے بود	قطع نوجوان لڑکا جب تک کہ وہ خوب صورت اور شیرین کلام ہے سخت گویا اور تند خو ہوتا ہے۔	بابت ح ۱۱
	چوں بایش آمد و بلاغت شد مردم آمیز و مہر جوئے بود	مگر جب دماغی مہر جوئے نکل آئے میں تو آدمیوں میں مل جاتا ہے	بابت ح ۱۱

ترجمہ و حاصل	اقوال	بیان
<p>کوشش کرتا ہے کہ اور لوگ اس سے محبت کریں۔</p> <p>بیراری سے مشتاق رہنا بہتر ہے</p> <p>قطع</p>	<p>مشتاقی یہ کہ ٹولی۔</p> <p>قطع</p>	۳۹۹
<p>دشمن کے آنکھیں پھوٹ جائیں کہ اس کے نظر میں ہنر عیب دکھائی دیتا ہے۔ مگر دوست اگر تو میں سو عیب ہوں اور ایک ہنر تو وہ میو اے ہنر کے عیب دیکھتا ہی نہیں۔</p> <p>از نظر</p>	<p>چشم براندیش کہ برکنده باد عیب نماید ہنرش در نظر و ہنر داری و ہفتاد عیب و دست نہ بیند بجز آن یک ہنر</p> <p>از نظر</p>	۴۰۰
<p>اپنا دل اپنے معشوق کے حوالہ کرنے والا گویا اپنی والدہ ہی دوسرے کے ہاتھ میں دیدیتا ہے۔</p> <p>معشوق سے ملنے کی راہ نہ ملے تو اس کے طلب میں مرنا شرط عشق ہے۔</p> <p>بیت</p>	<p>ہر کہ دل پیش و ہری وارو ریش و دست دیگرے وارو</p> <p>گر نشاید بست رو برون شرط عشق است در طلب مردن</p> <p>بیت</p>	۴۰۱

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۴۰۳	پارسا را بس اینقدر زنداں کہ بود ہم طویلہ زنداں	بچوں کی صحبت میں کچھ دن پہنایا سچے عبادت کرنے والوں کے لئے گویا قید میں رہنا ہے۔	باب ۱۳ ح
۴۰۴	دانا را از ناداں نفرت ست ناداں را از دانا وحشت	عقل مند آدمی کو بیوقوفوں سے یعنی نفرت رہتی ہے اتنی ہی نفرت بیوقوفوں کو عقلمندوں سے ہوتی	باب ۱۲ ح
نظم			
۴۰۵	گل تبارچ رفت و غار سباز گنج برداشتند و مار سباند	دگلاب کا پھول تو گیا مگر کانٹے رہ گئے خزانہ تو گیا مگر سانپ	باب ۱۴ ح
۴۰۶	دیدہ بر تارک سناں دیدن خوشتر از روئے دشمنان دیدن	موجود۔ اپنے آنکھوں کو نیزے کے نوک پر دیکھنا دشمن کا منہ دیکھنے سے اچھا ہے۔	۔۔
۴۰۷	واجب است از ہزار دوست برید تا یکے دشمنت بیاید دید	ایک دشمن کا منہ نہ دیکھنے کے لئے ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر دینا بہتر ہے۔	۔۔
از قطع			
۴۰۸	ست سے بیدار گردنیم شب ست ساتی روز محشر بیدار	جو آدمی کہ شراب پیکر مت ہو گیا ہو وہ آدمی رات کو ہوش میں	باب ۱۵ ح

پہلو	ترجمہ و ماحصل	اقوال	پہلو
	<p>آجائے گا مگر جو شخص کہ ساتی کے حسن پر فریفتہ ہو کر مست ہو گیا ہو اس کا نشہ تو شاید روز قیامت کے صبح میں ہی اتر کے گا۔</p>		
<p>بابت ۱۶</p>	<p>شعر کتنی ہی گریہ و زاری کرو چرایا ہو مال جو کبھی واپس نہیں دے گا۔</p>	<p>شعر گر نفع کئی دگر نسیا د وزو زرباز پس نخواهد داد</p>	<p>۴۰۹</p>
<p>۱۷</p>	<p>بیت کسی چیز یا کسی شخص پر اپنا دل نہ لگانا چاہئے اس لئے کہ پھر دل کا پلٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔</p>	<p>بیت نہاید بستاند ر چیز و کس دل کہ دل برداشتن کاریت مشکل</p>	<p>۴۱۰</p>
<p>۱۸</p>	<p>قطعہ جس شخص کو کہ اس کے بستر پر گلاب و چینی کے پھول بچھائے بغیر آدمی کے ساتھ نیند نہیں آتی تو اس کے اس گلاب سے بچھائے ہوئے بستر کو گرگ و خشن زمانہ نے فنا کر دیا اور اس کے اطراف میں کانٹوں کے</p>	<p>قطعہ ہم کہ قریش نگر قتمے و خواب تا گل و نسیم نفا ندے تخت گر دیش گیتی گل رویش بر نیت خار بنان بر سر ناکش برست</p>	<p>۴۱۱</p>

بیابان	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیابان
	درخت اگا دے۔ از لظہم	از لظہم چو گل بسیار شد سیلان بلغرند	۴۱۲
باب ۱۶ ح ۱۷	جہاں کپڑے زیادہ ہوا ہاتھی بھی پھسل جائیں گے		
	از قطعہ	از قطعہ	
باب ۱۵ ح ۱۸	اگر لہروں کا خوف نہ ہوتا تو دریا کے فوائد بہت اچھے ہوتے۔ اسی طرح کانٹوں کا خوف نہ ہوتا تو پھولوں کی صحبت بہت اچھی ہوتی۔	سو دور یا نیک بودے گرنہ بودیم نوح صفت گل خوش بوی گرنہ تیشویش غار	۴۱۳
باب ۱۹ ح ۱۹	یہی کو محبوبوں کی آنکھ سے دیکھا جائے تو اس کے دیکھنے کا اصلی راز آپ کے دل پر ظاہر ہوگا۔	از دریکہ چشم محبوبوں بایستے در جمال یہی نظر کردن تا سر مشاہدات ادب تو مجلی کند۔	۴۱۴
	از قطعہ	از قطعہ	
باب ۲۰ ح ۲۰	جس کو عمر بھر کبھی زنبور نے نہ بٹا ہو ایسے شخص سے زنبور کے متعلق کہنا بے سوڈ ہے۔	گفتن از زنبور بے حاصل بود بایکے در عمر خود ناخوہ نیش	۴۱۵
	فسرد	فسرد	
باب ۲۰ ح ۲۰	تازے توڑے ہوئے انگور	انگور تو آورده ترشش طعم بود	۴۱۶

صفحہ نمبر	ترجمہ و ما حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>ترشس ہوتے ہیں ایک دو روز مہر کر تو وہی رہتے ہوں گے۔</p>	<p>روز و سہ مہر کن کہ شیریں گردد</p>	
	<p>ہیت</p> <p>ہر بات میں بحث کرنا مناسب نہیں ہے بزرگوں کے عجب کو گرفت کرنا عطا ہے۔</p>	<p>ہیت</p> <p>نہ در ہر سخن بحث کردن رواست خطاب بزرگان گرفتن خطاست</p>	<p>۴۱۷ ۴۱۸</p>
	<p>شٹوئی</p> <p>جو شخص خود بے آبرو ہوا ہوا اس کو دوسرے کے غرت و آبرو کی کیا پر واہ ہے۔</p>	<p>شٹوئی</p> <p>یکے کردہ بے آبروئے بے چہ غم دار و لش ز آبروئے کے</p>	<p>۴۱۹</p>
	<p>پچاس برس تک پیدا کیا ہوا اچھا نام ایک بد نامی سے بالکل مٹ جاتا ہے جس کے ترازو کے پتے میں سونا ہے اس کے بازو میں طاقت ہے۔</p>	<p>سیانام نیکوئے پنجاہ سال کہ یک نام ز شتس کند پائمال ہرگز از روز ترازو دست زور دیو بازو دست۔</p>	<p>۴۲۰</p>
	<p>نظ</p> <p>زر کو جو دیکھتا ہے سر جھکا لیتا ہے جتے کہ ترازو کی آہنی دندڑی بھی سونا</p>	<p>نظ</p> <p>ہر کہ زر دید سر فرود آورد در ترازوئے آہن دندڑی است</p>	

پہلے	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلے
۴۲۱	<p>پیت</p> <p>بر تندی سبک دست بر رُون بہ تیغ بزدلان گز و پشت دست دریغ</p>	<p>دیکھتے ہی جھک جاتی ہے۔</p> <p>پیت</p> <p>بے سمجھے سو پچھے غصہ سے دفعتاً باہر تلوار پر ہاتھ ڈالنے والے کو آئندہ پچھتا کر ہاتھ کی پیٹ دانتوں سے کاشا پڑتی ہے۔</p>	باب ع-۴
۴۲۲	<p>از قطعہ</p> <p>چہ نمود از زردی آنکہ تو بہ کردن کہ نتوانی کند انداخت بر کاخ</p>	<p>از قطعہ</p> <p>اگر تو نے کسی مکان پر کند نہ جا سکنے کی وجہ سے چوری سے تو پہ کی تو کیا فائدہ۔</p>	
۴۲۳	<p>شعر</p> <p>ہمہ حال عیب خویشیند طلعتہ بر عیب دیگران مزیند</p>	<p>شعر</p> <p>جو لوگ عیبوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو لازم ہے کہ دوسروں کو ان کے عیبوں کے سبب سے بہ نام نکریں۔</p>	

ردیف	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ
باب ۱ ح ۱	<p>چھٹا باب</p> <p>بڑا پے کے ناتوانی کے بیان میں مزاج کتنا ہی صحیح اور معتدل ہو لائق اعتماد بقائیں اور مرض ہر چند مہلک ہو بالکلید ہلاکت پر دلالت نہیں کرتا۔</p>	<p>باب ششم</p> <p>وضعف پیری</p> <p>مزاج اگرچہ مستقیم ہو اعتماد بقائیں شاید و مرض اگرچہ مائل بود دلالت مکی ہر ہلاکت نہ کند۔</p>	۴۲۴
رد	<p>از شنوی</p> <p>ساحب مکان تو محل کے نقش کے فکر میں ہے اور گھر کو دیکھو تو بنیاد سے گر کر ویران ہونے کو ہے۔</p>	<p>از شنوی</p> <p>خواجہ در بند نقش ایوان است خانہ از پاسے بست پیران رت</p>	۴۲۵
رد	<p>ایک بوڑھا آدمی حالت نزع میں رو رہا تھا اور اس کی بیوی عورت اس کو مندل مل رہی تھی۔</p>	<p>پیر مرد سے بنزع سے نالید پیر زن مندلش ہی مالید</p>	۴۲۶
رد	<p>جب مزاج اعتدال سے تجاوز کر جاتا ہے تو نہ گندو کو توئید اثر کرتا ہے نہ علاج</p>	<p>چوں محبط شد اعتدال مزاج نہ خیزیت اثر کند نہ علاج</p>	۴۲۷
باب ۲ ح ۲	<p>از قطع</p> <p>بلبلوں سے وفاداری کی امید نہ رکھو</p>	<p>از قطع</p> <p>وفاداری مدار از بلبلان چشم</p>	۴۲۸

پہلو	ترجمہ و ماحصل	اقوال	پہلو
	<p>کیونکہ ہر وقت (وہ نئے نئے) دوسرے پھولوں (کے شاخوں پر) چھپاتی رہتی ہیں۔</p> <p>جو ان عورت کو اپنے پہلو میں تیر کا لگنا بوڑھے مرد کے بیٹھے سے بہتر معلوم ہوتا ہے۔</p>	<p>کہ ہر دم بر گل و گیز سرائند</p> <p>زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند از آنکہ پیرے۔</p>	۴۲۹
باب ۲	<p>ازر باعی</p> <p>جب عورت مرد کے بغل سے ناراض ہو کر اٹھ جاتی ہے تو اس گھر سے بہت سے فتنے اور لڑائیاں برپا ہوتے ہیں۔</p>	<p>ازر باعی</p> <p>زن کز مرد بے رضا بر خیزد بس فتنہ و جنگ از ان سرا خیزد</p>	۴۳۰
	<p>قطع</p> <p>حسین چہرہ۔ لباس دیا کلاب عود رنگ۔ خوشبو اور خواہش نفسانی۔ یہ تمام چیزیں عورتوں کے لئے باعث زینت ہیں (مگر) مرد کی زینت مردی سے ہے۔</p>	<p>قطع</p> <p>روسے زیبا و جامہ دیا عرق و عود و رنگ و بوسے ہوں ایں ہمہ زینت زناں باشند مرد را کیر و خایہ زینت بس</p>	۴۳۱

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل
۳۳۲	اے کہ مشتاق منزلے مثناب پندین کار بند و صبر آموز	اے منزل پر پہنچنے کی خواہش کرنے والے اگر تجھ کو منزل تک پہنچنا ہے تو طبعی نگر میری نصیحت پر عمل کر اور صبر کرنا سیکھ۔
۳۳۳	اسپ تازی دو تک زود بشتاب اشتر آہستہ میر و شب و روز	تیز رفتار گھوڑا وہی منزل تک جلد پہلے گا دگر دھیماسے طے والاوش آہستہ آہستہ رات دن در منزل سے طے کرتا، چلا جائے گا۔
۳۳۴	چوں پیر شدی ز کودکی دست بدآ بازی و ظرافت بجواناں بگزار	جب تو بوڑھا ہو گیا تو بچپنا چھوڑ اور کھیل و مذاق کو نوجوان کے والے کر۔
۳۳۵	طرب نوجواں ز پیر جوئے کہ دگر ناید آب رفتہ جوئے	نوجوانی کے مزے کو بڑھاپے میں تلاش نہ کر۔ کیونکہ دریا میں گیا ہو پانی پھر واپس نہیں آتا۔
۳۳۶	زرع راچوں رسید وقت درو	جس کھیت (فصل) کے کاٹنے

ردیف	ترجمہ و ماحصل	اقوال	ردیف
	<p>کا وقت پہنچ گیا ہو وہ سبزہ نو کے طرح نہیں لہرتا۔ از قطع</p>	<p>نخراؤ چنانکہ سبزہ نو از قطع</p>	۴۳۷
باب ۶ ح ۵	<p>بال تو خضاب سے سیاہ ہو سکتا گے (مگر) جھکی ہوئی پیٹھ کو سیدھا کرنا نہ ہو سکے گا۔ قطع</p>	<p>موئے پتیس سیدہ کردہ گیر راست نخرا ہرشدن این پشت کوز قطع</p>	۴۳۸
باب ۸ ح ۸	<p>ستر سال کی عمر پانے کے بعد جو ان آدمی کی طرح شادی کر لینا کس کام کا۔ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ پیدائشی اندھے کو خواب میں بصارت آجانا۔ عورتوں کو زور و زیور چنداں مرغوب نہیں ہوتا اور نہ تو تازہ مرد بلکہ طاقتور آدمی مطلوب ہوتا ہے۔ قطع</p>	<p>پیر ہفتا سہ جونی نکتہ عش معری محی بنی چشم روشنت روز باید نہ زر کہ بانورا گزرے سخت بکہ صدمن گوش قطع</p>	۴۳۹
باب ۱۰ ح ۱۰	<p>عبادت الہی کے ساتھ خیرات کرنا بھی ضروری ہوتا تو تمام افسوس ہوتا</p>	<p>دریغا گردن طاعت نہادن گرددش ہمراہ بودے دست دوان</p>	۴۴۰

ردیف	ترجمہ و ماہصل	اقوال	بیحد
باب ۲ خ ۷	<p>(بخیل سے) ایک پیسہ مانگا جائے تو وہ اس گدھے کی طرح رو جائیگا جو کچھ میں پھنسا ہوا ہوں اور اگر اس کو سورہ فاتحہ پڑھنے کو کہا جائے تو سو مرتبہ پڑھے گا۔^(۱۰۰)</p> <hr/>	<p>برنیار سے چو خسر و رگل بہانند در الحمد سی بخواہی مسد بخوانند</p> <hr/>	۴۴۱

سیرہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب و حکمت
	<h1>باب ہفتم</h1>	<h1>ساتواں باب</h1>	
	<h2>در تاثیر تربیت</h2> <h3>قطرہ</h3>	<h2>تربیت کے تاثیر کے بیان ہیں</h2> <h3>قطرہ</h3>	
۴۴۲	<p>مسیح صیقل نکلوانا نہ کرے آہنے را کہ بر گہسرا باشد</p>	<p>جس لوہے کا اصلی جوہری ہوا ہو اُس کو کوئی صیقل گرا چھینیں نہ سکتے</p>	<p>باب ۱۲</p>
۴۴۳	<p>چوں بود اصل جوہری قابل تربیت را اور واثر باشد</p>	<p>جب کسی کا اصل جوہر اچھا ہو تو وہی توسلیم کا اثر اُس پر ہوگا۔</p>	<p>۱۱</p>
۴۴۴	<p>سنگ بد ریاضے ہفتگانہ بشوے کہ چو تر شد پلید تر باشد</p>	<p>اگر کتے کو ساتوں دریاؤں میں بھی دھوئیں تو جب تر ہوگا اور زیادہ نجس ہو جائے گا۔</p>	<p>۱۲</p>
۴۴۵	<p>خر عیسیٰ گرشس بچکے ہرند چوں بیاید ہنوز خراب باشد</p>	<p>اگر حضرت عیسیٰ کے گھبھے کو کتے مغلمہ میں بھی لہجائیں تو سب وہیں آئے گا تو گھبھے کا گروہاں ہوگا۔</p>	<p>۱۳</p>
۴۴۶	<p>اے جانان پرور - ہنر آموزید کہ ملک دو دولت دنیا اعتماد را نشاید</p>	<p>اے جان پرور - ہنر سیکھو کہ ملک ملک اور دولت کا ایک ہر دو سہ</p>	<p>باب ۱۳</p>
	<p>وسیم وز رور سفر محل خطرست یاوزد بیکبار سیرد یا خواجہ بتاریق</p>	<p>نہیں سونا جائز ہے اور رور میں کا پڑنا سفر میں خوف کا باعث ہے</p>	

تہذیب	ترجمہ و حاصل	اقوال	تہذیب
	<p>یا تو جو اس کو ایک ہی مرتبہ پورا لیا گایا مالک مال تھوڑا تھوڑا کر کے کھالے گا لیکن ہنر ایک جتنا چشمہ ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی دولت ہے اگر ہنر مند مفلس بھی ہو جائے۔ تو کچھ غم نہیں کیونکہ ہنر نالذات ایک دولت ہے ہنر مند جہاں جائے گا اس کی قدر ہوگی اور سند پر بٹھا یا جاگا بے ہنر بھیک مانگے گا اور دکھ پائے گا۔</p>	<p>بخورد۔ اما ہنر چشمہ زائیدہ است و دولت پائیدہ اگر ہنر مند از دولت بیتقد غم نہ باشد کہ ہنر در نفس خود دولت است کہ ہر کجا کہ رود قدر ببندہ بر صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چہند دستی بیند۔</p>	
<p>باب ۲۷</p>	<p>مرتبہ پا کر بعد میں محکوم بننا اور ناز سے پہلے ہوئے کو لوگوں کی سختیوں کو برداشت کرنا بہت رنجیدہ ہے۔ باب کی میراث چاہتا ہے تو باپ کا علم سیکھ کیونکہ باپ کی یہ دولت میراث دس دن میں خچ کر دیا سکتی ہے۔</p>	<p>سخت است پس از جاہ تکلم برہوں خود کردہ بنا ز جو مردم برہوں میراث پدر خواہی علم پدر آموز کیس مال پدر خرچ تو اسی کردہ روز</p>	<p>۷۴۴ ۷۴۸</p>

پہلو	اقوال	ترجمہ و ما حاصل	توضیح
۴۴۹	<p>سخن اندیشیدہ باید گفتن و حرکت پسندیدہ کردن۔ بہ خلق را علی العموم و بادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبان ایشان ہرچہ رفتہ شود ہر آئینہ با فواہ بگویند و قول و فعل عوام الناس را چند اعتبار سے نہ باشد۔</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	<p>ہر شخص کو عموماً اور بادشاہوں کو خصوصاً بات سوچ سمجھ کر اور حرکت اچھی کرنی چاہئے اس واسطے کہ بادشاہ سے جو فعل سرزد ہوتا ہے۔ اور جو لفظ ان کے زبان سے نکلتا ہے لوگ اس کا چرچا کرتے ہیں اور عام لوگوں کے قول و فعل کا چند اعتبار نہیں ہوتا۔</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	<p>بات ح ۳</p>
۴۵۰	<p>اگر صدنا پسند آید ز درویش ریفقائش یکے از مزد دانند</p>	<p>اگر درویش سے سونا پسندیدہ حسرتیں بھی سرزد ہوں تو اس کے دوستوں کو سو میں سے ایک حرکت بھی بڑی معلوم نہ ہوگی اور اگر بادشاہ کے زبان سے ایک بات بھی مذاقاً نکلتا ہے گی تو لوگ اس کو ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچا دیں گے۔</p>	<p>۳۳</p>

نمبر	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
۴۵۱	<p>قطع</p> <p>ہر گمہ در فردیش ادب نمکئی در بزرگی فلاح از در فرماست</p>	<p>قطع</p> <p>حس شخص کو بچپن میں ادب نہ سکھایا گیا ہو بڑا ہونے کے بعد اس سے خیر و نیکی و کامیابی جانتے ہوتے ہیں۔</p>	<p>باب ۳۲</p>
۴۵۲	<p>چوب تر را چنانکہ خواہی پیچ نشود مشک جز بر آتش راست</p>	<p>گلاب نگری کو جس طرح چاہیں سوڑ سکتے ہیں۔ لیکن سوکھنے کے بعد آگ کے بغیر سیدھی تیار ہو سکتی۔</p>	<p>باب ۳۲</p>
۴۵۳	<p>فرد</p> <p>ہر آن طفل کو جو را آموزگار نہ بیند جفا بیند از روزگار</p>	<p>فرد</p> <p>حس لڑکے نے استاد کی تعمق نہ دیکھی ہو اسے زمانے کے تعمقوں کو دیکھنا ہوگا۔</p>	<p>باب ۳۲</p>
۴۵۴	<p>بیت</p> <p>استاد و معلم چو بود بے آزار خرنگ بازند کو دکان در بازار</p> <p>از شنوی</p>	<p>بیت</p> <p>جب سکھانے والا استاد۔ زمانے نے پیشہ والا نہ ہو تو لڑکے بازار میں چل چلا کھینے لگتے ہیں از شنوی</p>	<p>باب ۳۲</p>

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	تفسیر
۴۵۵	جو راستا دیکھو زہر سپرد	استاد کی سختی باپ کی محبت سے	باب خ ۴
۴۵۶	چو دولت نیت خراج آہستہ تر کن کہ میگویند ملاخان سرد سے	جب تجھے آمدنی نہیں ہے تو بہت خرچ نہ کر کیونکہ ملاح لوگ نصیحت گایا کرتے ہیں کہ	باب خ ۵
۴۵۷	بگو بہستان اگر باران نہ بارو بسائے دیکھو گروہ خشک رود	اگر پھاڑ پر مینہ نہ برسے تو ادب ایک ہی سال میں سوکھی ندی بن جائے گا۔	
۴۵۸	عقل و ادب پیش گیر دلو بعب بگذار کہ چون نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری۔	عقل و ادب اختیار کرو اور کھیل کو دھوڑ دے اس لئے کہ جب دولت تمام ہو چکے گی تو تو تکلیف اٹھائے گا اور پشیمان مشتومی	
۴۵۹	ہر کہ عمل شد بہ سخا و کرم بند نہ نشاید کہ ہند بروم	جو شخص کہ سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا ہو اسے درجہوں پر کاغذ نہ لگانی چاہئے۔	
	نام نگوی چو بردن شد بکوئے	بخشش دینے کی شہرت جا بجا	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>ہو جانے کے بعد تجربہ سے اپنا دروازہ بند کیا جاسکے گا۔</p> <p>قطع</p>	<p>درختوانی کہ بہ بندی برودے</p> <p>قطع</p>	
<p>باب ۵۵</p>	<p>اگر چہ تو جانتا ہے کہ کوئی نہیں سنیگا (پھر بھی) جو کچھ پسند و نصیحت تو جانتا ہے کہے جا۔</p> <p>کیونکہ بہت جلد تو دیکھ لے گا کہ اس نے سننے والے بدو طع شخص کے دونوں پیر بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے۔</p>	<p>گرچہ دانی نشوند گلوے ہرچہ دانی تو از نصیحت پسند زود باشد کہ خیر و سر بہی پرو پا افتادہ اندر بند</p>	<p>۴۵۹</p>
	<p>اور ہاتھ ملتا ہوا چمکتا رہے گا کہ عقل مند آدمی کی نصیحت کو میں نے کیوں نہیں سنا۔</p> <p>مثنوی</p>	<p>دست بردست میزند کہ درینغ نشیندم ہر سیشہ دانشمند</p> <p>مثنوی</p>	
<p>۴۶۰</p>	<p>کینہ اور بے وفوف آدمی دولت کے نشہ میں تنگ دستی کے دن کا خیال نہیں کرتا۔</p>	<p>حریف سفلہ در پایان مستی نیندیشد ز روز تنگ دستی</p>	<p>۴۶۰</p>
	<p>جب درخت کے پھل پھول</p>	<p>درخت اندر بہاران بر نشاند</p>	<p>۴۶۱</p>

بیحد	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیحد
	<p>موسم بہار میں چتر جلتے ہیں تو جاڑے کے دنوں میں اس کے پتے نہیں رہتے۔ قطع</p>	<p>زستان لاجرم بے برگ ماند قطع</p>	
<p>بات ۶۲</p>	<p>اگر چہ سونا چاندی پتھر میں سے ہی نکلتا ہے (لیکن) کل پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔ سہیل تارے کی روشنی کل دنیا پر پڑتی ہے۔ لیکن کہیں تو اس سے معمولی چٹرا بنتا ہے کہیں خوشبودار چٹرا۔</p>	<p>گرچہ سیم وزر زنگ آید ہی درہہ سنگے نہا شد زر و سیم برہمہ عالم ہی تابد سہیل جائے انباں میکند جائے ایدم</p>	<p>۶۲ ۶۳</p>
<p>بات ۶۳</p>	<p>آدمی کا دل جتنا کہ روزی کے پیدا کرنے میں لگا رہتا ہے۔ (اتنا ہی) اگر روزی دینے والے کے طرف رہتا تو اس کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھا ہوا ہوتا قطع</p>	<p>چنانکہ تعلق خاطر آدمی زاویست بروی اگر بروزے وہ بودے بمقام از ملائکہ درگذشتے۔ قطع</p>	<p>۶۴</p>
<p>۶۴</p>	<p>اُسے ناچیز و پست ہمت آدمی</p>	<p>فراموشت نکر ایزد در اہل حال</p>	<p>۶۵</p>

پہلو	اقوال	ترجمہ و ماحصل	پہلو
	<p>کہ بودی لطف اندون و مدہوش روانت داد و طبع و عقل و ادراک جمال و نطق و رسم و فکر و ہوش و عاشقست مرتب کرد بر کف دو بازویت مرتب ساخت بر دوش کنوں پذیرای اسے ناچیز بہت کہ خواہد کردنت روزی فراموش</p> <p style="text-align: center;">قطر</p> <p>جامہ کعبہ را کہ می بوسند اونہ از گرم پید نامی شد بہترین سے نشست روز کو چند فاجہ سے پچوا او گرامی شد</p>	<p>جس نے تجھ کو اس وقت فراموش نہیں کیا جبکہ تو (ماں کے پیٹ میں) ایک مخفی اور بیہوش و ناچیز لطف تھا جس نے تجھ کو جان و تن - سمجھ - ہنر - حسن - زباں - عقل - غور - اور تمیز دی - اور جس نے تیرے پیچھے میں دس انگلیاں و دونوں کانوں کو دو ہاتھ بنائے - کیا اس خدا سے خود عمل کے نسبت تو یہ سمجھتا ہے کہ کھلتا موجودہ میں وہ تجھ کو رزی پہنچانا (معاذ اللہ) بھول جائے گا۔</p> <p style="text-align: center;">قطر</p> <p>کعبہ کا غلاف جس کو لوگ چومتے ہیں اس کی بزرگی اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ ریشمی کپڑے کا ہے بلکہ چند درز تک ایک بزرگ کی صحبت میں رہنے</p>	<p>یاد رکھو</p> <p>۲۶۶</p> <p>یاد رکھو</p> <p>۲۶۷</p>

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۸	سے وہ بھی مثل اس بزرگ کے قابل تعظیم ہوا۔ اسے بیٹے قیامت کے دن تجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ تیرے عمل کیا ہیں یہ نہیں پوچھنا کہ تیرا باپ (نسب) کون ہے۔ قطع	اسے پسند۔ ترا پسند و زینت کہ بہت چیت و لگوئی کہ پد زینت قطع	۲۶۷
باب ۱۰	اسے مرد ہوشیار۔ غفلتوں کے نظریں عابد عورتیں نالائق بچ جننے سے سانپ جنیں تو اچھا ہے۔ از قطع	زنان بار و دار اسے مرد ہوشیار اگر وقت ولادت مار زائند از ان بہتر بہ نزدیک مرد مند کہ فرزند ان نامہوار زائند از قطع	۲۶۸
باب ۹	جو شخص کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ وفاداری نہیں کرتا وہ نہ تو دوست سمجھایاے گا نہ ٹھنڈ۔	ہر کہ باہل خود و فائز کند نشود دوست روستے و نشوند	۲۶۹
باب ۱۱	بلوغت کا صحیح نشان ایک ہے وہ یہ کہ اپنے خواہش کے پورے کرنے میں جس قدر جدوجہد کرتا ہے	انگور در فائے خداے غروبل۔ بیش از ان باشد کہ در بند فطر نفس خویش۔ (بالغ است)	۲۷۰

ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
<p>اُس سے زیادہ کوشش اللہ جل ثنا کو رضامند رکھنے میں کرے جس شخص میں یہ صفت موجود نہیں ہے وہ اہل تحقیق کے نزدیک بالغ نہیں از قطع</p>	<p>وہر آنکہ دروایں صفت موجودیت بہ نذر جمعان بالغ نہ شمارندش۔</p> <p>از قطع</p>	
<p>باب ۱۱ اگر چالیس سال کے آدمی کو عقل دادب نہ ہو تو اُس کو حقیقت میں انسان نہ کہنا چاہئے۔ قطع</p>	<p>بزرگ چل سار را عقل و ادب نیت بہ تحقیقش نباید آدمی خواند</p> <p>قطع</p>	۴۷۱
<p>اصل انسانیت۔ جو انردی اور احسان کرنے ہی میں ہے۔ محض صورت بشری نہیں ہے۔</p>	<p>جو انردی و لطف ست آدمیت ہمیں نقش بیولانے پندار</p>	۴۷۲
<p>کسی دیوار پر شکر گف و رنگار سے صورت و شکل اتارنے کے لئے بھی عقل درکار ہے۔</p>	<p>ہنر باید کہ صورت میتواں کرد بایواں ہادر آزشکرگف و رنگار</p>	۴۷۳
<p>اگر انسان میں فضل و احسان نہ ہو تو اُس اس اور دیوار کے نقش میں کیا فرق ہے۔</p>	<p>چو انسان را نباشد فضل و احسان چہ فرق از آدمی تا نقش دیوار</p>	۴۷۴

صفحہ نمبر	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۱	<p>اسباب کے جمع کرنے ہی میں ہنرمندی نہیں ہے۔ اگر ممکن ہو تو کسی کے دل کو اپنے قبضہ میں لے</p>	<p>بدست آوردن دنیا ہنرمیت لیکے را اگر توانی دل بدست آر</p>	۴۵
باب ۱۲	<p>جو ناسخ و کتب کا وہ آخر میں شہرہ مندگی اٹھاتا ہے اور عقلمندوں کے پاس کم عقل کہلاتا ہے۔</p>	<p>ہر کہ نام آزمودہ را کار بزرگ فرماید یا آنکہ ندامت بر او بنزدیک خوردند بخت عقل منسوب گردد۔</p>	۴۶
باب ۱۳	<p>عقلمند و عالی دماغ آدمی کینہ کو بڑے بڑے فدایات نہیں دیتا اگرچہ پوری جان بھینے والا بھی بننے کا کام جانتا ہے مگر ریشم کے کارخانہ میں اُس سے ریشم نہیں بنواتے</p>	<p>ندم ہونمند روشن رائے با فرومایہ کار ہائے خلیفہ بوریابان گرچہ با فتنہ ہست بنزدیکش بکار گاہ حسیر</p>	۴۷
باب ۱۴	<p>نوکر پر بہت غصہ اور ظلم نہ کر اور اُس کو نہ ستا کیونکہ تو نے دس روپے دیکر خرا ہے لیکن اپنی قدرت سے تو اُس کو پیدا نہیں کیا۔</p>	<p>شومی ہر بندہ گیر خشم بسیار جو ریش کن دوش میازار اور او تو بدیم درم خسریدی آخ ذہ قدرت آفریدی</p>	۴۸

سید	اقوال	ترجمہ و ماحصل	سید
	<p>ایں حکم و غور و خشم تا چند ہست از تو بزرگتر خداوند</p>	<p>یہ حکم اور غور اور خشم کب تک خدا کے تعالیٰ تجھ سے بھی بڑا حاکم ہے۔</p>	
۴۶۹	<p>اے خوابہ! ارسلان و آغوش فرماندہ خود کمن فراموش بزرگتر حسرتے در روز قیامت آن بود کہ بندہ صالح را بہشت بر بند و خداوند کا رافع را بدوزخ۔</p>	<p>اے لونڈی اور غلاموں کے سردار اپنے حاکم خدا کو نہ بھول۔</p> <p>قیامت کے دن سب سے بڑی حسرت یہ ہوگی جب نیک بخت غلام کو بہشت میں بھیجا جائے گا اور بدکار آقا کو دوزخ میں۔</p>	
۴۸۰	<p>بیرغلامے کہ طوع خدمت است خشم بے مدد مں و پیر و لگیر کہ فضیلت بود بہ روز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر</p>	<p>جس غلام پر تیری خدمت واجب ہے اُس پر بہت غصہ اور خٹکی نکر۔</p> <p>کیونکہ قیامت کے دن بڑی بیخبری ہوگی جب غلام آزاد اور آقا گرفتار ہوگا۔</p>	
۴۸۰	<p>بکار ہائے گراں مرد کار دیدہ فرست کہ شیر شردہ در آرد زیر خرم کند</p>	<p>منشکل اور اہم کاموں کی انجام دہی کے لئے آزمودہ کار آدمی کو بیچ اس لئے</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۷	کہ وہ خشناک شیر کو بھی گندکے پھنڈے میں پھنڈے گا۔ جو ان آدمی کتنا ہی قوی اور جسم ہو (تو بھی) دشمن کے لڑائی میں خوف کے مارے اس کے جو ٹیل جاتے ہیں۔ لڑائی کی کیفیت جنگ آزمودہ ہی کو معلوم رہتی ہے جیسے کہ شرع کا مسئلہ عالم کو۔	جو ان اگر چہ قوی بال و پیلتن باشد بجنگ دشمنش از ہول گھمندی نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم است چنانکہ مسئلہ شرع پیش دانشمند	۲۸۲
باب ۱۸	جو فقیر کہ فاقہ کی سختیاں اٹھایا ہوا ہو اس کو موت کے دروازہ سے پارہو جانا سہل ہوگا۔ اور جس نے کہ آرام اور دولت میں زندگی بسر کی ہو اس میں شک نہیں اس کو وہ سب چھوڑ کر مرنا مشکل ہوگا۔	از قطع مرد در ویش کہ با رستم فاقہ کشید بدر مرگ همانا کہ بسکبار آید و اگر در دولت و در نعمت آسائی ز مردنش زین ہمہ شک نیست کہ دشوار آید	۲۸۳
باب ۱۹	ہر ایسا دشمن جس کے ساتھ توجہ کرنا ہے وہ دوست بنجاتا ہے	ہر آن دشمنی کہ باو سے احسان گوی دوست گردد و مگر نفس را چند آنکندد	۲۸۵

بیاد	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیاد
	بیش گنی مخالفت زیادت کند۔	مگر نفس کی خاطر داری جتنی تو زیادہ کرتا جاتا ہے اتنی ہی وہ تجھ سے مخالفت زیادہ کرتا ہے۔	
	قطع	قطع	
۴۸۶	فرشتہ خوئے شو و آدمی بہ کم خوردن دگر خورد چو بہام بیوفتد جو جساد	کم کھانے سے آدمی فرشتہ خلقت میں جاتا ہے اگر جانوروں کی طرح کھا تو پتھر کے طرح پڑا رہے۔	باب ۱۹ ح ۱۹
۴۸۷	مراد ہر کہ براری مطیع امر تو گوشت خلاف نفس کہ گردن کشد چویافت	حس کی مراد تو بر لانا ہے وہ میرے حکم کا مطیع ہو جاتا ہے (مگر) نفس اس کے برعکس ہے کہ مراد پاتے ہی سرکشی کرتا ہے۔	۱۹
	بیت	بیت	
۴۸۸	کرمیاں را بدست اندرز م نیت خداوندانِ نعمت را کرم نیت	بخشش کرنے والوں کے ہاتھ میں روپیہ نہیں اور دولت مندوں کو۔ بخشش کرنے کا خیال نہیں۔	۱۹
	از قطع	از قطع	
۴۸۹	سورگرد آورد بہ تابستان تا فراخت بود زمستانش	چون نیاں گرمیوں میں سماں جمع کر لیتے ہیں تاکہ جاڑوں میں آرام کے	۱۹

پہلو	ترجمہ و معنی	اقوال	پہلو
	<p>ساتھ بسر کریں۔</p> <p>بیت</p> <p>جس کے پاس روزانہ خوراک مہیا ہے ایسا شخص خدا کے عباد میں مشغول رہتا ہے۔ اور جس کے پاس نہیں ہے وہ پرگندہ دل ہوتا ہے۔</p>	<p>بیت</p> <p>خداوند مکننت بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل</p>	۴۹۰
<p>۱۹ ج</p>	<p>رباعی</p> <p>اے مثل دھول کے آواز دینے والے مگر اندر غالی جس وقت تو یہاں سے ملک عدم کی راہ لے گا اُس وقت توشہ بغیر کیا تیر کرے گا۔ اگر تجھ میں جو انمردی ہے تو دنیا سے طبع کا منہ پھیر دے ہزار دانوں کی تسبیح کا ہاتھ سے پھیرنا بیچ ہے</p>	<p>رباعی</p> <p>اے بل بلند بانگ و رباطن بیچ بے توشہ چو تدبیر گنی وقت تسبیح رو کے طبع از خلق بیچ امرودی تسبیح ہزار دانہ بردست تسبیح</p>	۴۹۱
<p>۱۹ ج</p>	<p>بیت</p> <p>پیا سے کو خواب میں بھی کل دنیا بہتے ہوئے پانی کا چشمہ دکھائی دیتی</p>	<p>بیت</p> <p>تشنگاں را نماید اندر خواب ہمہ عالم چشم چشمہ آب</p>	۴۹۲

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
<p>جو شخص کہ خدا کی اطاعت میں دوسروں سے کم اور دولت میں سب سے بڑھا ہوا ہو ایسا شخص دیکھنے ہی میں تو نگر ہے مگر درحقیقت مفلس ہے</p> <p>فرد</p> <p>اگر کوئی بے وقوف تو نگر اپنے دولت کے غور میں کسی عالم شخص کے ساتھ تکبرے بیش آئے تو اس کو گدھا ہی سمجھ خواہ وہ کتنا ہی بڑا امیر کیوں نہ ہو۔</p> <p>بخیل کا روپیہ اُس وقت باہر نکلتا ہے جب وہ مر جاتا ہے۔</p> <p>حیث</p> <p>ایک شخص بڑی محنت و کوشش سے دولت جمع کرتا ہے اور دوسرا اگر بلا محنت و مشقت اُس کو اڑا جاتا ہے۔</p> <p>پرکھنے والا ہی جانتا ہے کہ سونا کونسا</p>	<p>ہر کبطاعت از دیگران کست و بنعت بیش بصورت تو انگر است بجمعی درویش۔</p> <p>فرد</p> <p>گر بے ہنر مال کند کبر بر حکیم کون خورش شمار اگر کاو بخیر است</p> <p>سیم بخیل از خاک و تفتے بر آید کہ و سے در خاک رود۔</p> <p>حیث</p> <p>برنج و سعی کے نعتے بچنگ آرد و گر کس آید و بے رنج و سعی بر آرد</p> <p>محک داند کہ زرچیت و گدا داند</p>	<p>۴۹۳</p> <p>۴۹۴</p> <p>۴۹۵</p> <p>۴۹۶</p> <p>۴۹۷</p>

بیت	ترجمہ و حاصل	اقوال	بیت
باب ح ۱۶	<p>بے فقیر ہی جانتا ہے نہیں کون ہے جنگل کے ریتی کا ایک ایک کنگر موتی ہو بلے تو بھی منلوں کی نظر نہ بھرے گی۔</p>	<p>کرمک کیت۔ اگر ریگ بیاباں در شود چشم گدایاں پر شود۔</p>	۴۹۸
~	<p>شعر جس طرح کہ شبنم کے بوندوں سے چشمہ بھر نہیں سکتا اسی طرح لالچی کی آنکھ کو کل دنیا کی نعمت بھی ملے۔ تو بھی بھر نہیں سکتی۔</p>	<p>شعر ویدہ اہل طبع بہ نعمت دنیا پر نشود بچیاں کہ پناہ یہ شبنم</p>	۴۹۹
~	<p>قطع اگر کوئی شخص کتے کے سر پر ڈھیلا پھینکتا ہے تو وہ اس کو ہڈی سمجھ کر خوش ہوتا ہے۔</p>	<p>قطع یگے را اگر کوفے بر سر آید ز شادی بر جبد کاں استخوانیت</p>	۵۰۰
~	<p>اگر دو شخص کسی نفس کو کا ندہ ہے پر لیجاتے ہوں تو لالچی اور بھوکا آدی سمجھتا ہے کہ خون ہے۔</p>	<p>وگر نفثے دو کس بردوش گیرند لیم الطبع پندار دکہ خوانیت</p>	۵۰۱
~	<p>شعر جب درندے کتے کو گوشت پلاتا ہے تو وہ یہ نہیں خیال کرتا کہ وہ</p>	<p>شعر چون سگ درندہ گوشت یافت پیر کین شتر صالح است یا عرو جال</p>	۵۰۲

ترجمہ و حاصل	اقوال	تفسیر
<p>صالح دینغیر کی اوشنی کا گوشت ہے یادِ جلال کے گدھے کا۔</p> <p style="text-align: center;">نسر</p> <p>جھوک سے عبادت کرنے کی قوت نہیں رہتی انفلاس میں تقویٰ نہیں ہو سکتا</p> <p>جہاں پھول ہے وہاں کانٹا۔ جہاں شراب ہے وہاں نشہ بھی ہوگا</p> <p>جہاں خزانہ ہوتا ہے سانپ ہوتا ہی جہاں بیش قیمت موتی ہوتے ہے وہاں مردم خوار مگر بھی ہوتے ہیں</p> <p>عیش دنیا کہ لذت کیساتھ موت کا دغدغہ لگا ہوا ہے۔ اور بہشت کے آسائشوں کے ساتھ تکلیفوں کے</p> <p>دیوار کا سامنا۔</p> <p style="text-align: center;">ازہیت</p> <p>خزانہ اور سانپ۔ پھول اور کانٹا راحت اور رنج ایک دوسرے کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔</p>	<p style="text-align: center;">نسر</p> <p>باگستانی قوت پر ہیز نسا ند انفلاس عیاں از کیف تقویٰ بتا ند</p> <p>ہر جا کہ گل است خار است و باختر شمار و بر سر گنج مار است و آنجا کہ دُشہوار است ہنگ مردم خوار۔</p> <p>لذت عیش دنیا را الدعا اجل در پیش و نعیم بہشت را دیوار سکارہ در پیش</p> <p style="text-align: center;">ازہیت</p> <p>گنج و مار و گل و خار و خموشاوی ہم اند</p>	<p>۵۰۳</p> <p>۵۰۴</p> <p>۵۰۵</p>

پہلے	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلے
۵۰۶	<p>اگر ترا لہ ہر قطرہ در شدے چو خرمسیرہ بازار و پیشدے</p> <p>میت</p>	<p>اگر تیرا ایک اولہ موتی ہو جائے تو کوڑیوں کے طرح بازار موتیوں سے بھر جائیگا</p> <p>میت</p>	بارت ح ۱۶
۵۰۷	<p>مکن زگر دش گیتی شکایت اے درویش کہ تیرہ بختی اگر ہمیں نسق مروی</p> <p>قطع</p>	<p>اے درویش! زمانہ کی گردش سے آرزو نہ ہو کہ اس کی شکایت نہ کر کیونکہ اگر اس حالت میں مر جائے گا تو قبر میں تیری بڑی بڑی گت ہوگی۔</p>	۵۰۷
۵۰۸	<p>تو انگر اچو دل و دست کارنت ہست بخور بخشش کہ دنیا و آخرت بر دی</p> <p>از نظم</p>	<p>اے تو فکر؟ اگر تیرے دل کے موافق تجھ میں دماغی اور جسمانی قوت موجود ہے تو تو اس دولت سے فائدہ اٹھا خیرات کر۔ تاکہ دین و دنیا دونوں تجھ کو حاصل ہوں۔</p> <p>از نظم</p>	۵۰۸
۵۰۹	<p>تو انگر ایں را وقت است تندر و مہمانی ز کوآء و فطرہ و اعناق و ہدی و قربانی</p> <p>از نظم</p>	<p>خدا کی راہ میں دنیا نذر داکر نامہمان نوازی کرتا۔ آمدنی کا چالیسواں حصہ خیرات دینا۔ عیدیں کا صدقہ دینا۔</p>	۵۰۹

ترجمہ و حاصل	اقوال	تفسیر
	<p>غلاموں کو آزاد کرنا قربانی کا جانور کعبہ شریف کو بھیجنا۔ قربانی کرنا۔ یہ امور تو نگروں کے عین فریض ہیں۔</p> <hr/>	<hr/>

ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
<p>آٹھواں باب صحت کے ادواب کے یہ ہیں مال زندگی کو آرام سے بسر کرنے کے لئے ہے مگر زندگی مال جمع کرنے کے لئے نہیں ہے نیکیت وہ ہے جس نے کھایا پیانا اور آئندہ کے لئے بویا۔ اور بدنیت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا</p>	<p>باب ہفتم در ادواب صحت مال از بہر آسائش است نہ مخمراز بہر گرو کرہ ن مال۔ نیکیت آنکہ خورد و کشت و بدنیت آنکہ مرد دہشت</p>	<p>۵۱۰ ۵۱۱</p>
<p>بیت اس نالایق کے جنازہ پر نماز نہ پڑھ جس نے اپنی ساری عمر مال جمع کرنے میں بسر کی اور خود کچھ نہ کھایا۔</p>	<p>بیت کمن نماز برکن بیکس کہ بیچ نکرد کہ عمر در سر تقیل مال کرد و خورد قلم</p>	<p>۵۱۲</p>
<p>جو شخص کہ اپنی دولت سے نیکی نہیں کرتا وہ آخر میں اس دولت ہی کے</p>	<p>آنکس کہ بد نیار و درم غیر بندخت سر عاقبت اندر سرونیار و درم کرد</p>	<p>۵۱۳</p>

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
<p>خیال میں اپنے کو ہلاک کر ڈالنا ہے اگر تو چاہتا ہے کہ دولتِ دنیا اور عاقبت سے فائدہ اٹھائے تو خلق اللہ پر ویسا ہی احسان کر جیسا کہ خدا تعالیٰ تجھ پر احسان کیا ہے۔ قطع</p> <p>خدا کا شکر کر کہ اُس نے تجھے نیکی کرنے کی توفیق عطا کی اور اپنے فضل و مہربانی کے انعام سے تجھے محروم نہیں رکھا۔</p> <p>یہ احسان نہ رکھ کہ میں باو شاہ کی خدمت کہتا ہوں بلکہ اس کا احسان مان کہ اُس نے تجھے خدمت میں رکھا۔</p> <p>دو قسم کے لوگ بیفائدہ رنج اٹھاتے ہیں اور بیفائدہ کوشش کرتے ہیں۔ ایک وہ جو مال جمع کرتے ہیں اور نہیں کھاتے۔ اور دوسرے وہ جو علم پڑھتے ہیں اور</p>	<p>خواہی کہ متمتع شوئی از دنیا و عقبی با خلق کر کم کن چو خدا با تو کر کم کرد</p> <p>قطع</p> <p>شکرِ خدا کے کن کہ موفوق شدی بخیر زانعام و فضل او نہ معطل گذاشت</p> <p>منت منہ کہ خدمت سلطان ہی کنی منت شناس از د کہ بخدمت بد است</p> <p>دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفاید کردند۔ یکے آنکہ اندوخت و نخورد دو دیگر آنکہ آموخت و نکرد۔</p>	<p>۵۱۳</p> <p>۵۱۵</p> <p>۵۱۶</p> <p>۵۱۷</p>

ترجمہ و حاصل	اقوال	تعداد
<p>اُس پر عمل نہیں کرتے۔</p> <p>مثنوی</p> <p>تو کتنا ہی زیادہ علم کیوں نہ پڑھا ہو جب تجھ میں عمل نہیں تو نادان ہی ہے ایسا شخص نہ محقق ہوتا ہے نہ نادان بلکہ مثل اُس جو پائے کے ہے جس پر چند کتابیں لکے ہوئے ہیں علم محض شکم پروری اور دنیا حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ دین کے ہنگامی کے لئے ہے۔</p> <p>بیت</p> <p>جس نے پارسائی اور علم اور زہد کھلنے کے لئے صرف کیا۔ اُس نے گویا خرمن جمع کیا اور سب بلا دیا۔</p> <p>پند</p> <p>باوجود عالم ہونے کے اپنے منہ ما کام کرنے والا شخص مثل اندھے</p>	<p>مثنوی</p> <p>علم چنداں کہ بیشتر خوانی چوں عمل در تو نیت نادانی نہ محقق بود نہ دانشمند چار پائے بر و کتابے چند</p> <p>علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن۔</p> <p>بیت</p> <p>ہر کہ پر مینر و علم و زہد فروخت خرمے گرو کرد و پاک بسوخت</p> <p>پند</p> <p>عالم ناپر مینر گار کور مشعلہ وارست</p>	<p>۵۱۸</p> <p>۵۱۹</p> <p>۵۲۰</p> <p>۵۲۱</p>

بیان	اقوال	ترجمہ و حاصل
۵۲۲	بیگانہ ہر کہ عمر در باخت چیرے خرید وزریندخت	مشغلی کے ہے۔ بیٹ جس نے اپنی عمر بیگانہ داکاموں میں (رایگاں کر دی وہ ایسا ہے کہ روپیہ تو صرف کر دیا مگر خرید کچھ نہیں
۵۲۳	ملک از خرد منداں جمال گیرد ودین از پرہیزگار ان کسال یا بد	ملک کی رونق عقلمندوں سے ہوتی ہے اور دین پرہیزگاروں سے کمال کے درجہ پر پہنچتا ہے
۵۲۴	بادشاہاں بہ نصیحت خرد منداں ازاں محتاج تراند کہ خرد منداں بہ قربت بادشاہاں۔	عقلمند لوگ بادشاہوں کے قربت کے جتنے محتاج ہوتے ہیں بادشاہ اس سے زیادہ عقلمند کی نصیحت کے محتاج ہیں۔
۵۲۵	از قطع جُز خرد مند نفع حاصل گرچہ عمل کار خرد مندیست	از قطع اگرچہ (ملازمت) عقلمندوں کا کام نہیں ہے تاہم عقلمند کے سوا کسی کو خدمات پر مامور نہ کر۔
۵۲۶	سہ چیز پے سہ چیز یادار نماند مال بے تجارت و علم پے محبت	تین چیزیں تین چیزوں کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔ مال بغیر

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	تجارت کے علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر حکومت کے۔ قطر	ملک بے سیاست۔ قطر	
باب ۷	کبھی مہربانی اور خوش خلقی اور نرمی سے بھی بات کیا کر تو ممکن ہے کہ تو کسی کے دل کو قابو میں لاسکے۔ کبھی غصہ بھی کیا کر (اس لئے کہ) مہری کے سو کوڑے کبھی کبھی وہ کام نہیں دیتے جو اندر میں کا پھل کام دیتا ہے۔	۵۲۷ وقتے بلفظ گوئے و مدارا جو ہری باشد کہ در کنند قبول آوری و لے وقتے بظہر گوئے کہ صد کوڑہ نبات کہ گہ چنان بکار نیاید کہ حنظلے	
باب ۸	بدروں پر رحم کرنا (گویا) نیکیوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کے (قصور کو) معاف کرنا (گویا) مطلوب پر ستم کرنا ہے۔	۵۲۸ رحم آوردن بر بدماں ستم است بر نیکان و عفو کردن از ظالمان جو رست بردر ویشاں۔	
	بیت جب تو بدکار کی جانب داری کریگا اور اس پر مہربان رہے گا تو دو تیرے دولت کو شکر تے کے لگاہ سے دیکھے گا۔	بیت غیث را چو تہد کنی و بنوازی بدولت تو لگہ میکند با بنازی	۵۲۹

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	ردیف
باب ۹ خ	بادشاہوں کی دوستی پر بھروسہ نکرنا چاہئے اور نہ لڑکوں کی خوش آوازی پر کیونکہ وہ ایک ادنیٰ خیال کے ساتھ بدل جائے گی اور یہ ایک خواب سے متغیر ہو جائے گی۔	بر دوستی بادشاہاں اعتماد نہ توں کر و بر آواز خوش کو دکاں کہ ایس بنیالے مبدل شود و اں خوابے متغیر گردد۔	۵۳۰
باب ۱۰ خ	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہہ اگرچہ دوست خالص کیوں نہ ہو کیا معلوم کہ وہ کسی وقت دشمن ہو جائے۔	ہر آن سر سے کہ داری با دوست در میان منہ اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد۔	۵۳۱
باب ۱۱ خ	جو بُرائی تو دشمن کو پہنچا سکتا ہے مت پہنچا کیونکہ ممکن ہے کہ کسی روز وہ دوست ہو جائے۔	ہرگز نہ سے کہ تو انی بد دشمن مرساں کہ باشد کہ روز سے دوست گردد۔	۵۳۲
باب ۱۲ خ	جس راز کو تو مخفی رکھا چاہتا ہے اُس کو کسی سے نہ کہہ اگرچہ دوست کیوں نہ ہو کیونکہ اُس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔	راز سے کہ نہاں خواہی با سچ کس گوئے اگرچہ دوست مخلص باشد کہ مر آن دوست رانیز دستاں باشند	۵۳۳
	قطع	قطع	

ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
اپنے دل کی بات کسی سے کہہ کر اُس کو اُس کے اور کسی کو کہنے سے منع کرنا اُس سے بہتر ہے کہ خاموش رہنا۔	خاموشی بہ کہ ضمیرِ دل خویش باکے گفتن و گفتن کہ مگوئے	۵۳۴
اُسے سلیم چہ چشمہ کے منہ ہی کو بند کر دے تاکہ پانی نہ آسکے کیونکہ جب وہ بھربائے گا تو بند نہیں کیا جاسکے گا۔	اُسے سلیم آب ز سرچشمہ ببند کہ چو پر شد نتوان بستن جوئے	۵۳۵
جو بات کہ مجلس میں کہنے کے لائق نہیں ہے۔ اُس کو پوشیدہ بھی نہیں کہنا چاہئے۔	سنئے در نہاں نپاید گفت کہ بہر انجن نشاید گفت	۵۳۶
جو کمزور دشمن کہ تابع ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے اُس سے اُس کا مقصد بجز اِس کے اور کچھ نہیں ہوتا کہ قوی دشمن بنے۔	دشمن ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید معقود و سے خبر این نیت کہ دشمن قوی گرود۔	۵۳۷
جو شخص کہ ادنیٰ دشمن کو حقیر مانتا ہے وہ ایسا ہے کہ ذرا سی آگ کو	ہر کہ دشمن کو چمک را حقیر شمار و بد ماند کہ آتش اندک را ہمیل بگزارد	۵۳۸

پید	اقوال	ترجمہ و حاصل	توضیح
۵۳۹	امروز بکش چو میتواں کنت کالتش چو بلند شد جہاں نجات	(کچھ خیال نیکر کے) سلگنے دیتا ہے۔ قطع جب بجھا سکتا ہے تو آج بجھا دے (کیونکہ) جب آگ بھڑک اٹھیں گی تو جہاں کو جلا دے گی۔	بات ۱۱
۵۴۰	مگذار کہ زہ کند کسان را دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت	جس دشمن کو تو تیر سے مار سکتا ہے اُسے کسان کے کھینچنے تک مہلت نہ دے۔	بات ۱۲
۵۴۱	سخن در میاں دو دشمن چنایاں کہ اگر دوست گردند شرم زدہ نیایاں	دو دشمنوں میں بات ایسی کہہ کہ اگر دوست ہو جائیں تو تو شرمندہ نہ ہو سکے	بات ۱۲
۵۴۲	میان دو کس جنگ چوں آتش است سخن میں بد بخت ہیزم کس است	دو شخصوں میں لڑائی مثل آگ کے ہے (اور) جھگڑو بد بخت لگے گا ڈالنے والا ہے۔	بات ۱۳
۵۴۳	کند آیں وائل خوش و گربارہ دل وستاند میاں کو رنجت و نخل	یہ اور وہ (دونوں) پھر صلح کر لیں گے تو وہ (یعنی جھگڑو) ان میں نادام اور شرمندہ رہے گا۔	بات ۱۴
۵۴۴	میان دو تن آتش افروختن	دو آدمیوں میں آگ لگانا یعنی	بات ۱۵

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	دشمنی پیدا کرنا اور آپ اس میں ملنا دانی نہیں ہے۔ قطر	نہ عقلت خود در میان سوختن قطر	
باب ۱۲	دوستوں سے بھی آہستہ باتیں کر لیا نہ ہو کہ خونخوار دشمن سنا ہو دیوار کے نزدیک بھی جو کچھ کہنا ہو سوچ سمجھ کر کہ ایسا نہ ہو کہ دیوار کے سمجھے کوئی سنا ہو	۵۴۴ درخن باد و ستاں آہستہ باش تا ندارد دشمن خونخوار گوشش ۵۴۵ پیش دیوار آنچه گوئی ہوشدار تا نباشد در پس دیوار گوشش	
باب ۱۳	جو شخص کہ دشمن سے صلح کرتا ہو وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے۔ بیت	۵۴۶ ہر کہ بادشماں صلح میکند سزاوار دوستاں دار۔	
	اے دانشمند اس دوست سے ہاتھ دو جو تیرے دشمنوں کے پاس بیٹھتا ہے۔	بیت ۵۴۷ بشو اے خردمند زان دوست دست کہ بادشماںت بود ہم نشست	
باب ۱۴	جب کسی کام کے کرنے میں تجھے پس و پیش ہو تو وہ پہلو اختیار کر جس سے تجھے اذیت	۵۴۸ چوں درامضالے کارے متردد باشی آن طرف اختیار کن کہ بے آزار تو برآید۔	

ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
یا نعمان نہ پہنچے۔ بیت	بیت	
نہی اور عاجزی سے بات کرنے والوں کے ساتھ سخت کلامی نہ کر۔ جو شخص کہ صلح کا دروازہ کھٹکتا ہے اُس سے نہ لڑ۔	۵۴۹ با مردم سہل گوئے دشوار گوئے ۵۵۰ با آنکہ در صلح زند جنگ جوئے	
جب تک کہ کام رو پیسے نکلے جان کو خطرہ میں نہ ڈال۔	۵۵۱ تاکار بزربری آید جان در قطر انگدن نشاید۔	
بیت	بیت	
جب تمام تدبیروں سے ہاتھ رگائی تو اُس وقت تلوار پر ہاتھ لیجانا روا ہے۔	۵۵۲ چو دست از ہمتہ جیلے در گت حلال ست ہروں بشمشیر دست	
دشمن کے عاجزی پر رحم نہ کر اسلئے اگر وہ قابو پا جائے گا تو تیرے اد پر رحم نہیں کرے گا۔	۵۵۳ بر بخرد دشمن رسم مکن کہ اگر قادر شود بر تو بنمناید۔	
بیت	بیت	
جب تو دشمن کو کمزور دیکھے تو اپنے مچھونپڑتا و دیکر شیشی نہ مار	۵۵۴ دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروت خود مزن۔	

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماہصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۵۷	ہر ہڈی میں مغز اور ہر لباس میں آدمی ہوتا ہے۔	مغزیت در ہر استخوان مرویت در ہر پیر ہن۔	۵۵۵
باب ۱۶۷	جو شخص کہ کسی بدکار کو مارتا ہے وہ خلقت کو ایک بڑی بلا سے چھڑاتا ہے اور اس کو خدا کے عذاب سے۔	ہر کہ بد سے را بکشد خلق را از بلائی وے بر ہاند و وے را از عذاب خداے۔	۵۵۶
۵۵۷	رحم کرنا اچھا ہے مگر ظالم کے زخم پر مرہم نہ لگا۔	پسندیدت بخشایش ولیکن منہ بر ریش خلق آزار مرہم	۵۵۷
۵۵۸	جس شخص نے کہ سانپ پر رحم کیا وہ یہ نہ سمجھا کہ (ایسا کرنا) اولاد آدم پر ظلم کرنا ہے۔	ندانست آنگہ رحمت کرد بر مار کہ آن ظلمت بر فرزند آدم	۵۵۸
باب ۱۶۸	دشمن کی نصیحت ماننی خطا ہے لیکن سنار واہے تاکہ اس کے خلاف عمل کرے جو بہت اچھا ہے۔	نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلاف آن کار کنی عین مہوالت۔	۵۵۹
۵۶۰	جس کام کے کرنے کو دشمن	مذکر کن ز آنچه دشمن گوید "آن کن"	۵۶۰
	شومی	شومی	

ترجمہ و اصل	اقوال	پہلو
<p>کہے اُس سے بچ ورنہ تجھ کو انسوس کرنا اور نقصان اٹھانا پریگا اگر وہ تجھے واسنے جانب کو بیڑھا راستہ بتائے تو تو اس کے سبب اور بائیں ہاتھ کا راستہ لے۔</p>	<p>کہ برزائوزنی دست تفابن گرت را ہے نماید راست چون ازاں برگردد راه دست چپ گیر</p>	
<p>مد سے زیادہ غصہ وحشت پیدا کرتا ہے۔ اور بے موقع مہربانی رعب و دہشت کھودیتی ہے۔</p>	<p>ختم میش از حد گرفتن وحشت آرد لطف بے وقت ہیبت بیورد۔</p>	۵۶۱
<p>نہ اتنی سختی کر کہ تجھ سے (لوگ) بیزار ہو جائیں نہ اتنی نرمی کر کہ دلیر بن جائیں</p>	<p>نہ اتنی سختی کن کہ از تو سیر گردند نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر</p>	۵۶۲
<p>مثنوی سختی اور نرمی ملی علی اچھی ہے مثل فساد کے کہ ووز خم بھی لگاتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔</p>	<p>مثنوی درستی و نرمی ہم در بہ است چو رگ زن کہ جراح و مرہم بہ است</p>	۵۶۳
<p>عقل مند آدمی سختی بہت نہیں کرتا نہ اتنی نرمی کرتا ہے کہ اپنی قدر گھٹ جائے۔</p>	<p>درستی نگیر و خرد مند بیش بستی کہ نازل کند قدر خویش</p>	۵۶۴
<p>نہ وہ اپنے کو بہت بڑھاتا ہے</p>	<p>نہ مرغیشتن را افزونی ہند</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۱۹ ح	<p>نہ بالکل اپنے کو عاجز بھی بنا ڈالتا ہو۔ دو شخص ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ بے علم بادشاہ اور بے علم زاہد۔</p>	<p>نہ یکبار تن در نہ لگتے وہ ہر دو کس دشمن ملک و دین اندر بادشاہ بے علم و زاہد بے علم۔</p>	۵۶۵
باب ۲۰ ح	<p>وہ بادشاہ ملک کا فرماں روا نہ ہو جو خدا کا فرماں بردار بندہ نہ ہو بادشاہ کو چاہئے کہ رعایا پر غصہ اس حد تک کرے کہ دوستوں کو (اس پر) اعتماد رہے۔ (کیونکہ) غصہ کی آگ پہلے نمودار لوگوں ہی میں لگتی ہے اس کے بعد کہیں دشمن تک پہنچتی ہے یا نہیں بھی پہنچتی۔</p>	<p>بر سر ملک مباداں ملک فرماندہ کہ خدارا بنو بندہ فساداں بردار بادشاہ را باید کہ خشم بردشمنان تا حدی ترا ند کہ دوستان را اعتماد نماند۔ آتش خشم اول در فردا و ند خشم افتد۔ پس آنگہ زمانہ بخشم رسد یا نرسد۔</p>	۵۶۶
باب ۲۰ ح	<p>از شنوی خاک سے پیدا شدہ آدمی کو نچاہئے کہ دماغ میں غرور اور تیزی رہے۔</p>	<p>از شنوی نشا پد بنی آدم خاک زاد کہ در سر گند کبر و تندی و باو</p>	۵۶۸

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل
۵۶۹	بدخو کے بدست دشمنے گرفتار کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبت اُو خلاص نیاید۔	بدخو آدمی ایک ایسے دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے کہ جہاں کہیں جاتا ہے اُس کے عذاب کے پہنچے سے رہائی نہیں پاتا۔
۵۷۰	بیت اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخو ز دست خوے بد خویش در بلا باشد	بیت اگر بدخلت آدمی بلا کی وجہ سے آسمان پر جائے تو بھی وہ اپنے بدخوئی کے ہاتھ سے بلا ہی میں بتلا رہتا ہے۔
۵۷۱	قطع برو باد و کتاں آسودہ بنشیں چو بینی در میان دشمنان جنگ	قطع جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے تو جا اور اپنے دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔
۵۷۲	وگر بینی کہ با ہم یک زبانند کماں رازہ کن و بر بارہ برنگ	اگر تو جانتا ہے کہ وہ آپس میں متفق ہیں تو کمان کو چلے چڑھا اور فصیل پر نشانہ لگا یعنی اپنی محافظت کر۔
۵۷۳	دشمن چو از ہم جیلے فر و ماند لعل	جب دشمن سب طرح سے

سید	اقوال	ترجمہ و حاصل	باب
	دوستی بہ جنبا نہ آنگہ بد دوستی کا پیکار کند کہ پیچ دشمن نتواند کرد۔	تھک جاتا ہے تو دوستی جیتاتا ہے اور دوستی میں ایسے کام کرتا ہے کہ کوئی دشمن بھی نہیں کر سکتا۔	
۵۴۳	سرمار بہ دست دشمن یکوب کہ از احدی الحسین خالی نباشد اگر دشمن غالب آمد مارگشتی و گرنہ از دشمن برستی۔	سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچلواتا کہ دو مصلحتوں میں سے ایک بھی خالی نہ جائے اگر دشمن غالب آگیا تو گویا تو نے سانپ کو مار ڈالا اگر سانپ غالب آیا تو دشمن سے نجات ملی۔	باب ۲۳۲
	بیت	بیت	
۵۴۴	بروز معرکہ ایمن مشور خضم ضعیف کہ مغز شیر بر آرد چو دل ز جان بر آشت	لڑائی کے موقع میں کمزور دشمن سے بے خوف نہ رہو کیونکہ جب وہ جان سے ناامید ہو جائے گا تو شیر کا مغز نکال لیگا	
۵۴۵	خبر سے کہ دانی کہ دل بیزار دتو غاموش باش۔ تا دیگر سے بیارد	جبس خبر کو تو جانتا ہے کہ اس سے کسی کے دل کو پیچ پیچنے کا۔	باب ۲۳۳

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	تو خاموش رہ جب تک کہ کوئی اور شخص اس کو بیان کرے۔		
	سیت	سیت	
باب ۲۳	اے بلیں تو ہمارے کی خوشخبری لا۔	بلبل مژدہ بہار بیا ر	۵۷۶
	بڑی خبر اٹو کے لئے چھوڑ دے۔	خبر بد بہ بوم شوم گزار	
باب ۲۵	بادشاہ کو کسی کے چوری سے	بادشاہ را بر خیانت کے واقف	۵۷۷
۲۵	اگاہ نہ کر اس وقت جبکہ بادشاہ کو تیری بات مان لینے کا تھک پورا پورا بھروسہ ہو ورنہ تو خود اپنے ہلاکت کا باعث ہوگا۔	مگر دامن مگر آنکہ کہ بر قبول کلی و اتق باشی و گرنہ در ہلاک خود میکوشی۔	
	نظم	نظم	
	بات کرنے کا ارادہ اس وقت	پس سخن سخن گفتن انگاہ کن	۵۷۸
	کر جب تو جانے کہ بات کا اثر ہوگا	چو دانی کہ در کار گیر و سخن	
	بات ہی سے انسان کی بزرگی	کماست در نفس انسان سخن	
	ہے اسلئے بات کر کے اپنی وقعت نہ کھو۔	تو خود را بقدر ناقص کن	
باب ۲۶	دشمن کے فریب میں نہ آؤ خواہد کرنے والوں کی جموں کی تعریف کا	فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ	۵۷۹
		ایں دام رزق نہادہ است و آں	

بیت	ترجمہ و ما حاصل	اقوال	بیت
	<p>گاہک زبن کیونکہ وہ تو مکر کا جال بچھایا ہے اور یہ طبع کا منہ کھولتا ہے۔</p> <p>احمق کو اپنی تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے اور وہ مثل لاش کے ہے کہ ٹخنے میں سوراخ کر کے پھوں کو تو بھول جاتی ہے۔</p> <p>قطع</p>	<p>دامن طبع کشاودہ۔</p> <p>۵۸۰ احمق راستیاش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش و مس فرہ نماید۔</p> <p>قطع</p>	
<p>بیت ۲۶ خ</p>	<p>خبردار کبھی شاعر کی تعریف نہ سن کیونکہ اس کو تجھ سے کچھ نفع مال کرنے کی امید رہتی ہے۔</p> <p>اگر تو کسی دن اس کی مراد پوری کرے گا تو وہ تیرے دوستوں سے زیادہ عیب گن دیگا۔</p>	<p>۵۸۱ الا تانشوی مدح سخن گوئے کہ اندک بایہ نفعی از تو دارو</p> <p>اگر روزے مرادش بر نیاری دو صد چنداں عیوبت بر شمارد</p>	
<p>بیت ۲۸ خ</p>	<p>جب تک کہ بات کرنے والے کا عیب کوئی اور شخص ظاہر نہیں کرتا اس کی گفتگو درست نہیں ہوتی۔</p> <p>بیت</p>	<p>۵۸۲ مشکم راتا کے عیب نگیر سخنش صلاح نہ پذیرد۔</p> <p>بیت</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۲۸ ح	نادان کے سر اٹھنے اور اپنے ذاتی سمجھ سے اپنے کلام کی خوبی پر نہ پھول۔	مشوغزہ بر حسن گفتار خویش بہ تحسین نادان و پندار خویش	۵۸۳
باب ۲۹ ح	سب کو اپنی عقل ٹھیک اور اپنا لڑکا خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔	ہمہ کس را عقل خود کمال نماید و فرزند خود بخیال۔	۵۸۴
باب ۳۰ ح	دس آدمی ایک دسترخوان پر کھا لیتے ہیں مگر دو کتے ایک مردار کو مل جل کر نہیں کھا سکتے۔	دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سنگ بر مردار سے بہم بسر نہرند۔	۵۸۵
یہ	لاہلی دنیا بھر کا بھوکا ہے اور قانع ایک روٹی سے سیر ہو جاتا ہے۔	حرئیں بہ جہانے گزند است و قانع بنانے سیر۔	۵۸۶
یہ	مال والی دولت مندی سے قناعت والی فقیری اچھی۔	درویشی بہ قناعت بہ از تو بگری بہ بصاعت۔	۵۸۷
یہ	تنگ آنت ایک روٹی سے بھر جاتی ہے لیکن تنگ آنکھ کو روئے زمین کی نعمت بھی نہیں بھر سکتی۔	رودہ تنگ بیک گزردہ نان پر گردد نعمت روئے زمین پر نکند و یہ تنگ	۵۸۸
یہ	متنوی	متنوی	
یہ	جب باپ کے عمر کا زمانہ پورا	پدر چوں دو عمرش نقصی گشت	۵۸۹

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>ہو گیا تو اس نے مجھے یہ ایک نصیحت کی اور مر گیا۔</p> <p>شہوت آگ ہے اس سے بچ اپنے اوپر دوزخ کی آگ نہ بھرا تو اس آگ میں جلنے کی تاب نہیں لاسکتا آج صبر کا پانی اس آگ پر ڈال۔</p>	<p>مرا میں ایک نصیحت کر دو بگذشت</p> <p>کہ شہوت آتش است ازو بے پرہیز بخود بر آتش دوزخ کن تمیز۔</p> <p>در آن آتش نداری طاقت سوز بہ صبر آبلے بریں آتش زن امروز</p>	
باب ۳۱	<p>جو کوئی تو انانی (تقدرت) کے حالت میں کسی کے ساتھ نیکی نہیں کرتا وہ کمزوری (منفلسی) کے دن سختی اٹھاتا ہے۔</p>	<p>۵۹۰ ہر کہ در حال تو انانی نیکی نکند در وقت نا تو انانی سختی بیند</p>	
	<p>بیت</p> <p>لوگوں کو ستلنے والے سے بڑھ کر کوئی بد نصیب نہیں۔ کیونکہ تکلیف و مصیبت کے زمانہ میں کوئی اس کا مددگار نہیں ہوتا۔</p>	<p>بیت</p> <p>۵۹۱ بد اختر تر از مردم آزار نیست کہ روز مصیبت کش یار نیست</p>	
باب ۳۲	<p>جو چیز عیب حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک نہیں رہتی۔</p>	<p>۵۹۲ چہ روز و دیر آید دیر ناپاید۔</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۳۲ ح ۳۲	<p>از قطعہ</p> <p>پرندے کا بچہ اندے سے نکلتے</p> <p>ہی روزی دھونڈتا ہے۔ آدمی کا بچہ</p> <p>(تو اس وقت) عقل و تمیز کی</p> <p>خبر تک نہیں رکھتا۔</p>	<p>از قطعہ</p> <p>مرنگ از بیضہ بروں آید و روزی طلبد</p> <p>آدمی زادہ ندارد خبر و عقل و تمیز</p>	۵۹۳
باب ۳۲ ح ۳۳	<p>کلج کا کٹرہ ہر جگہ ملتا ہے اسلئے</p> <p>اس کی عزت نہیں۔</p> <p>عقل مشکل سے ہاتھ آتا ہے</p> <p>اسی سبب سے اس کی قدر</p> <p>میرے (بڑے بڑے) کام</p> <p>تکیل پاتے ہیں اور جلد باز کر</p> <p>بل گرتا ہے۔</p>	<p>انگینہ ہمہ جا بینی ازاں قدش نیست</p> <p>عقل دشوار بدست آید از انست عزیز</p> <p>کار بالصبیر آید و مستعمل بسر آید</p>	۵۹۴
باب ۳۲ ح ۳۴	<p>از مننوی</p> <p>تیز رفتار گھوڑا دوڑنے سے</p> <p>تھک کر رہ جاتا ہے بشرت بان</p> <p>یکساں آہستہ آہستہ من نہیں</p> <p>طے کئے پلا جاتا ہے۔</p>	<p>از مننوی</p> <p>سمند باد پا از تک فرو ماند</p> <p>شتر بان همچنان آہستہ می راند</p>	۵۹۵
باب ۳۲ ح ۳۵	<p>نادان کے حق میں خاموش بیٹھنے</p>	<p>نادان را بہ از خاموشی نیست</p>	۵۹۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>سے بہتر کوئی بات نہیں اگر وہ یہ مصلحت بانتا تو نادان نہ ہوتا</p> <p>قطع</p>	<p>و اگر این مصلحت بدانستی نادان بود</p> <p>قطع</p>	
<p>باب ۳۴۷</p>	<p>جب تو بزرگی کا کمال نہیں رکھتا تو بھی بہتر ہے کہ اپنی زباں کو منہ میں روکے رکھے۔</p> <p>زبان ہی آدمی کو ذلیل اور خوار کر دیتی ہے (جیسے) جوڑ بے مغز کو اسٹس کا ہلکا پن۔</p> <p>قطع</p>	<p>۵۹۹ چون ننداری کمال فضل آن بہ کہ زباں در وہاں نگہداری</p> <p>آدمی راز باں فضیمہ کند جوڑ بے مغز را بیکاری</p> <p>قطع</p>	
<p>۱۱</p>	<p>چوپائے تجھ سے بات چیت کرنا نہیں سیکھ سکیں گے۔ (مگر) تو چار پایوں ہی سے خاموشی سیکھے۔</p> <p>مثنوی</p>	<p>۶۰۰ نیاموزد بہایم از تو گفتار تو خاموشی بیاموز از بہایم</p> <p>مثنوی</p>	
<p>۱۲</p>	<p>جو کوئی جواب کے دینے میں نہیں سوچتا اس کی بات اکثر درست نہیں ہوتی۔</p>	<p>۶۰۱ ہر کہ تاقل نہ کند در جواب بیشتر آید سخنش نامواسب</p>	

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
باب ۳۴ خ	یا سمجھدار آدمیوں کی سی بات کر یا جو پایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔	یا سخن آرا سے جو مردم ہو شش یا بنشین بچو بہا یم خموش	۶۰۲
باب ۳۶ خ	جو شخص کہ بڑوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اُس میں اچھی باتیں پیدا نہیں ہوتیں	ہر کہ بابران نشیند نکوئی نہ بیند۔	۶۰۳
	مثنوی	مثنوی	
باب ۳۶ خ	اگر فرشتہ شیطان کے پاس بیٹھے گا تو وحشت بردیانتی اور فریب سیکھے گا۔	گر نشیند فرشتہ باد یو و حفت آموزد و خیانت و ریو	۶۰۴
باب ۳۶ خ	تو بدوں سے بدی کے سوا کچھ نہ سیکھے گا۔ (جیسے) بھڑیا پوتیس نہیں ہی سکتا۔	از برداں جسند بدی نیاموزی نکند گریگ پوستیں روزی	۶۰۵
باب ۳۶ خ	لوگوں کا چھپا ہوا عیب ظاہر نہ کر (کیونکہ) اس سے تو اُن کو رسوا کرے گا اور اپنے آپ کو بے اعتبار۔	مردمان را عیب نہانی پیدا کن کہ مرایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد۔	۶۰۶
باب ۳۸ خ	جس شخص نے کہ علم تو پڑھاؤ اُس پر عمل نہیں کیا وہ اُس شخص کے مانند ہے جس نے	ہر کہ علم خواند و عمل نکرد برداں ماند کہ گاؤر اند و تخم نیفشاند۔	۶۰۷

پہلو	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلو
۶۰۸	ازتن بے دل طاعت نیاید و پست بے مغز بضاعت را نشاید۔	اہل تو چلایا مگر تخم نہیں بویا۔ بے دل آدمی سے اطاعت نہیں ہوتی اور خالی چمکا قدر قیمت کے لائق نہیں ہوتا۔	باب ۳۸ ح
۶۰۹	نہ ہر کہ در مجاہدہ چیت در معاملہ دست	جو شخص کہ لڑنے میں چالاک ہو (یہ ضرور نہیں) کہ وہ معاملہ کا بھی ٹھیک ہو۔	۶۰۹
۶۱۰	لبس قامت خوش کہ زیر چادر باشد چوں بازگنی مادر ما در باشد	بہ ظاہر او پر سے برقع او ڈھی ہومی عورت (مکن ہے) کہ برقع اتار ڈالنے کے بعد جمکو کوئی بد شکل ضعیفہ نظر پڑے۔	۶۱۰
۶۱۱	اگر شبہا ہمہ شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے۔	اگر کل معمولی راتیں بھی شب قدر ہوتیں تو شب قدر بے قدر ہوتی	باب ۳۹ ح
۶۱۲	گر سنگ ہمہ نظر بدخشاں بودے پس قیمت لعل و سنگ یکساں بودے	اگر تمام پتھر بدخشاں کے لعل ہوتے تو لعل اور پتھر کی قیمت برابر ہوتی۔	۶۱۲

ردیف	اقوال	ترجمہ و حاصل	صفحہ
۶۱۳	نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا دروست -	جس شخص کی صورت اچھی ہو (یہ ضرور نہیں ہے) کہ اس کی خصلت بھی اچھی ہو -	باب خ ۴۰
۶۱۴	تو اس شناخت بیکر و زرد شمایں مرد کہ تا کجا شریعت پایگاہ علوم وے ز باطنش امین مباحث وغرہ پیشو کہ خبث نفس نگر دو باہا معلوم	آدمی کے عادتوں سے ایک روز میں جان سکتے ہیں کہ اس کی قیامت کہا ننگ ہے - مگر اس کے باطن سے بے فکر نہ رہا اور فریفتہ نہ ہو - اسلئے کہ نفس کی بدی تو برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی -	باب خ ۴۱
۶۱۵	ہر کہ با بزرگان ستیز و خون خودی ریزد -	جو شخص کہ بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون کرتا ہے -	باب خ ۴۲
۶۱۶	زود بینی شکستہ پیشانی تو کہ بازی بسر کنی با غویج	جب تو مینڈھے سے لڑے گا تو جلدی اپنا سر توٹا ہوا دیکھے گا -	باب خ ۴۳
۶۱۷	پنچہ افگندن باشیر و مشت از دن باشمشیر کار خرد منداں نیست	شیر سے پنچہ اڑانا اور تلوار پر مسکارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے -	باب خ ۴۴

صفحہ نمبر	ترجمہ و اصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>بیت</p> <p>مست سے زور آوری اور لڑائی نکر زبردست کے سامنے اپنے ہاتھ کو چھپالے۔</p>	<p>بیت</p> <p>جنگ و زور آوری کن بامست پیش سر پنجدور بغل نبردست</p>	۶۱۸
	<p>جو کمزور کہ زور آور کے ساتھ لڑائی کرتا ہے وہ اپنی ہلاکت میں دشمن کا مددگار ہے۔</p>	<p>ضعیف کہ باقوی دلاوری کند یار دشمن ست در ہلاک خویش</p>	۶۱۹
	<p>قطع</p> <p>نازک آدمی کی کیا طاقت ہے کہ بہادروں سے لڑنے جائے بودے آدمی کا طاقتور سے پنجد لڑانا نادانی ہے۔</p>	<p>قطع</p> <p>سایہ پروردہ را چہ طاقت آن کہ رود با مبارزاں تعالیٰ - ست باز و بچیل می فلکند پنیمہ با مرد آہنیں چنگال</p>	۶۲۰
	<p>جو شخص کہ نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سنا چاہتا ہے۔</p>	<p>ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد۔</p>	۶۲۱
	<p>بیت</p> <p>جب تو نصیحت نہیں سنتا تو چپ اگر میں تجھے ملامت کروں بے ہنر ہنرمند کو نہیں دیکھ سکتے</p>	<p>بیت</p> <p>چوں نیاید نصیحتت در گوش اگر ت سر ز نش گنم فاموش بے ہنراں ہنرمنداں رانتوانند دید</p>	۶۲۲
			۶۲۳

ترجمہ و حاصل	اقوال	شعبہ
<p>جیسا کہ بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھتے ہیں تو شور و غل مچاتے ہیں اور آگے نہیں آتے۔ کیسے جب لیاقت سے کسی سے سربر نہیں ہوتا تو بد ذاتی سے اُس کے عیب ظاہر کرتا ہے۔</p> <p style="text-align: center;">بیت</p> <p>نادان اور عاقد ہی بیٹھ پیچھے شکایت کرنے لگتا ہے اس لئے کہ مقابلہ پر اُس کی زبان خاموش ہو جاتی ہے۔</p>	<p>چنانکہ سگاں بازاری سگ میدی را مشغلہ بر آرد و پیش آمدن نیاید یعنی سفلہ چوں بہ ہنر باکتے نیاید بخشش در پوستیں افتد۔</p> <p style="text-align: center;">بیت</p> <p>گندہ را مینہ غیبت حسود کو تہ دست کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال</p>	
<p>اگر بھوک کا تقاضا نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ چسپتا بلکہ شکاری خود ہی جال نہ بچاتا۔</p>	<p>اگر جو رشک بنو دے بیچ مرغ در آید نیقادے بلکہ سیت او خود دام نہا</p>	۶۲۴
<p>عقل مند لوگ ٹھہر ٹھہر کر کھاتے ہیں عابد آدمی بھوک رکھ کر اور پرہیزگار جان بچانے کے موافق اور جوان اتنا کھاتے ہیں کہ ان کے سامنے</p>	<p>حکیمان ویر ویر خورد و عابداں نیم سیر و زابداں تا ستر مق وجوانان تا طبق بر گیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں</p>	۶۲۶

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	<p>سے برتن اٹھا دیا جائے۔ اور بوڑھے جب تک کہ کھاتے کھاتے پسینہ نہ آجائے۔ مگر بے وقوف اس قدر کھاتے ہیں کہ پیٹ میں سانس لینے کو جگہ نہیں رہتی اور دسترخوان پر کسی کو ایک دانہ نہیں بچتا۔</p>	<p>بہ خورند کہ درمعدہ جائے نفس نماز و بر سفرہ روزی کس۔</p>	
	<p>ف</p> <p>پیٹ کے قیدی کو تین دن آنے کے دو ہی راتیں ہوتے ہیں ایک تو اس رات جب معدہ میں گرانی ہو دوسرے اس شب میں جب بھوک لگی ہو۔</p>	<p>ف</p> <p>اسیر نیشکر را دو شب نگیر خواب شبہ ز معدہ سنگے شبہ ز لنگے</p>	۶۲۷
	<p>عورتوں سے مشورہ کرنا گویا نباہ ہونا ہے اور مفصلوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے۔</p>	<p>مشورت باز نایا تباہ است و سخاوت با مفصلان گناہ۔</p>	۶۲۸
	<p>بیت</p> <p>تیز دانت والے تین دو سپر</p>	<p>بیت</p> <p>ترجمہ بر پلنگ تہمزد ندران</p>	۶۲۹

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۲۹	<p>رحم کرنا گویا بکریوں پر ظلم کرنا ہے جس شخص کا دشمن سامنے ہو اس کو وہ نہ مارے تو وہ آپ اپنا دشمن ہے۔</p> <p>میت</p>	<p>ستمکاری بود بر گوسفندان ہر گرا دشمن پیش است گزند کشد و دشمن خویش است۔</p> <p>میت</p>	۶۳۰
۲۹	<p>پتھر ہاتھ میں اور پتھر پر سانپ ہو تو اس کے مارنے میں سوچنا اور دیر کرنا عقلمندی کے خلاف ہے۔</p>	<p>سنگ در دست و مار بر سر سنگ خیرہ را لی بوقیاس درنگ</p>	۶۳۱
۲۹	<p>قیدیوں کے مارنے میں تامل کرنا اچھا ہے اسلئے کہ اختیار باقی رہتا ہے مار بھی سکتے ہیں اور معاف بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر بے سوچے قتل کر دئے جائیں تو ممکن ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک ناممکن ہو۔</p> <p>شنوی</p>	<p>درگشتن بنڈیاں تامل اولی ترست بحکم آن کہ اختیار باقیمت تو ان گشت و تو ان بخشید اما اگر بے تامل گشتہ شود محتمل است کہ مصلحت فوت شود و مثل آن ممتنع باشد۔</p> <p>شنوی</p>	۶۳۲

ترجمہ و حاصل	اقوال	بیان
<p>بیعت کو مار ڈان آسان ہے مگر مارے ہوئے کو زندہ نہیں کیا جاسکتا۔</p>	<p>نیک سہمت زندہ بچاں کر د گشتہ را بار زندہ نتوان کر د</p>	۶۳۳
<p>تیر انداز کو صبر کرنا ہی عقلمندی ہے اسلے کہ جب کمان سے تیر نکل گیا تو پلٹ کر نہیں آسکتا۔</p>	<p>نشر طعنت صبر تیر انداز کہ چورفت از کمان نیاید باز</p>	۶۳۴
<p>جو عقلمند کہ کسی نادون یا جاہل سے جھگڑنا چاہے اس کو اپنی عزت و آبرو کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ اگر نادان اپنی زبان کے زور سے عقلند پر غالب آجائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتھر کے مثل ہے جو موتی کو توڑ دیتا ہے۔</p>	<p>حکیمے کہ با جاہل و رافتد باید کہ توقع عزت ندارد اگر جاہلے بزبان آوری بر حکیم غالب آید عجب نیست کہ سنگیت کہ گوہر را می شکند۔</p>	۶۳۵
<p>اگر بلب کے ساتھ تو پتھر میں بند ہو تو عجب نہیں کہ بلب کا دم نکلائے۔</p>	<p>عجب گرو و رو و نفسش غذیے لبے غراب ہم نفسش</p>	۶۳۶

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
	قطر	قطر	
باب ۵۰ ح	اگر کسی ہنرمند پر کوئی او با شش آوی زیادتی کرے تو اس کو ریخیدہ اور برہم ہونا چاہئے۔ اگر تھوسو نے کاپیالہ توڑ ڈالے تو پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور نہ سونے کی قیمت گھٹے گی۔	گر ہنرمند زیادہ شش جھلے بیند تا دل خویش نیاز دود درہم نشود سنگ بدگوہر اگر کاسہ زیریں شکند قیمت رنگ نیفر ایدوز کم نشود	۶۳۷ ۶۳۸
باب ۵۱ ح	اگر کسی عقلمند کو کینوں کے جمع میں خاموش دیکھے تو تعجب مت کر کیونکہ طنبور کی آواز ڈھول کے آواز پر غالب نہیں آتی اور غبر کی خوشبو ہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔	خردمند سے را کہ در زمرہ اطفال سخن بہ بند و شکفت مدار کہ آواز بربط با غلبہ دہل نر نیاید و بوئے غبر از گند سیر فرو ماند۔	۶۳۹
	مثنوی	مثنوی	
۵۱ ح	نادان بلند آواز نے گردن بلند کی تاکہ و انا کو بے شرم کرے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ مجازی الای نٹ کے ڈھول کی آواز سے دیکھائی	بلند آواز نادان گردن افراخت کہ و انا بے شرمی بینداخت نمیداند کہ آہنگ مجازی فروماند فروماند آہنگ طبل مجازی۔	۶۴۰

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	ردیف
باب ۵۲۷	موتی اگر کچھ میں گر پڑے تو ویسا ہی نفیس ہے اور اگر گرد آسمان پر بھی چڑھ جائے تو ویسا ہی ناچیز ہے۔	جوہر اگر درخشاں افتد جہاں نفیس است و غیر اگر بر فلک رو و جہاں خفیس	۶۴۱
۱۱	لالہ شخص کا غیر تربیت یافتہ ہونا قابل افسوس ہے اور نالالہ کو تربیت کرنا بے فائدہ	استعداد بے تربیت در لطف است و تربیت نامستقد ضائع۔	۶۴۲
۱۲	راکھ آگ سے پیدا ہوتی ہی جو ایک اعلیٰ عنصر ہے مگر خود اس کے ذات میں کوئی صفت نہ ہونے سے وہ مٹی کے برابر ہے۔	فاک تربتے عالی دار و کہ آتش جوہر علویت ولیکن چون بنفس خود ہنرے ندار و با فاک برابر است	۶۴۳
۱۳	شکر کی قیمت نیشکر کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس کے ذاتی جوہر کے سبب ہے۔	قیمت شکر نہ از نے است کہ اں خاصیت وے است	۶۴۴
۱۴	گنجان میں کوئی ذاتی جوہر نہ تھا۔ اس لئے پیمبر زادہ ہونے	مثنوی چو گنجان را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش بیفروود	۶۴۵

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماہل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۵۲ ح	<p>پیر بھی اس کی کچھ قدر نہیں ہوئی اگر تجھ میں ہنر ہے تو دکھا ذات کو نہ جتا گلاب کا پھول کانٹے سے پیدا ہوتا ہے اور براہیم علیہ السلام آزر سے پیدا ہو تھے۔</p>	<p>ہنر بنما اگر داری نہ گوہر گل از غارست و ابراہیم از آزر</p>	۶۴۶
باب ۵۳ ح	<p>مشک وہ ہے جو آپ ہی خوشبود سے وہ نہیں جسے عطار بیان کرے۔</p>	<p>مشک آنست کہ خود بگوید نہ کہ عطار بگوید۔</p>	۶۴۷
	<p>عقلمند آدمی صندوقہ عطار کے طرح خاموش اور ہنر ظاہر کرتا ہے اور نادان نٹ کے ڈھول کے مانند آواز تو بلند کرتا ہے مگر اندر خالی ہوتا ہے۔</p>	<p>داناہوں طبلہ عطارست خاموش و ہنر ناسے۔ و نادان ہوں طبل غاربت بلند آواز میاں نمی۔</p>	۶۴۸
	<p>چو عالم کہ جاہلوں میں ہو اس کے متعلق سچے آدمیوں نے ایک مثل کہی ہے۔ کہ وہ مثل ایک</p>	<p>عالم اندر میان جہاں را شدہ گفتہ اند صد یقان شاہرے در میاں کورانت</p>	۶۴۹

پہلو	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلو
	مصحفے و رمیاں زندہ تیاں	معشوق کے ہے جو اندھوں میں ہے یا ایک قرآن ہے جو بتخانوں میں ہے۔	
۶۵۰	دوستے را کہ ہمہ عمر فراہنگ آزند نشاید کہ بیک ذمہ یازازند	جس شخص کو عمر بحدوست بنا رکھا ہو اس کو ایک دم رنجیدہ نہ کر دینا چاہئے۔	باب ۵۴۷
	سیت	سیت	
۶۵۱	سنگے چند سال شود لعل پارہ ز نہارتا بیک نفس نشکنی بنگ	پتھر برسوں میں کہیں لعل کا ٹکڑا بنا ہے۔ ہرگز اس کو دم نہیں پتھر سے نہ ٹوڑ۔	
۶۵۲	عقل در دست نفس چہاں گرفتارت کہ مرد عاجز در دست زن گریز۔	عقل نفس کے ہاتھ میں ایسی پھنسی ہے جیسا کہ مرد عاجز جلد باز عورت کے ہاتھ میں۔	باب ۵۵۷
	سیت	سیت	
۶۵۳	در چرمی بر سداے بربند کہ بانگ زن از دے بر آید بربند	اس گھر پر خوشی کا دروازہ بند کر دے جس گھر سے عورت کی آواز بلند نکلتی۔	
۶۵۴	زانے بے قوت مکر و فونست	تیزیر بغیر زوز کے مکر و فریبے	باب ۵۶۷

ترجمہ و حاصل	اقوال	تفسیر
اور زور عقل کے بغیر جہالت اور دیوانہ پن۔	وقت بے رائے جہل و جنوں	
میت	میت	
(پہلے) تمیز-تدبیر اور عقل چاہئے	تمیز باید و تدبیر و رائے و انکے ملک	۴۵۵
پھر ملک۔ کیونکہ احمق کا ملک اور	کہ ملک و دولت نادان سلج جنگ خود	
دولت اسس ہی سے ٹرنے		
کے تیار ہیں۔		
جو کئی کہ آپ کھائے اور دوسروں	جو انہر دے کہ بخور و بدید بہ از عابد	۴۵۶
کو دے وہ اسس عابد سے اچھا	کہ روزہ دار و وہ بندر	
جو روزہ رکھے اور کھانا بچائے		
جس نے کہ ترک شہوت خلقت	ہر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق	۴۵۷
میں مقبول ہونے کے واسطے	دادہ است از شہوت حلال در	
کی ہو وہ گویا شہوت حلال سے	شہوت حرام افتادہ است۔	
شہوت حرام میں پڑ گیا۔		
میت	میت	
جو عابد کہ عبادت خدا کے لئے	عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند	۴۵۸
گوشہ نشین نہیں ہے وہ بیچارہ	بیچارہ در آئینہ تاریک چہ بیند	
اندھیرے آئینہ میں کیا دیکھے گا۔		

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۵۷۷	تھوڑا تھوڑا ملکر بہت سا ہو جاتا ہے اور بوند بوند جمع ہو کر سیلاب بن جاتا ہے۔	انڈک انڈک خیلے شود و قطرہ قطرہ کیلے گرو۔	۶۵۹
۷۷	جو شخص کہ قوت نہیں کھتا ہے وہ جس پتھر سے اس نے مار کھائی تھی اس کو رکھ چھوڑتا ہے تاکہ بروقت موقع دشمن سے بدلہ لے۔	آنکھ دست قدرت نثار و سنگ خوردہ نگہ دار و تا بوقت فرست و مار از دماغ خصم بر آرد۔	۶۶۰
۷۷	تھوڑا تھوڑا ہی بہت بن جاتا ہے ڈھیر کے اندر جو غلہ ہے وہ ایک ایک ہی دانہ ہے۔	انڈک انڈک بہم مشو بسیار دانہ دانہ است غلہ در انبار	۶۶۱
باب ۵۸۷	عالم کو نہیں چاہئے کہ کینڈ کے ساتھ علم سے کام لے کیونکہ اس سے دونوں کا نقصان ہے۔ اس کا (عالم کا) رعب گھٹ جاتا ہے اور اس کی (کینڈ کی) جہالت اور پختہ ہو جاتی ہے۔	عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بکلم در گذارد کہ ہر دو طرف رازیان دار و ہیبت این کم شود و جبل اں مستحکم۔	۶۶۲

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۵۸۷	<p>بیت</p> <p>جب تو کینہ کے ساتھ ترمی اور خوشی سے بولے گا۔ تو اس کا غرور اور تکبر بڑھتا ہے۔</p>	<p>بیت</p> <p>چو باسغذ گوی بلطف و خوشی فزد گردوش کبر و گردن کشتی</p>	۴۶۳
باب ۵۹۷	<p>گناہ کا سمر زوہو ناہر شخص سے بڑا ہے اور عالموں سے تو بہت ہی بڑا ہے۔ اس لئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتیار ہے جب ہتیار بند کو قید کیا تو اسے زیادہ شرم آئے گی۔</p> <p>مثنوی</p> <p>نادان جاہل پریشان حال۔ عالم ناپرہیزگار سے اچھا ہے۔ اس لئے کہ وہ تو اندھے پن کے باعث راستے سے ہٹکا اور یہ دو آنکھیں رکھ کر بھی کنویں میں گر پڑا۔</p>	<p>معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند است و از علما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگ شیطان است و خداوند سلاح را چوں با سیر بزند شرمساری بیشتر شود۔</p> <p>مثنوی</p> <p>عالمی نادان پریشان روزگار بہ ز دانشمند ناپرہیزگار کلیں بہ نایمانی از راه اوقتا دیں دو چشمش بود در چاہ اوقتا</p>	۴۶۴
باب ۶۰۷	<p>جان ایکدم کے حفاظت میں ہے</p>	<p>جان در حمایت یکدم است و دنیا</p>	۴۶۶

صفحہ نمبر	ترجمہ و ماحصل	اقوال	صفحہ نمبر
	اور دنیا دہیوں کی بیچ میں۔	وجودِ مکیانِ دو عدم۔	
	دین کو دنیا پیدا کرنے کیلئے مسیح	دینِ بدینا مفروشش۔ کہ دینِ بدینا	۶۶۷
	اس لئے اس کو دنیا پیدا کرنے والے کہتے	فروشش خزند	
	بیچنے والے گدھے ہیں۔		
باب ۶۱ ح	شیطان خدا کے خاص بندوں کا	شیطان با مخلصاں ہے آید	۶۶۸
	اور بادشاہ مفلسوں کا مقابلہ	وسلطان با مفلساں۔	
	نہیں کر سکتا۔		
	نظم	نظم	
	بے نماز کو قرضِ مرتے	دائش بدہ آنکہ بے نمازست	۶۶۹
	اگر چہ اُس کا منہ مارے قاتل کے	گرچہ دہنیش ز فاقہ بازست	
	گھلا ہو اکیوں نہ ہو اس لئے	کو فرضِ خدا نمی گزارد	
	کہ جب وہ خدا کا فرض ہی ادا	از قرض تو نیز غنم ندارد	
	نہیں کرتا تو تیرے قرض کی فکر		
	سے بھی اُس کو غنم نہ ہوگا۔		
باب ۶۲ ح	جس کی زندگی ہی میں کسی نے	ہر کہ در زندگی نمانش نخورد چون	۶۷۰
	اسکی روٹی نہ کھائی ہو اُس کے	بیر و نامش بزیند	
	مرنے کے بعد کوئی اُس کا نام		
	نہیں لیتا۔		

ردیف	ترجمہ و ما حاصل	اقوال	ردیف
باب ۶۲ ح ۶۲	<p>مثنوی</p> <p>جس کی زندگی آرام و آسائش میں گزری ہو وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہوتا ہے۔</p> <p>علاجوں اور محتاجوں کا حال وہی جانتا ہے جس نے خود اسکا تجربہ اٹھایا ہو۔</p>	<p>مثنوی</p> <p>آنکہ در راحت و تنعم زیست او چہ داند کہ حال گرسنه چیست</p> <p>حال در ماندگان کسے داند کہ باحوال خویش در ماند</p>	۶۶۱ ۶۶۲
باب ۶۲ ح ۶۲	<p>قطع</p> <p>اسے شخص ۹۹ جو تیز گھوڑے پر سوار ہے، تو اس کا بھی خیال رکھو کہ غریب لکڑیاں اٹھانے والا گدھا کی پڑ میں دھنسا ہوا ہے۔</p> <p>غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ نہ مانگ اس واسطے کہ اس کے مکان کے روزن سے جو دھواں نکلتا ہے وہ دل کا دھواں ہے۔</p>	<p>قطع</p> <p>ایک پر مرکب تازہ سواری ہشدا کہ خرفارکش مسکین در آب و گل است</p> <p>آتش از خانه ہمسایہ در ویش مخواہ کا پنچہ از وزن او میگذرد و در دست</p>	۶۶۳ ۶۶۴
باب ۶۳ ح ۶۳	<p>در ویش تنگ دست سے قحط کی تکلیف میں یہ نہ پوچھو کہ کس طرح ہے</p>	<p>در ویش ضعیف حال را در تنگی خنک سال مہرس کہ چونی۔ الا بشرط آنکہ</p>	۶۶۵

ردیف	ترجمہ و ما حاصل	اقوال	نمبر
	<p>مگر اس شرط پر کہ تو اس کے زخم پر مرہم لگائے اور اس کے آگے روپیہ رکھ دے۔</p> <p>قطع</p>	<p>ہمے بریش نہی و درہمسم در پیش</p> <p>قطع</p>	
<p>باب ۶۳ ح ۶۳</p>	<p>کسی گدھے کو بوجھ سے لدا ہوا زمین پر گرا پائے تو دل سے اس پر مہربانی کر۔ مگر اس کے پاس نہ جا۔ جب تو چلا گیا اور دریافت کر لیا کہ وہ کس طرح گرا تو مردوں کی طرح مکر باندہ اور گدھے کے دم کو پکڑے (نکال لے)</p>	<p>۶۷۶ خیرے کہ مینی و بارش بگل در افتادہ زدل بر و شفقت کن و لے مردہ بریش</p> <p>کنونکر رفتی و پر سیدیش کہ چون افتاد میاں بہ بند و چو مرداں بگیر و نب خرش</p>	<p>۶۷۶</p>
<p>باب ۶۴ ح ۶۴</p>	<p>دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں مقسوم سے بڑھکر رزق کا کھانا اور وقت مقررہ سے پہلے مرنے</p> <p>قطع</p>	<p>۶۷۷ دو چیز مخالف عقل است۔ خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم۔</p> <p>قطع</p>	<p>۶۷۷</p>
<p>باب ۶۴ ح ۶۴</p>	<p>کفر و شکایت کے ساتھ کہتے ہی آہ و نالے کسی کے منہ سے کیوں نہ نکلیں۔ قضا کبھی نہیں</p>	<p>۶۷۸ قضا دگر نشود و در ہزار نالہ و آہ بشکر بایشکایت برآید از دہن</p>	<p>۶۷۸</p>

باب	ترجمہ و ماحصل	اقوال	باب
باب ۶۷۷	حاسد خدا کی نعمت سے محروم اور بسندہ بیگناہ کا دشمن ہے۔	حسود از نعمت حق بنیل است و بندہ بیگانه را دشمن میدارد۔	۶۸۳
باب ۶۷۸	خبردار تو ہرگز حاسد پر بلا نازل ہونے کی خواہش نکر کیونکہ وہ بد بخت خود ہی حسد کی بنا میں پھینسا ہوا ہے کیا ضرور ہے کہ تو اس کے ساتھ دشمنی کرے اس لئے کہ ایسا دشمن تو د مخفی طور پر اس کے پیچھے لگا ہوا ہی ہے۔	قطع قطع الآن سخا ہی بلا بر حسود کہ آن بخت برگشته خود در بلاست چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی کہ دیر اجناں دشمن اندر قفاست	۶۸۴
باب ۶۸۷	شاگرد بے اعتقاد مثل عاشق مفلس کے ہے۔ اور انجان راستہ چلنے والا (مثل) پرنڈہ بے پر کے ہے۔ عالم بے عمل مثل درخت بے ثمر	تلمیذ بے ارادت عاشق بے ندست و رندہ بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل درخت بے پروزا ہد بے علم خائبے	۶۸۵

تفسیر

اقوال

ترجمہ و حاصل

تفسیر

اور پرہیزگار بے علم (مثل) اس
گھر کے ہے جس کا دروازہ نہ ہو

بیت

باب ۶۸۷
نیکِ خصلت اور پیارا
سپاہی مردم آزارِ فقیہ سے
بہتر ہے۔

باب ۶۸۸
بے مروت آدمی (مثل)
عورت کے ہے۔ اہل لاجبی
پرہیزگار مثل لوٹیرے کے
ہے۔

باب ۶۸۹
دو شخصوں کی حسرتِ دل سے
دور نہیں ہوتی اور ان کی اس
حسرت اور نقصان کا پانوں
یکچوڑے سے کبھی نہیں نکلتا۔ ایک تو
اُس بیپاری کا جسکی کشتی
ڈوبی ہوئی ہو۔ دوسرا اُس
وارث کا جو قلندروں کی صحبت
میں بیٹھا ہوا ہو۔

بیت

۶۸۷
سرسنگِ لطیفِ خوئے دلدار
بہتر از فقیہ مردم آزار

۶۸۸
مردم بے مروت ز ناست و
عابدِ باطع را ہزن -

۶۸۹
دو کس را حسرت از دل نرود و
پائے تغابن از گل بر نیاید -
تا جو کشتی شکستہ و وارث
با قلندراں نشستہ -

ترجمہ و حاصل	اقوال	ترجمہ و حاصل	اقوال
<p>باب ۴۲ ح ۲</p> <p>اگر تیرا مال اُن پر وقف نہ ہو تو فقیروں کے نزدیک تیرا خون جائز ہے۔</p> <p>یا تو نیلا کپڑا پہنے والے دوست کے ساتھ نہ جا اگر جاتا ہے، تو اپنے مال و دوست کو چھوڑ دے۔</p>	<p>قطع</p> <p>پیش درویشاں بود خونت مباح گر نباشد در میاں مالت سبیل</p> <p>یا مرد با یار رزق پیسہ من یا یکش بر خان دمان انگشت نیل</p>	<p>۶۸۹</p>	<p>۶۸۹</p>
<p>باب ۴۲ ح ۲</p> <p>بادشاہوں کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے (مگر) اپنا پڑانا لباس عزت میں اُس سے بہت اچھا ہے۔</p>	<p>بادشاہوں کا خلعت اگرچہ عمدہ ہے (مگر) اپنا پڑانا لباس عزت میں اُس سے بہت اچھا ہے۔</p>	<p>خلعت سلطان اگرچہ عزیزست جامہ خلقان خود ازاں بعزت تر</p>	<p>۶۹۰</p>
<p>باب ۴۲ ح ۲</p> <p>اگرچہ امیروں کا دسترخوان مزیدار ہے (لیکن) اپنے جھولی کا ٹکڑا اُس سے زیادہ لذیذ ہے۔</p>	<p>اگرچہ امیروں کا دسترخوان مزیدار ہے (لیکن) اپنے جھولی کا ٹکڑا اُس سے زیادہ لذیذ ہے۔</p>	<p>دخوان بزرگاں اگرچہ لذیذ خردہ ابنان خویش ازاں بلذت تر</p>	<p>۶۹۲</p>
<p>اپنی محنت سے پیدا کیا ہوا</p>	<p>پیت</p>	<p>میت</p>	<p>۶۹۳</p>

تفسیر	ترجمہ و تامل	اقوال	تفسیر
	<p>ہر کہ اور ساگ گانوں کے چوڑھی کی دی ہوئی روٹی اور حلوے سے اچھا ہے۔</p> <p>ایسے دوا کا استعمال کرنا جس کی تاثیر سلو ہے اور جس سے کوئی دیکھا ہو بغیر قافلہ کے اُس راستے سے جانا خلاف عقل اور عقلمندوں کی نصیحت کے برعکس ہے۔</p> <p>قطع</p>	<p>بہتر از نان دو خدا کے دبرہ</p> <p>خلاف راہ صوابت و عکس رائے اولا الباب و ادبگمان خوردن وراه نادیدہ بے کار و ادا رفتن۔</p> <p>قطع</p>	<p>۶۹۳</p>
<p>باب ۴۳</p>	<p>تجھے اپنی صحت پانے کی امید اسی صورت میں رکھنی چاہیے جب تو اپنے نبض کو کسی ایسے حکیم کو دکھائے جو تیرے مزاج سے واقف ہو۔</p>	<p>امید عافیت آنکہ بود موافق عقل ند کہ نبض را بطبیعت شناس بنا گیا</p>	<p>۶۹۴</p>
	<p>جو بات تجھے معلوم نہ ہو وہ دوسرے سے پوچھ کیونکہ پوچھنے کی تکلیف اور شرمندگی ہی</p>	<p>بیرس ہرچہ ندانی کہ ذل پریدن دلیل راہ تو باشد بجز دانائی</p>	<p>۶۹۵</p>

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	ردیف
باب ۷۴	<p>تیرے حق میں اچھی قابلیت حاصل کر لینے کے ذرائع ہوں گے</p> <p>جس بات کے متعلق تجھے معلوم ہے کہ وہ کبھی نہ کبھی معلوم ہو جائیگی ایسی بات کے دریافت کرنے میں جلدی نہ کرو ورنہ وہ تیرے رعب و خوف کو نقصان پہنچائے گی۔</p>	<p>ہر اچھے وانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد پیر سیدن آن تعبیل کن کہ ہیبت سلطنت رازیاں وارد۔</p>	۶۹۶
باب ۷۵	<p>جو شخص کہ بدوں کی صحبت میں ٹھیک ہو۔ اگر اس میں عادت بد کا اثر نہ بھی ہوا ہو تو بھی صحبت کے وجہ سے بدنام ہو جائے گا۔</p> <p>جیسا کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کے لئے شراب خانہ میں جائے تو بھی شراب بخاری کا وہی اس پر لگاتا ہے۔</p> <p>منوی</p>	<p>ہر کہ بایداں نشیند اگر طبیعت ایشان دوروا اثر نکند فعل ایشان متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرا با تے رود بیمار کردن منسوب شود بہ خمر خوردن</p> <p>منوی</p>	۶۹۷
	<p>اگر تو اپنی صحبت میں کسی بیوقوف کا رکھنا پسند کرے گا تو خود ہی</p>	<p>رقم پر خود بنادانی کشیدی کہ ناداں را بصحبت برگزیدی</p>	۶۹۸

صفحہ نمبر	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ نمبر
باب ۷۰۷	<p>اسنے پر نادانی کا دھبہ لگا لے گا بے وقوفوں کی صحبت اختیار مت کر کیونکہ اگر تو اپنے زمانہ کا مشہور عالم بھی ہو گا فہمی ان کی صحبت کے باعث بیوقوف ہی ظاہر ہو گا اگر تو بیوقوف ہے تو اور بھی زیادہ بے وقوف سمجھا جائیگا</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	<p>طلب کروم زردانایاں یکے پند مرا گفتند بانادان سپیو نند اگر صاحب تمیزی خسرنائی وگر نادانی احمق برنئی</p> <p style="text-align: center;">قطع</p>	۶۹۹
باب ۷۰۸	<p>جو شخص تجھ پر مہربانی کرتا ہے تو اُس کے پاؤں کی خاک بن اگر وہ عطا کرے تو تو اُس کے دو لوں آنکھوں میں خاک ڈال۔ بدخو کے ساتھ نرمی سے بات نہ کر کیونکہ زنگ کھائی ہوئی چیز سوہن سے گھسنے کے سوا کئے فنا نہیں ہوتی۔</p>	<p>کسے کہ لطف کند با تو خاک پائش وگر خطا کند درو چشمس فلکن خاک</p> <p style="text-align: center;">قطع</p> <p>سخن بلطف و کرم باد رشت خود گوئے کہ زنگ خورد و گرد و گرسوہن پاک</p>	۷۰۰
باب ۷۰۹	<p>جو شخص کہ اوروں کے باتوں میں اس شخص سے دخیل ہوتا ہو کہ</p>	<p>ہر کہ در پیش سخن دیگران اقتدانا فانفس بہر اندی پایہ تجھ بر نیناسد</p>	۷۰۲

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
	<p>ان پر اپنے لیاقت کا اظہار کرو وہ لوگ اس کی جہالت البتہ معلوم کر لیتے ہیں۔</p> <p>قطع</p>		
<p>باب ۷۷</p>	<p>عقل مند آدمی اس وقت تک جواب نہیں دیتا جب تک کہ اس سے سوال نکلیا جائے اگر زیادہ باتیں کرنے والا حق پر ہو تو سبھی اس کے دعوے پر لوگ زیادہ اعتبار نہیں کرتے</p>	<p>قطع</p> <p>ندید مرد ہوشمند جواب مگر انگہ گز و سوال کنند</p> <p>گرچہ برحق بود فرائح سخن حمل و عویش بر حال کنند</p>	<p>۷۰۳</p>
<p>باب ۷۸</p>	<p>خوب خور کر کے سوال نہ کرنا والے کو جواب سننے کے بعد رخ اٹھانا پڑتا ہے۔</p> <p>قطع</p>	<p>ہر کہ سخن نسخدا از جواب بر نجد۔</p> <p>قطع</p>	<p>۷۰۴</p>
<p>۷۷</p>	<p>جب تک عقل اس بات کی اجازت نہ دے کہ جواب کا وہ نیا مناسب اور ضرور ہے اس وقت تک مہذبہ نہ کھولنا چاہئے</p>	<p>تا نیک ندانی کہ سخن عین خواست باید کہ بگفتن وین از ہم نکشائی</p>	<p>۷۰۵</p>

ردیف	ترجمہ و مہمل	اقوال	ردیف
باب ۷۸ ح ۷۸	جھوٹ بول کر قید سے مخفی پانے سے سچ کہہ کر قید میں پڑا رہنا اچھا۔	گر راست سخن گوئی و در بند بمانی بہر آنکہ در وقت از بند رہائی	۷۰۶
باب ۷۹ ح ۷۹	جھوٹ بولنا مثل ایک بھاری زخم لگانے کے ہے۔ زخم تو اچھا ہو جائے گا۔ لیکن نشان قایم رہ جاتا ہے۔	دروغ گفتن بفریت لازم بماند کہ اگر چه جراحت درست شود نشان بماند۔	۷۰۷
	قطر	قطر	
باب ۸۰ ح ۸۰	جس شخص کی عادت سچ بولنے کی ہوتی ہے اس سے اگر کوئی خطا بھی ہو جائے تو معاف کر دیا جاتا ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا تو اس کے سچی بات کا بھی اعتبار نہیں کیا جاتا۔	کے را عادت بود راستی خطائے رو و در گذارند از او و گرنامور شد بقول دروغ و گراست باورند از دوازو	۷۰۸
باب ۸۰ ح ۸۰	انسان ناشکر گزاسے رشک گزارکتا اچھا۔	سگ حق شناس بہ از آدمی ناپاس	۷۰۹
	قطر	قطر	
	سو بار پھر مارنے پر بھی ایک بار کی دالی ہوئی۔ دلی کو کتا بھی نہیں بھولتا	سگ را نقشہ ہرگز فراموش نگردد و روزی صد توبت شنگ	۷۱۰

ترجمہ و حاصل	اقوال	نمبر
<p>لیکن کینہ کے ساتھ اگر عمر بھروسہ ہو کیا گیا ہو تو وہ ایک ادنیٰ بات میں لڑنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔</p>	<p>دگر سے نوازی سفلہ را بگمتر چیز سے آید باتو در جنگ</p>	
<p>بالکل اپنے خواہشات کے ہی پورے کرنے کی فکر میں رہنے والے سے اچھے باتوں کی تحصیل نہیں ہو سکتی اور بے ہنر یا نالائق شخص افسری کے لائق نہیں ہوتا۔</p>	<p>از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سوری را نشاید۔</p> <p>نظر</p>	<p>۷۱۱</p>
<p>زیادہ کھانے والے آدمی پر رحم نہ کرے کیونکہ موتا بہت ہے اور کھانا بھی بہت ہے۔</p>	<p>مکن رحم بر مرد بسیار خوار کہ بسیار خست بسیار خوار</p>	<p>۷۱۲</p>
<p>جسمے بیل کی طرح اگر موٹا ہونا منظور ہے تو اپنے جسم کو گورے کی طرح تکلیف برداشت کرنے کے لئے لوگوں سے بچنے کے حوالہ کر۔</p>	<p>چو گاوار ہی بایدت فریبی چو خرتین بجور کساں درو ہی</p>	<p>۷۱۳</p>
<p>جو شخص کہ آداب سکھانے پر بھی بھلائی کا راستہ اختیار نہیں کرتا</p>	<p>ہر کہ بنا دیب دنیا را و صواب بزگیرد بتنزیب عقبی اگر قرار آید۔</p>	<p>۷۱۴</p>

ترجمہ و حاصل	اقوال	پہلو
وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ قطع	قطع	
جب پرندے کو جال میں پھنسا ہوا ہوا ہے دیکھتا ہے تو دوسرا پرندہ دانہ کے طرف نہیں جاتا۔ اوروں کے مصیبتوں کو دیکھ کر ہنسنے لے تاکہ اور لوگ تجھ سے نصیحت حاصل کریں۔ قطع	۷۱۵ نرو و مرغ سوئے دانہ فراز چوں دگر مرغ بیند اندر بند پند گیر از مصائبِ دگراں تا نگیرند دگراں ز تو پند	
جن پر خدا مہربان ہے ان کی زندگی رات بھی مثل روز روشن کے چلتی ہے۔ اور یہ خوش نصیب طاقت بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ خدا نہ بخشے۔	۷۱۶ شب تاریکِ دوستانِ خدا کے سے بنا بد چور و زرخشندہ	
فقیر جس کا انجام اچھا ہو اس بادشاہ سے اچھا جس کی قربت	۷۱۷ دین سعادت بزور بازنیت تا زنجش خدا کے بخشندہ	
	۷۱۸ گدا کے نیک انجام بہ از بادشاہ بد فرجام	

بیگہ	اقوال	ترجمہ و حاصل	بیگہ
۷۱۹	بیت مخے کز پیش شادمانی بری بہ از شادی کز پیش غم خوری	خواب ہو بیت جس رنج کے بعد خوشی حاصل ہو وہ رنج اس خوشی سے اچھا ہے جس کے بعد رنج ہو۔	باب ۸۸ ج ۲
۷۲۰	بیت خداوند تبارک و تعالیٰ ہی بیند ومی پوشد و ہمایہ نمی بیند ویمخروشند۔	باب ۹۰ ج ۲ خدا نے تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہوں کو دیکھتا ہے اور ان پر پردہ ڈال دیتا ہے اور پڑوسی دیکھتا نہیں اور شور مچاتا ہے	باب ۹۰ ج ۲
۷۲۱	بیت نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بود کے مجال خود از دست کس نیامود	بیت خدا کی پناہ۔ اگر روئے زمین کے لوگ غیب داں ہوتے تو ان کی ایذا رسانی سے کسی کو آرام و اطمینان نہ ہوتا۔	باب ۹۱ ج ۲
۷۲۲	بیت زر از معدن بجاں کندن بر آید و از دست بخیل بجاں کندن	باب ۹۱ ج ۲ سونا معدن میں پتھر کے پھوڑنے سے باہر نکلتا ہے مگر بخیل کے پاس سے تو جا کندن کی (مرتے وقت) نکلتا ہے۔	باب ۹۱ ج ۲

تذکرہ	ترجمہ و حاصل	اقوال	صفحہ
	<p style="text-align: center;">قطع</p> <p>بخیل اپنے دولت سے حظ نہیں اٹھاتے بلکہ اس کو کاٹ کر یہ کہتے ہیں کہ کسی چیز کو کھالینے سے اس کے تمنا میں رہنا ہی اچھا ہے مگر کسی دن تو دیکھے گا کہ دشمن کی خواہش کے موافق وہ شخص مر گیا اور اس کی دولت البتہ رہ گئی۔</p>	<p style="text-align: center;">قطع</p> <p>دو نان نخورند و گوش دارند گویند امید بہ کہ خورده روزے بینی بلام دشمن ز ماندہ و خاک ر مرده</p>	۷۲۳
<p>بات ۹۱۷</p>	<p>جو شخص کہ زیر دستوں پر جسم نہیں کرتا وہ زیر دستوں کے ظلم میں گرفتار ہو جاتا ہے۔</p>	<p>ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجغائے زیر دستاں گرفتار آید</p>	۷۲۴
	<p style="text-align: center;">مشنوی</p> <p>جس بازو میں قوت ہے دیہ کچھ فرد نہیں ہے کہ ماہ جو انور سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ ہی ڈالے</p>	<p style="text-align: center;">مشنوی</p> <p>نہ ہر بازو کہ دروے قوت ہے ہر دے عاجزاں را بشکند دست</p>	۷۲۵
<p>بات ۹۲۷</p>	<p>مکڑوروں کا دل رنجیدہ مکرور نہ تو بھی کسی روز مند کے ظلم سے</p>	<p>ضعیفان را ہمتہ بردل گزندے کہ در مانی بجور روز مندے</p>	۷۲۶

پہلے	اقوال	ترجمہ و حاصل	پہلے
<p>۷۲۷</p> <p>عقل چو۔ خلاف درمیان آید بکھرد و چون صلح بیند رنگر بنید کہ آنجا سلامت برگنارست و اینجا عداوت درمیان۔</p>	<p>عاجز ہو جائے گا۔</p> <p>عقلند آدمی کسی مقام پر فساد یا نزاع دیکھتا ہے تو وہاں سے چلا جاتا ہے اور جب کسی مقام پر صلح دیکھتا ہے تو وہاں ٹھہرتا ہے اور مقام کرتا ہے اس لئے کہ پہلے موقع سے عقلدہ ہو جانا ہی باعث سلامتی ہے اور دوسرے موقع پر ٹھہرنا باعث آرام ہوتا ہے۔</p> <p>از قطع</p>	<p>۷۲۸</p> <p>بدان را نیک داراے مرویشیار کہ نیکان خود بزرگ و نیک روزاند</p> <p>از قطع</p>	<p>۷۲۹</p> <p>آگہ خط آفرید روزی سخت یا فضیلت ہی دہد یا سخت</p>
<p>۷۲۸</p> <p>۷۲۹</p> <p>۷۳۰</p>	<p>۷۲۸</p> <p>۷۲۹</p> <p>۷۳۰</p>	<p>۷۲۸</p> <p>۷۲۹</p> <p>۷۳۰</p>	<p>۷۲۸</p> <p>۷۲۹</p> <p>۷۳۰</p>

پہلو	اقوال	ترجمہ و حاصل
۷۳۰	نصیحت بادشاہانِ مسلم کسے را کہ بہیم سزدار دو امیدوار	<p>بناتا ہے۔</p> <p>جس شخص کو اپنے جان کا خوف یا دولت پیدا کرنے کی تمنا نہیں ہوتی ایسا ہی شخص بادشاہوں کو نصیحت کرنے کے شایاں ہے۔</p>
۷۳۱	موجہ در پائے ریزی درشس چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش	<p>مثنوی</p> <p>خدا پر سچا اور پورا عقیدہ رکھنے والے کو مال و دولت دو۔ یا شمشیر اس کے گردن پر رکھو اس کو دونوں یکساں ہیں۔</p> <p>امید و ہریش نباشد ز کس برایت بنیاد توحید و بس</p>
۷۳۲	شاہ از بہر دفع ستمگاراں است دشمنہ برائے خونخواراں و قاتلیاں صلت جوئے طراراں۔	<p>مثنوی</p> <p>ظلم و زیادتی کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے بادشاہ بگشت و خون کرنے والوں کا بندوبست رکھنے کے لئے کو تو ال۔ پوٹلی بازوں اور چوروں کی تفسیح کیلئے</p>

ردیف	ترجمہ و حاصل	اقوال	ردیف
باب ح ۹۹	<p>قاضی مقرر ہیں۔ قطع جیب معلوم ہے کہ انصافاً تمکو کوئی خسے دینا واجب ہے تو اس خسے کا بلا کسی فساد پر پا کرنے اور رنج اٹھانے کے خوشی سے دیدنیامی بہتر ہے۔</p>	<p>قطع جو حق معائنہ دانی کہ می بیا ید و اد بلطف بہ کہ بچنگ آوری و دولتنگلی</p>	۷۳۲
باب ح ۹۹	<p>اگر کوئی شخص خوشی سے خراج ادا نہیں کرتا تو خراج کا وصول کرنیوالا اس کو معاہدہ اپنی سزا دلی کی رقم کے وصول کر لیتا ہے۔</p>	<p>خراج اگر نگذار دے کہ بلیب نفس بقہراز و بستانند و مزدوسرہنگے</p>	۷۳۴
باب ح ۱۰۰	<p>عام لوگوں کے دانت تو ترشی سے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے دانت شیرینی سے۔</p>	<p>ہم کس را دندان بر ترشی کشد گرد و مگر قاضیان را کہ به شیرینی</p>	۷۳۵
باب ح ۱۰۰	<p>بیت جو قاضی کہ پانچ لکڑیاں رشوت میں کھلے گا وہ خربزے کے کس کھیت پر تیرا دعویٰ ثابت کر دیگا</p>	<p>بیت قاضی کہ بر رشوت بخورد پنج خیار ثابت کند از بہر تو وہ خربزہ زار</p>	۷۳۶

۴۳۷

اقوال

قہر پیر از نابکاری چه کند کہ توبہ نکند
دشمنہ مغزول از مردم آزاری

بیت

جوان گوشه نشین شیر مروراه خلاست
کہ پیر خود نتواند ز گوشہ برخواست

بیت

جوانے سخت پے باید کہ از شہوت بپزد
کہ پیرت رغبت را خود آلت برسنزد

از قطع

گرت ز دست بر آید چو نخل باش کریم
ورت ز دست نیاید چو سرد باش آزاد

۴۴۱

دو کس مروند و تشر بر دندیکے آنکہ
داشت دغور و دیگر آنکہ داشت

ترجمہ و اصل

عمر رسیدہ بڑھیا بد رفتاری سے
اور کہ تو ال مغزول مردم آزاری
سے توبہ نہ کرے گا تو کیا کرے گا۔

بیت

جوان عمر آدمی خدا کے راہ پر گوشہ
نشینی اختیار کرے تو وہ جو انفرادی
اس لئے کہ بوڑھا آدمی خود ہی
بیٹھے کی جگہ سے اٹھ نہیں سکتا۔

بیت

طاقتور جوان آدمی کو چاہیے کہ شہوت
پر ہیر کرے کیونکہ خواہشات بچھے ہوئے
بوڑھے کو تو اسل میں خوش نہیں آتا

از قطع

اگر تجھے ہو سکے تو بھور کے خستہ
مانند نمی بن۔ اگر تجھے نہیں ہو سکتا
تو سرو کی طرح آزاد رہ۔

دو شخص مرتے وقت سے بے فائدہ
رہ اٹھاتے ہیں ایک وہ جس نے

باب ۱۰۱

باب ۱۰۱

باب ۱۰۲

باب ۱۰۳

پید	اقوال	ترجمہ و حاصل
		<p>دولت جمع کر کے اس سے کچھ خط نہیں اٹھایا۔ اور دوسرا وہ جس نے علم پڑھ کر اس پر عمل کیا۔ قطع</p>
<p>۴۲ ۴۳</p>	<p>کس نہ بیند بخیل فاضل را کہ زور عیب گفتش کوشد در گریے و صد گنہ دارد گرمش عیبها فرو پوشد</p>	<p>ہر شخص بخیل فاضل کے عیوب کے بیان کرنے میں کوشش کرتا ہے۔ اور اگر کسی سخی میں وہ سو عیب سہی ہوں تو اس کی سخاوت اس کے ان عیوب کو ڈھانپ دیتی ہے۔</p>
		<p>تمت</p>

